ادارہ منہاج القرآن کے بانی
ڈاکٹر طاہر القادری کی کہانی

ڈاکٹر طاہرُالقادری

مُدیرِ اعلیٰ آبِ حیات

ادارہ منہاج القرآن کے بانی...... ڈاکٹر طاہر القادری کی کہانی

حقائق کی زبانی

ڈاکٹر طاہر القادری

ایک حقیقت ایک فریب

محمود الرشید حدوٹی

کالم نگار: روزنامہ پاکستان

مدیر اعلیٰ، ماہنامہ آبِ حیات لاہور

مرکز تحقیق و تصنیف، لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نام کتاب ڈاکٹر طاہر القادری

مصنف محمود الرشید حدوٹی

اشاعت اول (تعداد ایک ہزار) اکتوبر ۲۰۰۰ء

اشاعت دوم (تعداد ایک ہزار) اکتوبر ۲۰۰۱ء

اشاعت سوم (تعداد ایک ہزار) جولائی ۲۰۰۲ء

اشاعت چہارم (تعداد ایک ہزار) نومبر ۲۰۰۴ء

اشاعتِ پنجم (تعداد ایک ہزار) جون ۲۰۰۷ء

قیمت

۶۰/ روپے

ڈاکٹر طاہر القادری اور امریکی پولیٹیکل سیکرٹری جیفری ہاکن کا گٹھ جوڑ

پیش لفظ

گزشتہ سال ہم نے ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ارشادات اور دورخے کردار سے نقاب کشائی کرتے ہوئے انہیں اور ان کے حواریوں کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی دردمندانہ گزارش کی تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کا رویہ اور کردار مزید مشکوک دکھائی دینے لگا۔ ان کی زبان سے کلمۂ خیر نکلنے کی بجائے مسلمانوں کے لئے اذیت ناک باتیں نکل رہی ہیں، اس لئے ہم نے اس ایڈیشن میں ڈاکٹر صاحب سے متعلق کچھ مزید چیزیں پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ پیش نظر تصویر ملاحظہ فرمائیے جس میں منہاج القرآن کے بانی ڈاکٹر طاہر القادری رومانیہ کے قومی دن کی تقریب میں رومانیہ کی فرسٹ سیکرٹری سے ہاتھ ملا رہے ہیں (جمعرات ۱۲ دسمبر ۱۹۹۹ء بحوالہ آن دار یکارڈ)

دیکھتا جا شرماتا جا۔۔۔۔۔

فہرست

اپنی بات

1993ء میں روزنامہ "خبریں" لاہور کے چیف ایڈیٹر جناب ضیا شاہد نے عوامی تحریک کے قائد اور ادارہ منہاج القرآن کے بانی مولانا ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے بارے میں ایسا مواد شائع کیا تھا۔ جس میں ایک طرف ڈاکٹر صاحب کے وہ خانہ ساز اور من گھڑت خواب تھے جن کی بناء پر انہوں نے ملک بھر سے لاکھوں روپے اپنے ادارہ کے لئے جمع کئے تھے، دوسری طرف ڈاکٹر اور ان کے حواری ایسے خوابوں سے بالکل بیزاری کا اظہار کرتے دکھائی دے رہے تھے، ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقاء نے بر سرِ عام کہنا شروع کر دیا تھا کہ یہ کیسٹ جعلی ہے، اس میں سیاق و سباق سے ہٹ کر بعض مخالفین نے کتر وبیونت کی ہے، ادارہ منہاج القرآن کے شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے دفاع میں 7 جولائی 1993ء میں ایک تفصیلی مضمون لکھا تھا، جسے روزنامہ "خبریں" نے شائع کیا تھا۔

4 جولائی 1993ء میں جب "خبریں" اخبار نے مولانا قادری کے خوابوں کے اقتباسات شائع کئے تو قادری صاحب کے حلقوں میں زبردست اشتعال پیدا ہوا، اسلام آباد میں جناب خوشنود علی خان (سابق ریذیڈنٹ ایڈیٹر) اور لاہور میں جناب ضیا شاہد کے خلاف نہ صرف بازاری زبان استعمال کی گئی، بلکہ انہیں دھمکیوں اور گالیوں سے بھی نوازا گیا، اخبار کے دفاتر پر حملے کئے گئے۔ 4 جولائی سے 10 جولائی 1993ء تک مسلسل کئی روز تک اخبار میں طاہر القادری کے حق اور مخالفت میں بیانات چھپتے رہے۔ اس دوران ہائی کورٹ سے قادری صاحب کے خلاف صادر ہونے والا تاریخی فیصلہ بھی دوبارہ شائع کیا گیا۔

پیش نظر کتاب میں ہم نے اپنی طرف سے کسی قسم کا تبصرہ کرنے کی کوشش سے اجتناب کیا ہے۔ اس میں جو کچھ چھپا ہے وہ ریاست کے پانچویں ستون "صحافت" کی گواہی

ہے۔ اس مضمون کا مطالعہ کرنے والے ارباب بصیرت اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ مولانا قادری ایک عالم دین کے روپ میں کس طرح کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ کیا ایک عالم دین ہونے کے ناطے انہیں یہود و نصاریٰ کا آلہ کار بننا چاہیے یا گنبد خضریٰ کے مکین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے کشتیٔ امت مسلمہ کو ساحل مراد تک پہنچانے کی تگ و تاز کرنا چاہتے...... میں صدق دل اور خلوص سے ادارہ منہاج القرآن کے وابستگان سے عرض کروں گا کہ وہ حقائق کی عینک سے اپنے قائد بزرگوار کے نامہ اعمال کا مطالعہ کریں، پھر اپنی منزل تک رسائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سلامتی کی دُعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہی سے بچائے اور صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔ آمین۔ ثم آمین۔

محمود الرشید حدوٹی

24 اکتوبر 2000ء

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود............!!!

مسیحی بشپ اینڈریو فرانسس کی قیادت میں چالیس رکنی وفد کے لئے منہاج القرآن کی مسجد کے دروازے کھول دیئے گئے۔ عیسائیوں نے طاہر القادری کی مسجد میں عبادت کی۔ فرانسس نے اس موقع پر کہا کہ طاہر القادری نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ مسیحی برادری بھی انہیں اپنا انقلابی قائد مانتی ہے، عیسائی لیڈر نے طاہر القادری کو بائبل اور انہوں نے اسے قرآن کا تحفہ پیش کیا۔ یوں طاہر القادری نے اقتدار ملنے سے پہلے ہی اپنا وہ وعدہ پورا کر دیا جس میں کہا تھا کہ ہمیں اقتدار ملا تو مسلمان گرجے میں اور عیسائی مسجد میں عبادت کر سکیں گے۔

میں کوئی حادثاتی سیاستدان نہیں

*****

ڈاکٹر طاہر القادری کی کہانی خود ان کی اپنی زبانی

میری ولادت 19 فروری 1951ء کو ہوئی اور میرا مقام ولادت "قادری منزل" جھنگ صدر ہے، میں نے پرائمری اور مڈل کے امتحانات سیکرڈ ہارٹ سکول جھنگ صدر سے پاس کئے۔ 1966ء میں میٹرک اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر سے فرسٹ ڈویژن میں امتیازی حیثیت کے ساتھ پاس کیا۔ 1968ء میں ایف ایس سی (پری میڈیکل) کا امتحان گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ 1970ء میں بی اے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ دڈویژن امتیازی حیثیت میں پاس کیا۔ 1972ء میں ایم اے (اسلامیات) پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ کلاس مع گولڈ میڈل پاس کیا۔ 1974ء میں ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کی۔ میرے مذہبی تعلیمی کوائف کچھ اس طرح ہیں کہ میں نے 1963ء میں دینی تعلیم کا آغاز حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی سے مدینہ منورہ سے کیا۔ 1963ء میں درس نظامی کا کورس جامعہ حنفیہ رضویہ (جھنگ) سے کیا۔ 1970ء میں حدیث اپنے والد گرامی حضرت علامہ ڈاکٹر فرید الدین قادری سے پڑھی۔ 1979ء میں سند حدیث حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی سے (ملتان) حاصل کی۔ 1991ء میں سند حدیث اور اجازۃ العلمیہ امام محمد بن علوی المالکی المکی سے (مکہ المکرمہ) سے حاصل کی۔ دوران تعلیم مجھے کھیلوں میں فٹ بال اور والی بال کا شوق رہا۔

جہاں تک سیاست میں آنے کا سوال ہے تو یہ فیصلہ میں نے 72ء میں کر لیا تھا کیونکہ جب میں 70ء کے آخر میں پنجاب یونیورسٹی میں آیا اور ماسٹر شروع کیا تو اس زمانے میں میرے اسلامی فلسفے کے استاد برہان احمد فاروقی تھے۔ فاروقی صاحب کی علامہ اقبالؒ سے

بڑی قربت تھی، فاروقی صاحب علی گڑھ کے فضلاء میں سے تھے۔ میں نے اس زمانے میں انقلاب اور فلسفہ انقلاب کا مطالعہ کیا جس کی نگرانی اور رہنمائی ڈاکٹر برہان احمد فاروقی نے کی۔ اس وقت ملکی حالات ایسے تھے کہ امیر اور غریب کی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ ایک طرف بھٹو کا روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ تھا۔ اس نعرے کی بناء پر مذہبی جماعتیں دوسرے کیمپ میں چلی گئی تھیں۔ وہ سیاسی دھڑا جو جاگیر داروں کا چلا آرہا تھا مذہبی جماعتیں اسی دھڑے میں تھیں۔ اس کیمپ میں غربت کو قسمت اور تقدیر سے تعبیر کیا جارہا تھا۔ مذہبی جماعتیں قسمت کے اس تصور کو اور زیادہ ابھار رہی تھیں۔ گویا مذہبی جماعتوں نے غریبوں کے حقوق کے لئے آنکھیں بند کرلی تھیں۔ مذہبی جماعتوں اور جاگیر داروں کی سوچ ایک تھی۔ دوسری طرف پیپلز پارٹی تھی اور ان کی سوچ کا حامل طبقہ تھا۔ اس طرح دو انتہائیں تھیں۔ یہ وہ ماحول تھا جس کے باعث میں نے ملک کے معاشرتی، معاشی اور سماجی حالات کا مطالعہ کیا۔ اس سلسلے میں، میں نے "قرآنی فلسفہ انقلاب" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔

میں کوئی حادثاتی طور پر سیاست میں نہیں آیا یہ تو زمانہ طالب علمی سے طے کرلیا تھا کہ ملک کے غریب عوام کے لئے انقلاب اور عالمی سطح پر امت مسلمہ کے لئے انقلاب لانا ہے۔ اس سوچ کے بعد میں نے جو کچھ کیا وہ مرحلہ وار تھا۔ سیاست میں آنے کا فیصلہ ملکی حالات کے پیش نظر کیا۔ میں نے اپنے ملک میں معاشرتی بے انصافی اور معاشی استحصال کا نقشہ دیکھا۔ میں نے ہر فرد میں کار فرما خود غرضانہ ذہنیت اور مفاد پرستانہ رجحانات کے اسباب و علل کا کھوج لگانا چاہا۔ میں نے بارہا اس سوال پر اپنی توجہ مرتکز کی کہ انسان ذاتی مفاد کے تنگ حصار سے باہر کیوں نہیں نکلتا۔ تعلیم یافتہ طبقہ بھی محدود وفاداریوں کے بندھنوں میں جکڑا ہوا ہے۔ ہماری درسگاہوں کی فضا اس قابل کیوں نہیں کہ وہ طلبہ کی فکر کو بلند پرواز دے سکے۔ ہمارے نوجوان مذہبی و ملکی تشخص اور انفرادیت کی اہمیت سے کیوں ناواقف ہیں انہیں اپنی تہذیب و ثقافت کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دینے کی تڑپ کیوں نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے کے تمام افراد انفرادی واجتماعی سطح پر بے مقصدی اور عیش کوشی کا شکار کیوں ہیں۔

زیورِ علم سے آراستہ ارباب ذہنی و فکری انتشار میں کیوں مبتلا ہیں؟ اپنے اندر باطل نظام ہائے افکار سے ٹکر لینے کی جرأت کیوں نہیں رکھتے؟ مسلمان غالب مغربی اقوام کی اسلام دشمنی کے عظیم منصوبوں اور عالم اسلام کو ذلیل ورسوا کرنے کے پروگراموں سے بے خبر کیوں ہیں اور ملت اسلامیہ کے زوال وانحطاط کو از سر نو عروج وترقی میں کیونکر بدلا جاسکتا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جس معاشرے میں اسلامی اقدار اور اخلاقی فضائل کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہو وہاں ہر فرد اپنے مقاصد و مفادات محض خود غرضی کے ذریعے پورا کرنے پر مجبور ہوتا ہے لہٰذا جب تک سارا نظام معاشرت و معیشت یکسر بدل کر اس نوعیت کا نہ ہو جائے کہ ترک خود غرضی سے ہر فرد کے مفادات از خود پورے ہونے لگیں اور حقوق از خود باہتمام و کمال ادا ہونے لگیں اس وقت تک کوئی بھی ذاتی مفادات کے تنگ حصار سے باہر نہیں نکلے گا۔ ہر شخص مطالبہ کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کرے گا اور اس کا رویہ خود غرضی کے مفادات کا تحفظ کرے گا۔ کس کو کس سے ہمدردی و بہی خواہی ہوگی۔ کوئی شخص ایثار و قربانی اور نفع و فیض رسانی کے لئے تیار نہ ہوگا۔ معاشرے میں محبت کا فقدان ہوگا۔ زیادہ عیار اور چالاک لوگ دولت سمیٹ کر سرمایہ دار بن جائیں گے اور سادہ غریب لوگ بنیادی ضروریات سے محروم ہو کر امراء کے دست نگر بن جائیں گے۔ اس طرح معاشرہ اضمحلال واختلال کا شکار ہو جائے گا۔ امراء عیش و عشرت کے باعث اخلاق و مذہب سے دور ہو جائیں گے اور غرباء معاشی پریشانیوں کے باعث مذہب سے متنفر ہو جائیں گے اور یوں معاشرہ لادینیت کا مرکز بن جائے گا۔ یہ منطقی عمل ہمارے معاشرہ میں 25 برس سے ہو رہا ہے اور کوئی قیادت بھی اصل مرض کی تشخیص کر کے صحیح علاج نہیں کر سکی۔ اگر اجتماعی زندگی کے تمام اداروں میں محرک عمل "مطالبہ حقوق" کی بجائے "ایفائے حقوق" و "ادائیگی فرض" قرار پا جائے اور قوت نافذہ کے ذریعے اس اصول کو عملاً رائج کیا جائے تو معاشرتی کشمکش کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ لیکن یہ کام "انقلاب" کے بغیر ممکن نہیں۔

انقلاب پر میرا ایمان ہے اور "عظیم اسلامی انقلاب" میری زندگی کا واحد مقصد

ہے۔ میں خود کو وقف انقلاب کر کے ملت اسلامیہ کے احیاء کی خاطر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف دیوانہ وار جنگ کرونگا (انشاء اللہ مجھے دنیا کی کوئی طاقت اس عظیم مقصد کیلئے جدو جہد سے باز نہیں رکھ سکتی اور نہ ہی حالات کا زیر دبم مجھے اپنے مشن سے منحرف کر سکتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ خدا کا مقدس صحیفہ "قرآن مجید" اٹھا کر اور دوسری مرتبہ اپنے آقائے طریقت کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر خدا کے حضور عہد کر لیا ہے، خدا کے فضل و احسان سے یقیناً "انقلاب" آئے گا۔

1971ء سے 1978ء تک میرا طالب علمی کا وہ زمانہ تھا جب میں نے ایم اے اور لاء کیا جبکہ اس سے پیشتر شرعی علوم حاصل کر چکا تھا، درس نظامی اور دورہ حدیث میں نے 70ء میں مکمل کر لیا تھا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد تھوڑے عرصے کے لئے گورنمنٹ کالج جھنگ اور پھر عیسیٰ خیل میں لیکچرر شپ کی۔ پھر میں نے ڈسٹرکٹ کورٹ جھنگ میں پریکٹس شروع کر دی۔ میں اسی زمانے میں اپنی فکر کو پروان چڑھانے میں مصروف رہا۔ امام غزالیؒ سے لیکر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تک اور علامہ اقبالؒ سے قیام پاکستان تک پوری اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا اس کے علاوہ امام حسن البنا اور جمال الدین افغانیؒ سمیت تمام تحریکوں کا مطالعہ کر لیا تھا۔ جبکہ دوسری طرف روسو سے مارکس تک اور لینن سے سٹالن اور ماؤزے تنگ تک سب کا مطالعہ کر لیا تھا ان کی پوری کی پوری کتابیں انتہائی گہرائی سے پڑھ لی تھیں۔ کوئی سرخا یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے کارل مارکس اور لینن کو مجھ سے زیادہ پڑھا ہو یا سوشل ازم پر مجھ سے زیادہ سٹڈی کی ہو۔ اسی طرح قرآن و حدیث کے علوم کو بھی میں نے بہت زیادہ پڑھا۔

1976ء میں جھنگ میں نوجوانوں کی تنظیم "محاذ حریت" کے نام سے بنا دی تھی۔ اس کی ترویج و اشاعت شروع کر دی تھی۔ 78ء میں اسی سوچ کے تحت لاہور منتقل ہو گیا اور میں نے پنجاب یونیورسٹی میں لیکچرر شپ کر لی۔ 1981ء میں تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور "محاذ حریت" کو اس میں ضم کر دیا۔ یہاں سے پریکٹیکل آغاز ہو گیا۔ میں نے اس کے چار فیز بنائے۔

(i) مذہبی تحریک "منہاج القرآن"

(ii) سماجی خدمت کے لئے "منہاج ویلفیئر سوسائٹی"

(iii) تعلیمی سرکل "منہاج ایجوکیشن سوسائٹی"

(iv) سیاسی انقلاب کے لئے "پاکستان عوامی تحریک"

میں نے اپنے سیاسی پروگرام کو مرحلہ وارڈس کلوز کیا ہے۔

شریف فیملی کے نزدیک ہونے کے بارے میں، میں خود وضاحت کر دیتا ہوں اصل میں ایسا ہوا کہ جب میں نے تحریک شروع کی تو اس کا ہیڈ آفس مسجد رحمانیہ شادمان میں بنایا، مسجد رحمانیہ ہی درس قرآن کا مرکز تھا۔ یہاں پر میاں شریف، ان کے بیٹے اور کزن میرا درس سننے آتے تھے میں ان سے واقف نہیں تھا میں کہیں بھی خطاب جمعہ نہیں کرتا تھا جہاں کہیں سفر میں ہوا وہیں نماز جمعہ پڑھ لیتا تھا۔ میاں شریف نے درخواست کی کہ آپ اتفاق مسجد میں جمعہ کا خطاب کیا کریں،۔ اس وقت تک تحریک کو دو سال ہو چکے تھے، میں نے کہا آپ تحریری درخواست دیں پھر منہاج القرآن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں میاں شریف آئے انہوں نے درخواست دی تحریک کی ایگزیکٹو کمیٹی کے مشترکہ فیصلے کے بعد میں نے خطاب جمعہ شروع کیا لیکن اس کے لئے نہ کوئی تنخواہ تھی، نہ کوئی اعزازیہ تھا بلکہ میری شرط تھی کہ میں خدمت دین کی خاطر خطاب کروں گا۔ میری شرط یہ بھی تھی کہ اس دوران شریف فیملی تحریک کو کوئی عطیہ بھی نہیں دے گی۔ یہ بھی طے ہوا تھا کہ نہ وہ ہماری مالی مدد کریں گے اور کل کلاں انہیں کسی سیاسی مدد کی ضرورت پڑی تو ہم بھی کوئی مدد نہیں کریں گے۔ پھر 1988ء میں انہوں نے سیاسی مدد مانگنا شروع کر دی، سو راستے الگ ہو گئے۔ اب میں ایک پارٹی کو چلا رہا ہوں جس کی جڑیں عوام میں ہیں جو عوام کی صحیح ترجمان، جس کی منزل قریب ہے۔ (روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد۔ 9 اکتوبر 2000ء)

مسٹر طاہر القادری کا یہ انٹرویو اسلام آباد کے "اوصاف" اخبار میں شائع ہوا، یہ انٹرویو حقائق سے ہٹ کر جھوٹ، ملمع سازی اور تصنع پر مبنی ہے، اس میں ایک فیصد بھی سچ

موجود نہیں ہے، عوام الناس کو بے وقوف بنانے کے لئے وہ اپنی صفائی کے ساتھ ساتھ خود ستائی کے مرض میں مبتلا دکھائی دے رہے ہیں۔ قادری کے خلاف راقم الحروف نے ماہنامہ "آب حیات" میں ایک مضمون تحریر کیا ہے، اسے ملاحظہ کیجئے۔

طاہر القادری اور امریکی گٹھ جوڑ

اتفاق فاؤنڈری کی آمدن پر پلنے والے، جھنگ کے ناکام وکیل مسٹر طاہر القادری ان دنوں اپنے کو قادری کے بجائے وزیر اعظم کہلوانے پر فخر محسوس کر رہے ہیں، سابق وزیرِ اعظم میاں نواز شریف کی سرپرستی میں مسٹر قادری ایک محلّہ کی مسجد سے اتفاق جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کے ممبر تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، اتفاق کمپنی کی برکت سے انہیں ایکٹروں کے حساب سے زمین الاٹ ہوئی، اتفاق مسجد سے ٹی وی تک رسائی حاصل ہوئی، میاں شریف کے فرزندان عقیدت و محبت کی بناء پر مسٹر قادری کو اپنے شانوں پہ اٹھا کر چلتے رہے، ایک وہ برا وقت آیا کہ ان کی قبیح اور شنیع حرکات نے انہیں شریف فیملی کی نگاہوں میں ایک مکروہ کردار اور ناپسندیدہ شخصیت بنا دیا، اتفاق مسجد کا مصلّی ان سے چھین لیا گیا، ممبر ان کے نیچے سے سرکا دیا گیا، بڑے بے آبرو ہو کر وہاں سے نکلے، ان کی تیغ و تفنگ کا رخ اس وقت شریف فیملی کی طرف مڑ گیا جب ان کی چونچ اتفاق کے دانہ دنکے سے محروم ہو گئی۔ ناز و نعم کی موسلادھار بارش تھم گئی۔

میاں نواز شریف اور ان کے رفقاءِ تنظیم کے خلاف مسٹر قادری نے اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ درج کروایا، جس کی تحقیق و تفتیش کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے وہ تاریخی فیصلہ صادر کیا، جس کی روشنی میں مسٹر قادری دغاباز، فریبی، احسان فراموش، قرآن کی جھوٹی تفسیر کرنے والا، قرار دیئے گئے، ہائی کورٹ کا تاریخی فیصلہ ایسا زخم تھا جو کبھی مندمل نہیں ہو سکتا، اسی عرصہ میں ایک کتابچہ "شیطان یا فرشتہ" چھپ کر دستیاب ہونے لگی، اتنے میں مسٹر قادری کے ہم مکتب و ہم مسلک لوگوں نے "خطرے کی گھنٹی" کے نام سے ایسی کتابیں لکھ کر

شائع کیں، جن کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ مسٹر قادری وہی کچھ ہیں جو ہائی کورٹ نے لکھا۔

مسٹر قادری نے عوامی تحریک کی طرح ڈالی، مینارِ پاکستان کے زیرِ سایہ اس نئی سیاسی جماعت کی تشکیل ہوئی تو انہوں نے بہانگ دہل کہا کہ عوامی تحریک میں ہر مسلک و مذہب کا آدمی شامل ہو سکتا ہے، یہاں تک کہ قادیانی بھی ان کی جماعت کے رُکن بن سکتے ہیں، عوامی تحریک بنانے کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے وہ صدائے عام دیتے تھے کہ اس تحریک کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اشاروں اور ارشادات پر رکھی گئی ہے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے بت پاش پاش کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرا انتخاب کیا ہے، لاہور گلبرگ کی مین مارکیٹ کے اس جلسہ میں راقم الحروف بھی موجود تھا، جس میں انہوں نے یہ دریدہ دھنی کی تھی۔

رفتہ رفتہ امریکی نمائندے اور مغربی اہل کار منہاج القرآن اسٹیٹ کا رخ کرتے رہے، مسٹر قادری کو اپنے اعتماد و حصار میں لیتے رہے، امریکی اور مغربی لوگوں نے خفیہ ملاقاتوں اور زیارتوں کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان میں مولوی طبقہ میں ان کے مفادات کا محافظ اگر کوئی ہے تو یہی ملا دو پیازہ ہے، جس کا نام مولویوں میں شمار ہوتا ہے اور کردار و عمل شعبدہ بازوں جیسا ہے۔ اسی بناء پر اسکینڈے نیویا کے چاروں ممالک میں منہاج القرآن کے ادارے لاکھوں کرونے ماہانہ وصول کر رہے ہیں، ناروے حکومت چھ لاکھ کرونا اسی مقصد کے لئے مسٹر قادری کے حوالے کرتی ہے۔

12 اکتوبر 1999ء کی شام جب شریف حکومت کا دھڑن تختہ کر دیا گیا، اور افواج پاکستان نے عنان اقتدار سنبھالی تو مسٹر قادری نشہ اقتدار سے مخمور ہو کر لوٹ پوٹ ہونے لگے، آئے روز لیلائے اقتدار کی یاد ستانے لگی، اسی بناء پر انہوں نے مستی کے عالم میں کہا تھا کہ میری داڑھی میرے اقتدار کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اسی بناء پر انہوں نے مغربی طرز کی ایک نیم عریاں لڑکی سے مصافحہ کیا تھا۔

20 جون 2000ء کی سہ پہر مری کے مال روڈ پر ایک گرجا کے زیرِ سایہ انہوں

نے میلاد کانفرنس کی، جس میں انہوں نے اعلان کیا کہ اس محفل میں سرکار مدینہ بھی تشریف لارہے ہیں، اسی پروگرام میں مغربی لڑکی کے ساتھ ہاتھ ملانے والی نیم عریاں تصویر بھی تقسیم کی گئی، اسی پروگرام میں مسٹر قادری نے پادریوں والا گھناؤنا کردار ادا کرتے ہوئے پوپ جان پال دوئم کے مشیر خاص جیمس اوپی سے یکجہتی کا اظہار کیا، جلسہ عام میں اوپی کا استقبال کیا گیا، اوپی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر قادری پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جناب قادری تو ہمارے خیال کے آدمی ہیں، ان کی تربیت ہمارے اداروں سے ہوئی ہے، اوپی کے خیالات سننے سے پہلے بھی بعض ذمہ دار حضرات کہہ رہے تھے کہ مسٹر قادری این جی اوز کے آلہ کار اور ایجنٹ ہیں، جس پر ہمیں یقین نہیں آرہا تھا، لیکن جیمس اوپی کے چشم کشا اظہار کے بعد ہم اب یقین سے کہہ رہے ہیں کہ مسٹر قادری مولوی کے روپ میں این جی اوز کے نمائندہ ہیں اور انہی کے مقاصد کو پروان چڑھانے کی غرض سے میدان عمل میں کام کر رہے ہیں۔ قادیانیوں اور یہودیوں کی پوری پوری سپورٹ ان کو حاصل ہے، مستقبل میں مسٹر قادری مہدویت کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جس کے تانے بانے قادیانی بن رہے ہیں۔ مسٹر طاہر القادری چونکہ اس وقت عالم دین کے روپ میں ہیں، اس لئے ان کو چاہیے کہ وہ شہرت حاصل کرنے کے لئے ان شعبدہ بازیوں کو ترک کردیں، تا کہ علماء پر عوام کا اعتماد بحال رہے۔ بشکریہ (ماہنامہ "آب حیات" لاہور)

مسٹر طاہر القادری نے مسلم لیگ کی حکومت گرانے کے لئے پیپلز پارٹی اور دوسری جماعتوں سے اتحاد کیا، خود ساختہ صدر بن گئے، کچھ عرصہ تک ملک بھر میں اس نام نہاد قیادت کی بناء پر طوفان بد تمیزی بپا کرتے رہے، مسلم لیگ (نواز شریف) کی حکومت کا دھڑن تختہ کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتے رہے، بے نظیر بھٹو کے ساتھ ملتے رہے، ایک وہ برا وقت آیا کہ مسٹر قادری سے قیادت کا تاج چھین لیا گیا، کرسی صدارت ان سے کھسکالی گئی، پروٹوکول سے محروم کردیئے گئے، اس پر راقم الحروف نے ایک مضمون روزنامہ "پاکستان" میں لکھا تھا ملاحظہ فرمائیے۔

طاہر القادری، قیادت سے لاتعلقی تک!

پاکستان عوامی اتحاد، انتشار کا شکار ہو گیا، پیپلز پارٹی والے حضرات کہہ رہے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری نے اتحاد کو چھوڑ دیا ہے، جبکہ مولانا قادری کا کہنا ہے کہ جس کو ہم پسند نہیں وہ اتحاد سے باہر نکل جائے۔ مولانا قادری نے عوامی اتحاد کی قیادت کا بیڑہ اس وقت اٹھایا تھا جب رفیق تارڑ بطور صدر نامزد ہوئے تھے۔ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے اس وقت آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا اور وہ ببانگ دہل کہہ رہی تھیں کہ ہمیں داڑھی والا صدر منظور نہیں ہے لیکن اسی اثناء میں وہ چل کر ماڈل ٹاؤن گئیں، جہاں انہوں نے عوامی اتحاد میں شرکت کا فارم پر کیا اور داڑھی والے طاہر القادری کی چھتری کے نیچے آگئیں۔ ایک سال تک پروفیسر قادری اور بے نظیر کراچی سے خیبر تک ایک دوسرے کے ہم پیالہ و ہم نوالہ اور ہم سفر رہے۔ ملک بھر میں عوامی اتحاد کو منظم کرنے مین جو کردار مولانا نے ادا کیا، وہ باقی اتحادی جماعتیں ادا نہ کر سکیں۔ تحریک منہاج القرآن کا لاکھوں روپے کا چندہ عوامی اتحاد کو فعال اور متحرک گروپ بنانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ تحریک منہاج کے ہزاروں کارکن سال بھر محنت کرتے رہے، وال چاکنگ، پوسٹر بازی اور نعرہ بازی میں جماعت اسلامی کے کارکنوں کی طرح انہوں نے دن رات ایک کئے رکھا۔ عوامی اتحاد کے ہر جلسہ کو رونق انہیں لوگوں نے بخشی، اتحاد کی ہر ڈیمانڈ مولانا اور ان کے کارکنوں نے پوری کی، نوابزادہ نصر اللہ، حامد ناصر چٹھہ اور بے نظیر کو ساتھ لے کر چلتے رہے۔ بے نظیر اور چٹھہ کے کارکن اپنی قیادت کے گذشتہ دور حکومت سے سخت نالاں ہونے کی وجہ سے اس کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکے، جو مولانا کے تازہ دم اور پر جوش کارکنوں نے کیا۔

مولانا قادری کی ولولہ انگیز اور جوشیلی تقریروں نے عوامی اتحاد میں جان ڈالے رکھی، اتحاد میں مولانا کے علاوہ کوئی ایسا لیڈر نہ تھا جو اتحاد میں جوش و ولولہ پیدا کر سکے۔

نوابزادہ نصر اللہ خان اپنی چلم گرم رکھنا چاہتے ہیں، لیکن اس کو گرم رکھنے کے لئے ان کے پاس سازوسامان موجود نہیں ہے، جبکہ پی پی کی قائد بے نظیر مقدمات سے بچنے کے لئے سیاست کو کوئی اور رخ دینا چاہتی ہیں۔ سال بھر عنان قیادت مولانا کے ہاتھ میں رہی، اس دوران مختلف مقامات پر پی پی اور مولانا کے کارکنوں کی ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کے بناء پر معمولی نوعیت کے جھگڑے بھی ہوتے رہے۔ مولانا کے شیدائی ان کو وزارت عظمی کی کرسی پر فائز دیکھنا چاہتے تھے، اسی لئے دل بہلانے کے لئے "وزیراعظم قادری" کا نعرہ لگاتے، جس کو سن کر بی بی کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے، ادھر سے منچلے اور سرپھرے اٹھ کر "وزیراعظم بے نظیر" کا نعرہ لگاتے۔ کئی دفعہ پی پی کے کارکنوں نے زیادتی کی کہ مولانا کو سٹیج پر آنے نہیں دیا گیا لیکن وہ عالم دین ہونے کے ناطے صبر سے کام لیتے رہے، سٹیج سے نیچے ہی کھڑے رہتے، پھر جب ٹانگیں تھک جاتیں تو عزت سے گھر چلے جاتے تھے۔

ہفتہ رفتہ میں عوامی اتحاد کا سال مکمل ہوا، قیادت بدل گئی، قادری صاحب کو ہٹادیا گیا اور نوابزادہ نصر اللہ خان کو اگلے سال کے لئے عوامی اتحاد کا صدر بنادیا گیا۔ مولانا نے جو اقتدار کے حصول کا خواب دیکھا تھا، وہ تشنہ تعبیر رہا، ان کا سارا بنابنایا پلان اور منصوبہ تہہ خاک ہو گیا۔ انہوں نے نئے صدر کی آمد پر ارشاد فرمایا کہ ہمارا دوسری جماعتوں کے ساتھ پانچ نکات پر اختلاف ہے۔

اسلامائزیشن۔

عدلیہ۔

نیوکلیئر پالیسی۔

پاک انڈیا تعلقات کشمیر پالیسی اور

صوبائی خودمختاری۔

مولانا نے دوسری جماعتوں کے ساتھ اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ذکر کی کہ ان کی جماعت اتحاد کو صرف حکومت ہٹاؤ تحریک تک محدود نہیں کرنا چاہتی بلکہ حکومت ہٹا کر بہتر

حکومت لانے کی پالیسی کی حامی ہے۔ جبکہ دوسری جماعتیں اتحاد کو حکومت ہٹاؤ اتحاد بنانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ایجنڈا "نواز حکومت ہٹاؤ اور شفاف و باکردار لوگوں کی حکومت لاؤ" ہے، انہوں نے جوشیلے اور غصیلے لہجے میں یہ جملے کہے اور اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ان اختلافات کی موجودگی میں نواز ہٹاؤ اتحاد تخریب تو ہو سکتی ہے، تعمیر نہیں ...... ہم ملک میں اسلامائزیشن چاہتے ہیں، دوسری جماعتیں نہیں چاہتیں۔ ہم عدالتی و اقتصادی نظام قرآن و سنت کے مطابق کرنا چاہتے ہیں دوسرے نہیں چاہتے...... انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم عورت کی سربراہی قبول نہیں کرتے۔

مولانا کے جوش و جلال اور غصہ سے بھری گفتگو سن کر بے نظیر صاحبہ کا پیمانہ صبر لبریز ہو کر چھلک پڑا، کہنے لگیں کہ مولانا آپ کو ایک سال تک اسلام کیوں یاد نہ رہا؟ آج اتنا اصرار کیوں کر رہے ہیں؟ یہ وقت ایسی باتیں کرنے کا نہیں، حکومت ہٹانے کا ہے۔ بی بی کے یہ سوالات ایسے عجیب تھے، جن کا جواب مولانا کی علمی پٹاری میں موجود نہ تھا۔

قارئین محترم! ہونی ہو کر رہتی ہے، مولانا طاہر القادری اور دوسری جماعتوں کا اتحاد غیر فطری اتحاد تھا، مولانا اسلامی فکر و سوچ کے حامل ہیں، ان کی عزت وبقاء اسی میں ہے کہ وہ ان دنیادار، حکومت و اقتدار کی پجاری جماعتوں سے کنارہ کش ہو کر علماء اور دوسرے صحیح فکر کے حامل مسلمانوں سے مل کر امت کو مسائل و مصائب کے گرداب سے باہر نکالیں۔

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ علماء کرام کو اپنے نصب العین پر اخلاص کے ساتھ جدوجہد کرنا چاہیے۔ یہ نہ کسی کی بیساکھی بنیں اور نہ ہی انہیں کبھی بھی کسی کمزور پہلو کا اظہار کرنا چاہیے۔

میں مولانا طاہر القادری اور دیگر تمام علماء کرام سے عرض کروں گا کہ وہ کھرے اور صاف پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے افغانستان کا نقشہ سامنے رکھیں، جہاں مولویوں نے عوام کی اور اپنے دیس کے لوگوں کی قسمت بدل کر رکھ دی۔ کیا ہم اقتدار اور کرسی کو چاٹیں

گے ،۔ اقتدار ملا، ملا، نہ ملا نہ ملا، یہ مقصود نہیں ہے، مقصود تو یہ ہے کہ کس طرح امت کے مصائب اور مسائل کو حل کیا جائے۔ آج اریٹریا، فلپائن، لبنان، فلسطین، کوسوو اور کشمیر کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی اور غزنوی کے جانشین اٹھیں اور کفر کی صلیبی طاقتوں کے پنجے مروڑ ڈالیں۔ اگر ہم بھی دوسروں کی طرح اقتدار کے چکر میں پڑے رہے تو امت کو کون سنبھالے گا؟

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 11 مارچ 1999ء)

اسی طرح ہم نے مسٹر قادری کو سمجھانے کی غرض سے روزنامہ "پاکستان" ہی میں ایک کالم لکھا تھا جو ملاحظہ ہو۔

نہ خدا ہی ملا، نہ وصال صنم

کہتے ہیں کہ ایک شاہی باز اڑتے اڑتے کسی بڑھیا کے کاشانے پر پہنچ گیا بڑھیا پرانے خیالات کی گھریلو خاتون تھی، باز کو دیکھتے ہی اس کو اس پر ترس آیا باز کو پکڑ کر کہنے لگی تو کس ظالم کے پاس رہا؟ جس نے کبھی تیرے ناخن بھی نہیں کاٹے، اس نے قینچی سے شاہی باز کے ناخن کاٹ ڈالے پھر اس نے دیکھا کہ اس کے پر بہت بڑھ گئے ہیں، قینچی سے اس کے پر بھی کاٹ ڈالے بڑھیا کی رحمدلی اور سادہ دلی نے شاہی باز کو چلنے سے، دانہ دنکا چگنے اور اڑ اڑ کر واپس اپنے آشیانے تک آنے سے مکمل طور پر معذور اور قاصر بنا دیا تھا۔

ادھر باز کی گمشدگی کا اعلان ہو گیا، بادشاہ نے ارکان دولت اور ہرکاروں کو متوجہ کیا کہ شاہی باز کہاں ہے؟ ارکان دولت مشیران شاہ اور ہرکارے سب باز کی عدم موجودگی پر پریشان ہو گئے، تلاش کے احکامات صادر ہوتے ہی ہرکارے چاروں سمت پاگلوں کی طرح دوڑ پڑے، کونے کھدرے، گلی محلے چھان مارے، کئی سر پھرے اور ستائش کے طلب گار ایک پرانے دیہات میں جا پہنچے، وہاں ایک بڑھیا کے پنجرے پر نظر پڑی تو دیکھا کہ شاہی باز کی

چونچ گم، پر کٹے ہوئے اور پنجے اترے ہوئے، ہر کارے حیران پشیمان تو ہوئے لیکن وہ شاہی باز بڑھیا کے پنجرے سے نکال کر بادشاہ کی خدمت میں لے آئے، بادشاہ اپنے باز کے ساتھ اس قسم کی ظالمانہ کاروائی پر کچھ دیر ساکن و خاموش رہا، کف افسوس ملتے ہوئے اس نے ارکان دولت اور مشیران قوم کو جمع کیا اور سب کو مخاطب ہو کر کہا دیکھو! یہ ہے سزا اس شخص کی جس نے اپنے کو اس شخص کے حوالے کیا جو اس کی قدر و منزلت سے آشنا نہ تھا، دیکھو باز شاہی محل سے اڑتے اڑتے ایک بڑھیا کے گھر پہنچا، اور بڑھیا نے اس کی قدر نہ پہچانتے ہوئے اس کی چونچ پر اور ناخن کاٹ دیئے۔

قارئین، شاہی باز اپنے آشیانہ سے بڑھیا کے کاشانے تک پہنچ کر زیر عتاب آیا تحریک منہاج القرآن کے چیئرمین مولانا طاہر القادری، قرآن کی خدمت، وعظ، نصیحت، روحانیت و شریعت کے کام کرتے کرتے اقتدار پرستوں اور دُنیاداروں کے جمگھٹے میں جا گھسے، وہ سال بھر ان کی ضیافتیں، خدمتیں اور نخریلی ادائیں برداشت کرتے رہے لاکھوں روپے انہوں نے عوامی تحریک کی خدمت پر اڑا دیئے، جس سے نہ دین کا فائدہ ہوا اور نہ دُنیا ہی ملی، نہ ان کا مقام پہچانا گیا اور نہ ہی انہیں ایک عالم دین کی حیثیت دے کر ان کی عزت کی گئی۔

عوامی اتحاد کی بدولت اگرچہ مولانا کو اخبارات نے صفحہ 2 سے اٹھا کر صفحہ اول پر جگہ دی دو کالمی خبر کی بجائے تین کالمی خبر لگنے لگی ایک مذہبی اور خاص حلقے کے ترجمان کے طور پر پہچانے جانے والے مولانا طاہر القادری قومی سطح کی سیاست میں آگئے اخبارات میں بیانات انٹرویوز کا ایک عجیب سا سلسلہ سروع ہو گیا، لیکن طاہر القادری ملک و ملت کو بحران سے نکالنے، مہنگائی سے نجات دلانے، کرپشن کے خاتمے، اور ملک میں اسلامائزیشن کے لئے آگے آئے تھے لیکن جن لوگوں کے ساتھ مل کر وہ یہ کام کرنا چاہتے تھے انہوں نے ساری زندگی وضو اور نماز بھی درست طریقہ سے ادا نہ کی نواب زادہ نصر اللہ خان کی سیاست کا نشیب و فراز ہی بنا کر مٹانا اور مٹا کر بنانا۔...... بے نظیر کے بارے میں پاکستان کا کون سا آدمی ایسا ہے جو نہیں جانتا کہ انہوں نے اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ اور ظالمانہ سزائیں کہا تھا۔

28 فروری 1999ء کو عوامی اتحاد کی سالگرہ تھی، جس میں نئے صدر کے لئے نواب زادہ نصر اللہ سامنے لائے گئے اس اجلاس میں مولانا قادری کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ میں عرض نہیں کروں گا خود مولانا کی زبانی سنیئے، مولانا نے پریس کانفرنس کے بعد ایک رسمی گفتگو کے دوران کہا کہ

28 فروری کے اجلاس میں میرے ساتھ انتہائی ہتک آمیز سلوک کیا گیا۔
اجلاس میں میری سال بھر کی محنت پر رسماً بھی شکریہ ادا نہ کیا گیا۔
میں نے صدارت کے لئے نصر اللہ کا نام لیا سب نے اس کی تائید کر دی،
میں نے اتحاد کے سربراہوں سے اجازت چاہی، کسی نے مجھے بیٹھنے کو نہ کہا،
میں وہاں سے اٹھ کر باہر آگیا، تو مجھے منا کر دوبارہ اجلاس میں نہ لایا گیا،
میری گاڑی پی پی سیکرٹریٹ سے نکال کر باہر پھینک دی گئی،
ایک آدمی نے کہا کہ ظلم نہ کرو یہ طاہر القادری کی گاڑی ہے،
ناہید خان نے بد تمیزی کی اور کہا یہ جگہ عہدیداروں کے لئے ہے، عام آدمیوں کے لئے نہیں،
کسی نے کہا ناہید صاحبہ وہ بھی ایک سال صدر رہے ہیں،
ناہید خان نے کہا اچھا یہ بھی صدر رہا ہے،
باہر نکالو، جانے دو اسے، یہ خود چلا جائے گا،

اس کے بعد مولانا نے نوابزادہ نصر اللہ کو ایک اجلاس میں آنے کی دعوت دی تو نواب صاحب نے کہا میں آپ کے اجلاس میں نہیں آسکتا۔ بے نظیر نے ایک بیان میں کہا کہ جو جانا چاہے جائے طاہر القادری کو تو اب لانے کی بات ہی نہ کرو۔

قارئین! شاہی باز اور مولانا قادری میں کیا فرق ہے؟ فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔

بشکریہ (روزنامہ پاکستان 15 مارچ 1999ء)

یورپی کلچر کی حمایت: 25 اگست 2000ء میں مسٹر قادری نے ڈنمارک کے دار

الحکومت کوپن ہیگن میں خطاب کرتے ہوئے یورپی ثقافت اور پاکستان ثقافت کو باہم مماثل قرار دیا، جس پر پاکستانی اخبار کے صحافی، نذیر حق صاحب نے کالم لکھا تھا۔ اس کے جواب میں قادری صاحب کے ایک مرید نے پاکستان میں یوں دفاعی مضمون لکھا۔ جس میں مسٹر قادری کے اس وفادار مرید نے اپنے قائد کی زبان سے صادر ہونے والے جملوں کو مقدس سمجھتے ہوئے بازیچہ تاویل بنا کر یورپی کلچر ہی کی اہمیت بیان کر دی۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری نے ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں ہونے والی ثقافتی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے چند ایسی باتیں کہیں جن سے ایک متحرک دانشور کا درد دل جھلکتا ہے اور اہل پاکستان کو اپنے خول سے نکل کر دنیا کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے کی ترغیب ملتی ہے اس پر ہمارے بزرگ دوست کالم نگار نذیر حق بہت جز بز ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے 30 اگست کے روزنامہ پاکستان میں اپنے اختلافات کا کھل کر اظہار کیا ہے قادری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا "اسلامی اقدار اور یورپی ثقافت مکمل طور پر الگ الگ نہیں ہیں، "بلکہ ان دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں مسلم اور یورپی ثقافت کے درمیان مثبت ہم آہنگی کے لئے ضروری ہے کہ دونوں جانب سے براہ راست اور مسلسل رابطے کئے جائیں۔ ہمیں اپنے اندر ثقافتی برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہیے"۔

نذیر حق صاحب کو یہ سیدھی سی بات بہت بری لگی اور انہوں نے قادری صاحب کو بے نظیر بھٹو کی سیاسی رفاقت میں وقت گزارنے پر متہم کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب اسی سیاسی رفاقت کا کیا دھرا ہے، وگرنہ قادری صاحب تو اپنے ہی برگزیدہ بزرگوں میں سے تھے انہوں نے ثقافتی برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی جسارت کیوں کی ہے؟ تب نذیر حق صاحب نے ان کے لتے لینے کے علاوہ ڈاکٹر انور سجاد، فردوس جمال اور کچھ خواتین کے نام ا

س بیزاری سے گنوائے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے حالانکہ قادری صاحب نے تقریر کا پہلا جملہ "اسلامی اقدار اور یورپی ثقافت مکمل طور پر الگ الگ نہیں سے مراد ہے کہ جن پیغمبروں کو یہودی اور عیسائی تسلیم کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے لئے بھی قابل احترام ہیں۔ یورپی قومیں عبادت گذار ہیں تو مشرقی قومیں بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی مسیحی خاتون کسی مسلمان مرد کے نکاح میں آسکتی ہے اور اپنے معتقدات پر قائم بھی رہ سکتی ہے، یعنی عیسائی ہوتے ہوئے بھی مسلمان کا گھر بسا سکتی ہے۔ مثال کے لئے خلیجی ممالک کے شیوخ کا حرم دیکھے جا سکتے ہیں۔ سبحان اللہ اس سے بڑھ کر ثقافتی قرب کیا ہوگا۔ نیز ہم یورپی ترقی سے مرعوب ہیں سائنس اور سوشل سائنسی علوم کے علاوہ ادب کی دُنیا میں ہمارا بھائی چارہ صدیوں سے قائم ہے انہوں نے بھی ہماری تاریخ، ادب، جمالیات سے پورا استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے کرنے کے کام بھی انہوں نے کر دکھائے ہندوستان، ایران، عرب، جہاں ہماری حکومت اور ثقافتی ساکھ ہونی چاہیے تھی انہوں نے حکومت بھی کی اور ہمیں تہذیب سکھانے کا دعویٰ بھی کیا۔ یہاں اگر کوئی سر سید یا جمال الدین افغانی پیدا ہو تو اس کا حال بھی وہی ہوا جو شاہ امان اللہ کا افغانستان میں ہوا تھا پھر بھی علوم جدید کے بارے میں مشرق و مغرب میں ایک جیسے رجائیت پسندانہ رویے پائے جاتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ایٹمی ٹیکنالوجی پر اتنی توجہ کیوں دیتے؟ جس طرح کی مادر پدر آزاد سرمایہ داری ان ملکوں میں ہے ہم بھی اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں زبان وہ بھی وہی بولتے ہیں جس کے ہم بجا طور پر شیدائی ہیں۔ لباس میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ مغربی لباس پہننا دور غلامی کی یادگار ہے اور اب بھی پسندیدہ قرار دیا جاتا ہے۔ جو شاعر، مصور یا موسیقار یورپ تک کا چکر لگا آتا ہے وہ ثقہ ہو جاتا ہے۔ اب تو مولویت کی سند بھی یورپ سے ملنے لگی ہے اس سے بڑھ کر ثقافت کی ڈانڈے اور کیا ملیں گے۔

قادری صاحب کا دوسرا فقرہ تھا "اس لئے ہمیں دونوں جانب سے براہ راست اور مسلسل رابطے کی ضرورت ہے۔" ٹھیک ہے، گلوبل ولیج کا تصور، انٹرنیٹ کا زمانہ، ہمیں

ڈنمارک جیسے ملکوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہیے، ثقافت صرف جنسیات تک تو محدود نہیں ہے۔ اس میں لین دین، تجارت اور تمام سوشل سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ روزگار سب سے بڑی ثقافت ہے۔ اسلحہ اور کلاشنکوف بھی کلچر کی ذیل میں ہی آتے ہیں، تھوڑی سی وسعت نظر سے ہم اپنا بہت کچھ سنوار سکتے ہیں، طاقت اور وسائل کلچر کو بھی بدل دیتے ہیں اور کلچر اپنانے سے بیشتر معروضی حالات میں انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ان کے آخری فقرہ "ہمیں اپنے اندر ثقافتی برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہیے" میں نقش بر دیوار قسم کا مشورہ ہے کہ محض غیرت کے نام پر انسانی جانوں کا زیاں کسی کو بھی زیب نہیں دیتا سماجی حالات بہتر ہوں تو شعوری کوششیں بھی بار آور ہوتی ہیں۔ ہم اسلامی اقدار کا ورد ہمیشہ کرتے ہیں مگر معاشرے کے اہل ثروت لوگوں بلکہ عام لوگوں میں بھیڑ اور بھیڑیے کا کلچر بڑھتا رہا ہے کبھی ختم ہی نہیں ہوا۔ اس ضمن میں خلوص نیت سے کوشش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے تعصبات کی میل کچیل دور ہو اور مساوات محنت اور ثقافت و محبت کو فروغ ہو۔

بے پردگی کو عام کرنے اور مردوں اور عورتوں کو پری طرز پر مخلوط تعلیم کی حمایت میں مسٹر قادری نہ صرف زبان کھولتے ہیں بلکہ عملی طور پر اس سلسلہ میں ان کے مدارس، سکول اور کالجز میں برق رفتاری سے کام ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر کا تازہ ترین انکشاف پڑھئے۔

پردے کے بارے میں طاہر القادری کی نرالی منطق

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ ان کی جماعت مخلوط تعلیم کی حامی ہے اور منہاج القرآن کے تکنیکی تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات ایک ساتھ پڑھتے ہیں تاہم ان کی مشترکہ کلاسیں نہیں ہوتیں۔ گذشتہ روز پریس کانفرنس میں مرکزی وائس چیئرمین ڈاکٹر محمود عباس بخاری کے ایک بیان کے حوالے سے ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ جہاں تک شرعی مسئلہ ہے تو اس میں اجماع امت ہے کہ پردہ

چہرے اور ہاتھوں کو چھپانے کا نام نہیں جبکہ سر اور جسم کو ڈھانپنا چاہیے۔ انہوں نے کہا اس مسئلہ پر اختلافی نکتہ نظر بھی ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ چہرے اور ہاتھوں کو چھپانے تک پردہ نہیں باقی اعضاء پردے میں رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر محمود عباس بخاری نے کہا تھا کہ عوامی تحریک مخلوط تعلیم کی حامی اور پردے کی مخالف ہے۔

بشکریہ (روزنامہ پاکستان 19 اکتوبر 2000ء)

طاہر القادری کی اس دریدہ دہنی اور قرآنی ارشادات کی علی الاعلان مخالفت کرنے پر بعض علماء کرام نے مذمتی بیان جاری کیا ہے، جس میں بریلوی اور اہل حدیث علماء سرفہرست ہیں اخباری بیانؓ ملاحظہ فرمائیں۔

مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کرام نے عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری کے پردے اور مخلوط نظام تعلیم کے متعلق جمعرات کے اخبارات میں شائع ہونے والے بیان پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے خلاف شریعت قرار دیا ہے جامعہ نعیمیہ کے پرنسپل و معروف عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری نے مخلوط نظام تعلیم کی بات کر کے خود کو سیکولر ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ بین الاقوامی طاقتوں کی توجہ کا مرکز بن سکیں جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بلوغت کے بعد یقینی اور قریب بلوغت دو انسانوں کو الگ الگ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے حتیٰ کہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ قریب بلوغت بچوں کو ایک بستر پر نہ سلایا جائے اس لئے یہ تصور پیدا کرنا اپنے مقاصد منکرات کے بعد دینی معاشرتی اور مذہبی اعتبار سے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کسی بھی طریقے سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر اس کے لئے وہ مذہبی تعلیمات کو استعمال نہ کریں تو بہتر ہے وفاقی شرعی عدالت کے مشیر اور نامور عالم دین حافظ صلاح الدین یوسف نے کہا کہ اس مسئلہ کو اجماع امت قرار دینا درست نہیں یہ ان کا ذاتی خیال ہو سکتا ہے مخلوط نظام تعلیم شریعت کی رو سے ناجائز ہے اور اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جمعیت علماء پاکستان (نورانی) پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری زوار بہادر

نے کہا کہ ڈاکٹر پروفیسر دین کا حلیہ بگاڑنے پر تلے ہوئے ہیں مخلوط نظام تعلیم سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے شریعت میں منع کیا گیا انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری اداکاروں اور مغربی ذہنیت رکھنے والوں کو خوش رکھنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ کسی طریقے سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں جمیعت علماء اسلام (فضل الرحمٰن) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ریاض درانی نے کہا کہ تھوڑی سی بھی دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا آدمی مخلوط نظام تعلیم کی بات نہیں کر سکتا کیونکہ قرآن، حدیث اور فقہ شریعت کوئی بھی اس کی اجازت نہیں دیتا اس لئے جمیعت علماء اسلام نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی ہے۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 20 اکتوبر 2000ء)

یہود و نصاریٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے کو ماڈرن مولوی ثابت کرنے کے لئے مسٹر قادری نے فلمی دنیا کے لوگوں سے روابط بڑھانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، جن کے دن سوتے اور راتیں جاگتی ہیں، فلمی دنیا کے انہی لوگوں نے معاشرے میں غلاظت اور تعفن پھیلا رکھا ہے، قادری ان لوگوں کا استقلال کر رہے ہیں، ان کو عوامی تحریک کلچر ونگ کا ذمہ دار بنا رہے ہیں ملاحظہ فرمایئے روزنامہ پاکستان میں خبر آئی ہے۔

منہاج القرآن جمع ایورنیو فلم سٹوڈیو

فلمی دُنیا کے نامور ہدایتکار سید نور پاکستان عوامی تحریک میں شامل ہو گئے انہون نے تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری سے ملاقات کی اور انہیں شمولیت کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے سید نور کی پارٹی میں شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں عوامی تحریک کلچرل ونگ کا چیف آرگنائزر مقرر کر دیا ہے اس موقع پر سید نور نے کہا کہ قائد تحریک کی پالیسیوں کی وجہ سے انہوں نے عوامی تحریک میں شمولیت اختیار کی ہے انہوں نے کہا کہ پارٹی کی پالیسیوں میں تنگ نظری نہیں ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک خوف جو پاکستان فلم انڈسٹری پر تلوار بن کر لٹک رہا ہے کہ اگر اسلامی حکومت قائم ہو گئی

تو فلم انڈسٹری کا مستقبل کیا ہو گا یہ خوف ختم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ دینی سیاسی جماعتوں اور فلم انڈسٹری کے درمیان فاصلوں کو ختم کیا جائے انہوں نے کہا کہ فلم صرف ناچ گانے کا نام نہیں ہے اسلامی فتوحات اور تاریخ اسلام کے ہیروز پر فلمیں بناؤں گا انہوں نے کہا کہ وہ عوامی تحریک کے لئے دن رات کام کریں گے اور فلموں کے ذریعے قائد تحریک کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پھیلائیں گے، ملاقات کے دوران سید نور نے کہا کہ آپ بڑے روشن خیال رہنما ہیں آپ کی شخصیت ہمارے درمیان دوریاں ختم کرنے کا باعث بنے گی انہوں نے کہا کہ میری بیوی رخسانہ نور بھی بہت جلد آپ کی تحریک میں شامل ہو کر خدمت سرانجام دے گی۔ بشکریہ (روزنامہ پاکستان لاہور 10 ستمبر 2000ء)

سید نور کی عوامی تحریک میں شمولیت ہو گئی، کلچر ونگ کی قیادت دے دی گئی، تو انہوں نے ترنگ میں آکر علی الاعلان کہہ دیا ہے کہ مسٹر قادری کا تعلق انہی لوگوں کے بزرگوں سے ہے، گویا کہ وہ یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر قادری اور فلمی دنیا کے فنکار ایک ہی ہیں روپ مختلف ہیں، ادھر فلمی روپ ہے ادھر مولویوں والا بہروپ ہے۔

بزرگوں کی جھلک

فلمساز و ہدایتکار سید نور نے ہفتہ کے روز پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری سے ان کے آفس ماڈل ٹاؤن میں ملاقات کی اور پاکستان عوامی تحریک کے کلچرل ونگ میں شمولیت کا اعلان کیا ڈاکٹر طاہر القادری نے انہیں کلچر ونگ کا چیف آرگنائزر مقرر کیا اور مبارکباد دی سید نور نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ شاہ ابو المعالی کی اولاد سے ہوں اور اپنے خاندان کے بزرگوں کی جھلک ڈاکٹر طاہر القادری میں دیکھتا ہوں ان کی عمر چھوٹی مگر مقام بہت بلند ہے میں پاکستان عوامی تحریک میں اس لئے شامل ہو اہوں کہ اس کی قیادت کے حقوق کے تحفظ کے لئے صحیح کام ہو گا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 10 ستمبر 2000ء)

بھنگڑے کی تھاپ پر اسلامی انقلاب

مسٹر قادری فلمی دنیا کے لوگوں کی آمد پر شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے ذریعے مراثیوں، ڈوموں اور فلمی لوگوں میں اپنے افکار و خیالات کو فروغ دوں گا لیکن 24 ستمبر 2000ء کو منہاج القرآن میں منعقدہ قومی کنونشن نے یہ راز سربستہ بھی فاش کر دیا کہ فلمی لوگوں نے منہاج القرآن کا پروگرام پھیلانے کی بجائے منہاجیوں میں فلمی دنیا کا کام شروع کر دیا، بھنگڑوں اور طبلوں کی تھاپ پر شیطانی کام سر انجام دیا روزنامہ پاکستان 25 ستمبر کی اشاعت میں پہلے ہی صفحہ پر فلمی دنیا کے ان مراثیوں کی بھنگڑے والی تصاویر شائع ہوئی ہیں خبر ملاحظہ ہو۔

"ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالا جاتا رہا، افتخار علی کلچہ نے پیلی پگڑی باندھ رکھی تھی ، کلچرل ونگ نے میوزک کے ساتھ ترانہ گایا محمود عباس بخاری نے طاہر القادری کو میر کارواں قرار دے دیا

پاکستان عوامی تحریک کا قومی کنونشن گذشتہ روز منہاج القرآن یونیورسٹی ٹاؤن شپ میں ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے صبح سے چار بجے تک مسلسل جاری رہا۔

☆ کنونشن کو ایک طرف تو عہدیداروں کا شو کہا جارہا تھا اور دوسری طرف اس کا نام قومی ورکرز کنونشن رکھا گیا تھا۔

☆ اول سے آخر تک کنونشن میں پیپلز پارٹی کا رنگ نمایاں رہا دور سے سننے والا اسے پیپلز پارٹی ہی کا شو قرار دیتا۔

☆ پنڈال میں نوجوان ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالتے اور داد کے لئے تالیاں بھی بجائی جاتی تھیں۔

☆ پنڈال میں جانے والوں کو میٹل ڈی ٹیکٹر سے چیک کیا گیا۔

فلمی دنیا کے لوگوں نے جب دیکھا کہ ہمارے کسی بھی غیر شرعی کام پر یہاں روک ٹوک نہیں ہے، انہوں نے مہاجنیوں کے طور طریقوں کو دیکھ کر جب یہ محسوس کیا کہ مولویوں کے رنگ روپ میں رنگے ہوئے یہ لوگ تو ہمارے ہی کمپنی کے لوگ دکھائی دیتے ہیں تو فرط مسرت میں انہوں نے بہروپیوں کے سردار مسٹر قادری کے حق میں نعرے لگانے شروع کر دیئے، جس پر مسٹر قادری خوش ہو رہے تھے کہ یہ لوگ تو میری انا کی تسکین کے لئے نسخہ اکبر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میراثیوں اور فنکاروں کی خوشی کا اندازہ ان نعروں سے لگایئے۔

☆ جیوے جیوے پروفیسر جیوے
☆ طاہر دے نعرے وجن گے
☆ پنجاب کا لیڈر، طاہر
☆ سرحد کا لیڈر، طاہر
☆ سندھ کا لیڈر، طاہر
☆ بلوچستان کا لیڈر، طاہر
☆ مزدور کا لیڈر، طاہر
☆ کسان کا لیڈر، طاہر

ان نعروں کے علاوہ طاہر آگیا طاہر چھا گیا کے نعرے لگے اور ساتھ ہی جماعت اسلامی کی طرز پر کہا گیا۔

☆ ہم دیوانے کس کے .... طاہر کے
☆ ہم پروانے کس کے .... طاہر کے
☆ ہم مستانے کس کے .... طاہر کے
☆ اجتماع میں عوامی تحریک کے رہنما افتخار علی کلچہ نے پیلی پگڑی پہن رکھی تھی اور کارکن ان کو کندھے پر اٹھا کر بھنگڑہ ڈالتے تھے۔

☆ کلچرل ونگ کی طرف سے میوزک کے ساتھ ترانہ گایا گیا اور ساتھ ساتھ تالیاں بجائی گئیں۔

☆ محبت رسول میں جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے۔

☆ پیپلز پارٹی سے پہلے دور کے ایک سابق ایم این اے محمود عباس بخاری نے طاہر القادری کو علامہ اقبال کی نظم کا میر کارواں قرار دے دیا۔

☆ محمود عباس بخاری نے جو پیپلز پارٹی کے پہلے دور سے نکال دیئے گئے اور پھر کبھی اسمبلی کا منہ نہ دیکھ سکے انہوں نے کہا بھٹو کبھی بھی لیڈر نہیں تھا۔

Bhutto was never a leader

☆ محمود عباس بخاری نے عوامی تحریک کے منشور کو حقیقی قرار دیا اور کہا پیپلز پارٹی کا 1970ء میں کوئی منشور نہیں تھا وہ ایوب کے خلاف عوام کا رد عمل تھا۔

☆ محمود عباس بخاری نے ڈاکٹر طاہر القادری کو یوں خراج تحسین پیش کیا کہ ساری عمر ان کو جس راہنما کی تلاش تھی انہیں وہ اب مل گیا ہے۔

☆ محمود عباس بخاری کو تحریک کا مرکزی وائس چیئرمین نامزد کر دیا گیا ہے۔

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 25 ستمبر 2000ء)

طاہر القادری کی فنکاریاں

روزنامہ "اوصاف" کے کالم نگار اے - آر گل نے "مسٹر قادری کی فنکاریاں" کے زیر عنوان ایک کالم لکھا، جس میں انہوں نے مسٹر قادری کا اصلی چہرہ دکھانے کی کوشش کی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

عوامی تحریک میں کلچرل ونگ کے عہدے داران میں ایک بڑی نمایاں شخصیت ہدایت کار سید نور کا اضافہ ہو چکا ہے اور ایک اطلاع کے مطابق سید نور کو ثقافتی ونگ کا چیف

آرگنائزر بنایا گیا ہے۔ سید نور کی اس ونگ میں شمولیت کے بعد فلمی حلقوں میں بڑی دلچسپ چہ میگوئیاں شروع ہو چکی ہیں لیکن ایک بات پر سب متفق ہیں کہ اپنے پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری غضب کے فنکار ہیں اور انہوں نے ایسی فنکارانہ چال چلی ہے کہ سب انگشت بدنداں رہ گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی فنکارانہ صلاحیتوں کے وہ لوگ تو قائل ہیں جنہوں نے انہیں قریب سے دیکھا ہوا ہے۔ جیسے سابق وزیر اعظم نواز شریف باوجود کوشش کے ان کی صلاحیتوں کا مقابلہ نہیں کر سکے اور حال ہی میں اے پی سی (آل پارٹیز کانفرنس) کے رہنماؤں سے جس طرح ڈاکٹر صاحب نے ہاتھ کیا تو سب نے احتجاجاً ہاتھ اٹھا دیئے۔ ڈاکٹر صاحب کے مخالفین بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ اکثر غضب کا کام کرتے ہیں جیسے ان کی نیم مذہبی جماعت عوامی تحریک میں کلچرل ونگ کا شعبہ قائم کیا جانا اچنبھے کی بات ہی تو تھی لیکن انہوں نے بڑی صفائی سے فردوس جمال، ندیم، افضال احمد اور ڈاکٹر انور سجاد کو اپنا ہم خیال بلکہ "ہم نوالہ و ہم پیالہ" بنایا کہ اس ونگ کے دو عہدے دار اگر ہم نوالہ ہیں تو باقی دو پیالے سے بھی خوب اچھی طرح واقف ہیں یوں دیگر مذہبی جماعتوں کو پریشان کر کے رکھ دیا کہ وہ ثقافتی ونگ بنائیں یا نہیں؟ یہ تو ایسی ہی بات ہوئی کہ "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" ایسے میں سید نور جیسی ثقافتی شخصیت کی عوامی تحریک میں شمولیت ان کا مذہبی جماعتوں کے لئے مزید پریشانی کا باعث بن چکی ہے۔ سید نور نے اس ونگ کو ویسے ہی جوائن نہیں کیا بلکہ اس کا پس منظر بھی مذہبی ہے ان کے پیرو مرشد شاہ ابو المعالی ہے اور نسبت قادری ہے یہی قادریانہ نسبت اس سے قبل فردوس جمال اور ڈاکٹر انور سجاد کو ڈاکٹر طاہر القادری کی طرف کھینچ لائی تھی۔ سید نور بھی اپنے گناہوں کا بوجھ کم کرنے اور "دعائے بخشش" کی تلاش میں کلچرل ونگ کی طرف آ چکے ہیں۔ بات ہو رہی تھی ڈاکٹر صاحب کی فنکاری کی تو اس بات سے آپ تو یقیناً اتفاق کریں گے کہ ہر سیاستدان ایک فنکار بھی ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فنکار فلم سکرین پر اور سیاستدان اسمبلیوں میں اداکاری کرتے ہیں اکثر فنکاروں اور سیاستدانوں کا تو چولی دامن کا ساتھ بھی ہوتا ہے جس کی تصدیق اداکارہ ریما کر سکتی ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کے

بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ فنکار کے ساتھ ساتھ "فن شناس" بھی ہیں اور انہوں نے سید نور کے فن کو شناس کرتے ہوئے فنکاری دکھائی ہے کہ ایک ٹکٹ میں دو مزے، سید نور کی شمولیت کا واضح مطلب یہ ہے کہ اب فنکار تھوک کے حساب سے کلچرل ونگ میں شامل ہو سکتے ہیں کم از کم صائمہ تو پکی سمجھیں اس کے علاوہ معمر رانا، بابر علی، وغیرہ بھی مفت ہاتھ آسکتے ہیں ڈاکٹر صاحب کی فنکاری کی حد تک تو یہ سب کچھ درست لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سید نور کیا ارادے اور عزائم لے کر اس کلچرل ونگ میں آئے ہیں ؟واقفان حال یہ کہتے ہیں کہ سید نور کو نئے چہرے متعارف کرانے کا خبط ہے انہوں نے سکرین پر بے شمار نئے چہرے متعارف کرائے ہیں اس کے علاوہ انہونی وارداتیں کرتے رہتے ہیں جیسے "مہندی والے ہتھ "میں قرآن سے شادی کو موضوع بنالیا۔"بلی"میں جنسی مسائل کو اور اب ایک اور سندھی رسم کاروکاری پر تجربہ کر رہے ہیں اس لئے ان کا طاہر القادری کی صحبت میں آنا کوئی حیرت کی بات نہیں اور شاید وہ اس کلچرل ونگ سے کسی اسلامی موضوع پر فلم یا ڈرامہ تخلیق کر سکتے ہیں تو کیا انہیں ڈاکٹر طاہر القادری کی شکل میں کوئی ہیرو مل گیا ہے اور کیا ڈاکٹر صاحب ان کے ہیرو بننا پسند کریں گے۔ یہ سوال ابھی توجہ طلب ہے لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے تو اس بار کونسا خربوزہ رنگ پکڑے گا؟ یہ آپ بھی سوچئے اور ہم بھی سوچ رہے ہیں البتہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں ایک بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان سے ملنے والا ان کی شخصیت کا رنگ پکڑتا ہے اور یہ کسی کے رنگ میں نہیں رنگتے اس بار کیا ہوگا؟ اس کا انتظار ہے۔(روزنامہ "اوصاف"اسلام آباد 16 ستمبر 2000ء)

سوچا سمجھا خواب

ڈاکٹر طاہر القادری کا مشہور عالم، بدنام زمانہ خواب جو انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر دیکھا

مسٹر طاہر القادری نے اپنے یوم ولادت سے لے کر مختلف تحریکوں کے قیام تک تمام مراحل کے آغاز وانجام کا ذکر اس انداز میں کیا جس میں نعوذ باللہ ان کے ہر اچھے یا برے

کام کے پیچھے حضرت نبی کریم ﷺ کا اشارہ کار فرما تھا، سننے والوں کو یہ تاثر دینے کی ناپاک کوشش کی گئی کہ خوابوں کی دنیا میں شہرت پانے والی اس پر فریب شخصیت نے محض جعلی اور مصنوعی کہانیوں سے لاکھوں روپے کے عطیات، چندے اور فنڈز وصول کئے، روزنامہ "خبریں" میں ان کے خوابوں کی کچھ جھلکیاں شائع ہو چکی ہیں ملاحظہ ہوں۔

روزنامہ "خبریں" لاہور کی 4 جولائی 1993ء کی اشاعت میں خوابوں کا تذکرہ یوں شائع ہوا۔

"عوامی تحریک کے سربراہ مولانا طاہر القادری نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں خواب میں رسول کریمؐ نے ادارہ منہاج القرآن بنانے کا حکم دیا تھا اور رسول کریمؐ اہل پاکستان کی دعوت پر پاکستان آئے تھے مگر اس بات پر ناراض ہو گئے تھے کہ اہل پاکستان نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ اس پر طاہر القادری نے ان کے پاؤں پکڑ لئے کہ واپس نہ جائیں۔ اس آہ وزاری پر ان کے دل میں رحم آگیا اور انہوں نے کہا کہ میں اس شرط پر پاکستان میں سات دن کے لئے رکوں گا اگر تم میرے میزبان بن جاؤ اور پاکستان میں جہاں کہیں جاؤں گا ٹکٹ کا انتظام اور مدینہ واپسی کا ٹکٹ تمہیں دینا ہو گا۔ یہ تمام دعوے طاہر القادری نے اپنی بعض تقاریر میں کئے ہیں جن کی ویڈیو کیسٹ عوام کے لئے جاری کر دی گئی ہے۔ اس انتہائی قابل اعتراض کیسٹ میں اپنی تقریروں کے دوران طاہر القادری بار بار دھاڑیں مار مار کر روئے اور زور دے کر یہ کہا کہ دین کا تمکن غلبہ اور عظمت کی علامت خلفائے راشدین ہیں چنانچہ آج دین کے دور زوال میں دین کے احیاء اور تمکن کی صورت جن جن شکلوں میں ہو گی وہ خلفائے راشدین کا فیض دینے کی ایک صورت ہو گی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دائیں طرف اور عثمانؓ کو بائیں طرف بٹھایا تھا جبکہ انہیں یعنی طاہر القادری کو دائیں طرف پہلو میں لیا تھا اور پیار سے بٹھایا تھا۔ ویڈیو کیسٹ میں کی جانے والی دو تقاریر کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ویڈیو کیسٹ کے مطابق اپنی تقریر میں طاہر القادری صاحب کہتے ہیں میری

پیدائش 51ء کی ہے، بچپن تھا، ڈائریاں لکھنے کا زمانہ نہیں تھا، عمر میری سات آٹھ سال ہو گی، دوسری یا تیسری جماعت میں پڑھتا ہوں گا، یہ اندازہ ہے۔ حضورؐ نے زندگی میں پہلا کرم فرمایا، وہ کسی احیاء اسلام کی تحریک کی خوشخبری تھی۔ کوئی واقعہ ہے جو آپ کے ایمان کی تازگی کے لئے بیک گراؤنڈ بھی بتا دیتا ہوں۔ جھنگ کے کسی دیہات میں گیا ہوا تھا، میں نے وہاں غالباً عصر کی یا مغرب کی اذان کہی۔ امام صاحب نے آکر مجھے جھڑکا، ڈانٹا، مسئلہ کی رو سے اللہ پاک ان کو معاف کرے۔ ان کے درجات بلند فرمائے، کہا اذان نہیں ہوتی نابالغوں کی۔ میں جماعت نماز کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ نماز میں نے پڑھی، دل میرا ٹوٹ گیا، شکستہ دل ہو گیا۔ میں چونکہ بچہ تھا نماز کے بعد آیا واپس گھر۔ مجھے یاد نہیں کہ اسی رات یا اس سے اگلی رات دل بوجھل رہا تا آنکہ آقاؐ نے آکر بوجھ اتارا۔ بس پھر وہ بوجھ خوش بختی بن گیا۔ ہوا یوں کہ میں نے دیکھا خواب میں کہ میں مدینہ طیبہ میں حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہ دور موجودہ دور نہیں، وہی دور جو رسالت مآب کا دور تھا۔ اصل دور، بعد کا دور نہیں۔ وہی مدینہ ہے چھوٹا سا۔ صحابہ کرام کے گھر میں وہ رہتے ہیں۔ چھوٹی سی مسجد نبویؐ ہے اور اس میں حضورؐ خود تشریف لاتے اور نماز پڑھاتے ہیں۔ ایک دن اور ایک رات غالباً آقاؐ نے 5 نمازیں صحابہ کرام کے ساتھ اپنے اقتداء میں اپنے ساتھ پڑھائیں۔ ہر نماز صاف ظاہر ہے حضورؐ ہی پڑھاتے تھے۔ صحابہ کرام شریک ہوتے چونکہ دور وہی تھا۔ پہلی صف میں مجھے بھی ان کے (صحابہ) ساتھ شریک فرمایا۔ نماز عصر کے بعد خلفائے راشدین کو ساتھ لیا اور باہر ایک صحرائی علاقہ ہے، ریتلا ٹیلہ سا ہے۔ اس ٹیلے پر چلے گئے وہاں ایک نشست ہے۔ بتایا گیا کہ حضورؐ اپنے خلفاء کے ساتھ روزانہ وہاں نشست فرماتے ہیں۔ اس ٹیلے کی نشست پر جا کر بیٹھ گئے۔ حلقہ بن گیا، دائیں طرف سیدنا صدیق اکبرؓ بائیں طرف عثمان غنیؓ درمیان میں آقاؐ تشریف فرما ہیں، میں چھوٹا سا بچہ تھا۔ ازراہ شفقت اپنے دائیں طرف پہلو میں لے لیا، پیار سے بٹھایا تو ان چاروں کا خلفائے راشدین کا مجھ سے فرداً فرداً تعارف کروایا اور میرا نام لیکر فرداً فرداً ہر ایک سے تعارف کرایا۔

یہ الگ نشست میں خلفائے راشدین سے تعارف کرانے میں حکمت کیا ہے ؟ یہ تو بعد میں جا کے بات کھلی کہ دین کا تمکن، غلبہ اور دین کی عظمت کیونکہ خلفائے رشدین ہیں۔ دور زوال میں دین کے احیاء اور تمکن کی صورت جن جن شکلوں میں ہو گی وہ خلفائے راشدین کا فیض دینے، تعلق قائم کرانے کی ایک صورت ہو گی۔ بعد ازاں کچھ ایسے یاد پڑتا ہے کہ جیسے سیدنا امام حسنؓ سے کچھ فرمایا یہ کہ پھر مجھے ایک میدان میں لے جایا گیا۔ اس میدان میں ایک بہت بڑا الاؤ ہے، آگ جل رہی ہے، بڑے اکابر، تابعین، اولیائے کرام اپنی جگہ موجود ہیں۔ سیدنا امام حسنؓ اور غالباً سیدنا امام حسینؓ موجود ہیں۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہچان رہا ہوں اور باقی اولیائے کرام کا ہجوم ہے، آگ جل رہی ہے اور انہیں حکم ہوتا ہے کہ طاہر کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ جو آگ جل رہی ہے اور اس میں سے بار بار اس طرح گزارا جائے کہ آگ سے اس کا خوف دور ہو جائے۔

مجھے سیدنا امام حسنؓ میرے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں پکڑ لیتے ہیں، باقی اکابرین اور اولیائے کرام وہ بھی مجھے پکڑ لیتے ہیں اور اپنی ہمراہی میں میرے ساتھ وہ آگ میں داخل ہو جاتے ہیں اور مجھے بھی داخل کرتے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں ڈرنا نہیں ہے اس آگ سے اور حضورؐ پر درود پاک مسلسل پڑھتے جاتے ہیں۔ بار بار آگ میں داخل ہوتے ہیں اور دوسری طرف سے نکلتے ہیں اور درود پاک مسلسل پڑھتے ہیں۔ تین چار بار انہوں نے خود مجھے پکڑ کر آگ میں سے گزارا، تین چار بار گزرنے سے آگ کا خوف ختم ہو گیا۔ فرماتے ہیں ہم تو گزرتے ہی رہتے ہیں اب تم اکیلے گزرتے رہو، بس پھر وہ اپنے طور پر گزرتے ہیں اور میں پھر مسلسل خدا جانے کتنی بار درود پاک پڑھتا رہتا ہوں، گزرتا ہوں، نکلتا ہوں۔ آگ نہ نقصان دیتی ہے نہ جلاتی ہے بس پھر میں آگ سے گزرتا رہتا ہوں۔ پھر یہ خیال مجھے منتقل ہو جاتا ہے کہ پکڑ کر اس میں سے گزارنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے گزر گزر کے اس کا خوف دور ہو جائے۔ یہ وہ ابتدائی دور کی وہ بات میں نے بتائی۔

اب دوسرا خواب بیان کرتا ہوں۔

اس رات آقائے دو جہاںؐ نے کرم فرمایا، کرم تو غوث پاک بھی فرما سکتے تھے۔
جلسہ تو ان کا تھا مگر زیادہ دلجوئی کے لئے اوپر عرض کیا کہ میں جہاں بیٹھا ہوں اور مجھے اطلاع ملی ہے خیال ایسا گزرتا ہے کہ صوبہ سندھ کی طرف کراچی شہر ہے یا کراچی جیسا کوئی شہر ہے۔ سمندر کے کنارے یہ خیال گزر رہا ہے اس جگہ حضورؐ تشریف لائے ہوئے ہیں اور لوگ زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ یہ آج آپ کو وہ بات بتا رہا ہوں جس میں سے ایک چھوٹا سا جملہ بیان کیا تھا، طوفان مچ گیا تھا۔ وہ جملہ قومی ڈائجسٹ میں چھپا تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا جملہ اس حصے میں سے تھا۔ آج پوری بات بتا رہا ہوں۔ اطلاع ملتی ہے کہ حضورؐ اس کا تعلق براہِ راست ملکی حالات کے ساتھ آج کے ملکی حالات کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد آپ فیصلہ کریں کہ اب ہماری ذمہ داری کیا بنتی ہے۔ میں نے آپ سے کہا تھا، ابتداء میں اور پھر کہہ رہا ہوں اور مرتے دم تک کہوں گا کہ شریک سفر آپ ہوں یا نہ ہوں مگر میری مجبوری ہے میں چھوڑ نہیں سکتا۔ چھوڑ دوں تو میرا ایمان جاتا ہے۔ وہ کیوں جاتا ہے وہ بتلا رہا ہوں۔
اطلاع ملتی ہے کہ آقاؐ تشریف لائے ہوئے ہیں، لوگ زیارت کے لئے جا رہے ہیں، میں بھی پہنچ جاتا ہوں، دو کمرے ہیں ان میں سے ایک کمرے میں حضورؐ آرام فرما رہے ہیں، دروازہ تھوڑا سا کھلا ہے، کواڑ تھوڑے سے کھلے ہوئے ہیں، اتنے ان کواڑوں کا جو درمیانی فاصلہ ہے سامنے کھڑا ہوا کوئی شخص دیکھتا ہوں تو حضورؐ نظر آتے ہیں، زیارت ہوتی ہے۔ بس اتنا کھلا ہوا بہت سے لوگ مایوس کھڑے ہیں، بڑا ہجوم ہے آہستہ آہستہ لوگ واپس جا رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ گھر کیوں جا رہے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ حضورؐ کچھ ناراض ہیں، زیارت نہیں کروا رہے۔ لوگ واپس جا رہے ہیں۔ اچھا میں کھڑا رہتا ہوں یہ سن کر کہ کیا ماجرا ہے لوگ واپس جاتے رہے جاتے رہے حتیٰ کہ چند ایک لوگ رہ گئے اور آقاؐ باہر تشریف نہیں لائے۔ اتنے میں جو باقی اکا دکا کھڑے تھے وہ بھی چلے گئے۔ میں اکیلا رہ گیا۔ حضورؐ باہر تشریف نہیں لاتے، اب میں کھڑا ہوں اس کواڑ کے سامنے میں سے تک رہا ہوں حضورؐ کو۔ حضورؐ بستر پر دراز ہیں، لیٹے لیٹے حضورؐ میری طرف تکتے ہیں، مسکراپڑتے ہیں۔ آرزو آئی ہے دل

میں کہ حضورؐ کاش باہر تشریف لے آئیں۔ اتنے میں حضورؐ باہر تشریف لے آتے ہیں۔ سامنے سے گزر کر دوسرے کمرے میں تشریف لے جاتے ہیں، دوبارہ وضو فرماتے ہیں، وضو فرما کر واپس پھر اسی کمرے میں آجاتے ہیں۔ مجھے اندر بلا لیتے ہیں، صوفہ یا کرسی پڑا ہوا ہے حضورؐ اس پر تشریف فرمائیں، میں ان کے قدموں سے لپٹ کر زمین پر بیٹھ جاتا ہوں۔ آقاؐ گفتگو کا سلسلہ شروع فرماتے ہیں کہ طاہر میں اہل پاکستان کی دعوت پر دینی اداروں اور دینی جماعتوں اور علماء کی دعوت پر پاکستان آیا تھا مگر مجھے بلا کر دعوت دیکر انہوں نے میری میزبانی نہیں کی اور میں اب اہل پاکستان سے ناراض ہو کر واپس مدینہ جا رہا ہوں۔ ناراض ہو کر دکھی ہو کر۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بڑا دُکھ دیا ہے، دعوت پر بلایا، میزبانی نہیں کی۔ بڑی تفصیلات بیان کیں، کوئی اہتمام نہیں کیا، میزبانی نہیں کی، بڑا دُکھ پہنچایا اور میں نے دُکھی ہو کر فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان چھوڑ کر واپس جا رہا ہوں اس لئے میں لوگوں سے نہیں ملا۔

میں یہ بات سن کر حضورؐ کے قدموں میں گر جاتا ہوں، چمٹ جاتا ہوں، چومتا ہوں، چیختا ہوں، ہاتھ جوڑتا ہوں۔ عرض کرتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ فیصلہ واپس لیجئے۔ پاکستان چھوڑ کر نہ جائیے، نظر ثانی فرمائیے۔ آقاؐ فرماتے ہیں تمہیں معلوم نہیں طاہر! انہوں نے مجھے بڑا دُکھ دیا ہے، بار بار ایسا فرماتے ہیں مجھے۔ انہوں نے مجھے دعوت دی تھی میں ان کی دعوت پر آیا تھا کہ میری عزت نہیں کی۔ فرماتے ہیں بلا کر عزت نہیں کی اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پاکستان چھوڑ کر واپس چلا جاؤں۔ میں روتا جاتا ہوں، التجائیں کر رہا ہوں، رو رو کر آقا کرم کیجئے، چھوڑ کر واپس نہ جائیں۔ مجھے حکم فرمائیں کہ کیا کوئی صورت ہو سکتی ہے حضور آپ یہاں رہ جانے کی بار بار فرماتے ہیں نہیں میں واپس جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور میں روتا جاتا ہوں، قدم میں نے پکڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہوں حضورؐ نہیں جانے دیں گے۔ میرے رونے التجا کرنے کے بعد آقاؐ کی طبیعت مقدسہ میں کچھ پیار آتا ہے، شفقت آتی ہے، غصہ مبارک ذرا ٹھنڈا ہوتا ہے اور فرماتے ہیں طاہر! اگر مزید پاکستان میں مجھے ٹھہرانا چاہتے ہو تو

اس کی ایک شرط ہے تو وہ شرط پوری کرنے کا وعدہ کر لو، میں وعدہ کرتا ہوں حضورؐ فرمائیں تو سہی وہ شرط کیا ہے جو کچھ ہو سکا ہم کریں گے۔

آپ فرماتے ہیں طاہر اگر چاہتے ہو کہ میں پاکستان میں رک جاؤں تو شرط صرف یہ ہے کہ میرے میزبان تم بن جاؤ۔ میرے میزبان تم بن جاؤ۔ مولانا طاہر کا دھاڑیں مار کر رونا۔

پھر رکتا ہوں یہاں "مجھے انکار نہیں، بڑی سعادت ہے پر میں اس قابل کہاں ؟ میں تو بڑا کمزور اور ناتواں آدمی ہوں (مولانا طاہر القادری کا دھاڑیں مار کر رونا) حضورؐ میں میزبانی کیسے کر سکوں گا۔ (چیخیں مار کے مولانا قادری کا رونا) مجھ سے کیسے میزبانی ہو گی۔"

میں رو رو کے ہاتھ جوڑتا ہوں،۔ عرض کرتا ہوں، حضورؐ میں نے وعدہ کر لیا۔ "میں میزبان بنتا ہوں یوں حضور گا۔"

حضورؐ فرماتے ہیں تم نے وعدہ کیا تو میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ رک جاتا ہوں اور فرمایا کہ میں مزید 7 دن اپنا قیام پاکستان میں تمہارے کہنے سے کر لیتا ہوں، 7 دن مزید رہوں گا یہاں۔

اب میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ان 7 دنوں سے مراد وہ کتنی مدت ہے یہ تو وہی جانتے ہیں اس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں۔ بہر حال حضورؐ نے فرمایا سات دن میں رُکتا ہوں، تمہاری میزبانی میں میں نے کہا منظور ہے۔ حضورؐ پر یہ کیسے ہو گا سب کچھ فرمایا کہ تم عہد کر لو سب انتظام ہو جائے گا۔ پھر مجھ سے فرماتے ہیں کہ ایک بات اور وعدہ کر لو مجھ سے کہ میرے ٹھہرنے کا انتظام بھی تم نے کرنا ہو گا، میرے کھانے پینے کا انتظام بھی تمہارے سپرد ہو گا۔ پاکستان میں جہاں کہیں آؤں گا، جاؤں گا وہ ٹکٹ وہ انتظام اور جب واپس مدینہ جانا ہو گا تو مدینہ تک کا ٹکٹ بھی تم لے کر دو گے۔ سارا انتظام تمہارے سپرد ہو گا۔

میں نے عرض کیا حضورؐ یہ سارا انتظام ہو جائے گا، فرماتے ہیں کہ پھر میرا وعدہ ہے کہ میں 7 دن یہاں رک جاؤں گا۔

اس وقت مجھے آقاؐ نے فرمایا کہ تم منہاج القران بناؤ، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ

تمہارے ادارے میں آؤں گا۔

تقریر کی جو ویڈیو کیسٹ ادارہ "خبریں" کو بعض قارئین کی طرف سے بھجوائی گئی ہے وہ بلیک اینڈ وائیٹ میں ہے اور اس کی ریکارڈنگ کی کوالٹی کچھ زیادہ اچھی نہیں تاہم آواز صاف سنائی دیتی ہے۔ ادارہ "خبریں" میں یہ کیسٹ وی سی آر کے ذریعے دیکھی گئی اور اس میں یہ خبر تیار کی گئی۔ تاہم جتنے لوگ دیکھ رہے تھے انہوں نے طاہر القادری صاحب کی دماغی حالت پر شک و شبہ کا ظہار کیا اور اہل علم بالخصوص علماء حضرات سے اپیل کی کہ وہ اس شخص کی **تعلی** آمیز گفتگو کا سختی سے نوٹس لیں جو مسلمانوں کو سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے انسانی عقیدت اور محبت کے پاکیزہ جذبات کو ایکسپلائیٹ کر کے اپنی دکانداری سجانا چاہتا ہے۔

قادری صاحب کا خود ساختہ خواب

اور

اہل علم و فکر و نظر کی آراء

مذہبی سماجی اور سیاسی حلقوں کی جانب سے ڈاکٹر طاہر القادری کے خوابوں پر مبنی کیسٹ کے خلاف رد عمل کا سلسلہ جاری ہے اور مختلف رہنماؤں کی جانب سے مذمت کے بیانات آرہے ہیں۔ جماعت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا ریاض الرحمان یزدانی اور متحدہ دینی محاذ کے مرکزی رہنما مولانا عارف سلمان روپڑی نے کہا ہے کہ مولانا طاہر القادری کے بیانات توہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتے ہیں اور توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کرنے والا واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کو ان سوالات کے جواب دینے کے لئے نہ صرف اس دُنیا بلکہ آخرت میں بھی تیار رہنا چاہیے۔ انجمن طالبات اسلام کی سابق مرکزی ناظمہ رضوانہ لطیف نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری کے خواب

متنازعہ حقیقت اختیار کر چکے ہیں جس سے لوگوں میں سخت تشویش ہے، لہٰذا اگر درست صورتحال بیان نہ کی گئی تو طاہر القادری کے معتقدین نہ صرف ان سے متنفر ہو جائیں گے بلکہ اسلام سے بھی ہٹ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری ان بیانات کے بعد اپنا علمی مرتبہ کھو چکے ہیں۔ اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری رانا تنویر قاسم نے گذشتہ روز "فلسفہ شہادت کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب طاہر القادری پر مقدمہ درج کر کے اس کو قرآن و سنت کے فیصلے کے مطابق سرعام پھانسی دی جائے۔ تنظیم اسلام پاکستان کے مرکزی چیئرمین وسیم احمد گوہر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ احمد رضا خان بریلوی کی طرف سے گستاخی رسول ﷺ پر طاہر القادری کے خلاف کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ وسیم احمد گوہر نے عوام سے اپیل کی کہ طاہر القادری کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک سے وابستہ لوگوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر پارٹی سے اپنی وابستگی ختم کر کے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کریں۔ پیر نصرت بخاری نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اپنی کیسٹ میں جس دیدہ دلیری سے اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا ہے وہ قابل افسوس ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری اپنی حرکتوں سے شرمندہ ہو کر سچے دل سے اللہ سے معافی مانگیں ورنہ ان پر عذاب الٰہی نازل ہو گا۔ جمیعت اہل سنت شمالی لاہور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد احمد ممتاز، جمیعت اشاعت توحید و سنت لاہور کے امیر مولانا لطیف الرحمٰن، ناظم اعلیٰ مولانا قاضی محمد یونس انور، ملک جاوید اختر مولانا میاں عبد الرحمٰن، مولانا خلیل الرحمان حقانی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا سید حکیم، مولانا عزیز الرحمان قاسمی، مولانا عبد الجلیل فاروقی، مولانا سید احمد شاہ، قاری محمد عظیم خان، مولانا قاری محمد رفیق، پاکستان اسلامی تحریک کے صدر سید مقبول الرحمان اور جنرل سیکرٹری عبد الستار قادری نے کہا ہے کہ روزنامہ "خبریں" نے مذہبی و سیاسی رہنما مولوی طاہر القادری کی ویڈیو کیسٹوں سے لغو گوئی پر مبنی خواب اور کذب مبنی تصورات کے بارے میں عوام کو آگاہ کر کے انتہائی جرأت و بے باکی کا

مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی طاہر القادری کے عزائم سے اس امر کا خدشہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنحضرتؐ کی توہین کے بعد اب اپنے لئے کہیں امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہ کر دے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی طاہر القادری نے کذب گوئی میں اتنا تجاوز کیا ہے کہ اب کسی قسم کی تاویل کی گنجائش باقی نہیں۔ انجمن نوجوانان اسلام کے ضلعی سرپرست اعلیٰ و جمیعت علماء پاکستان پنجاب شوریٰ کے ممبر مولانا محمد اشرف قادری نے کہا کہ طاہر القادری نے پہلے آئمہ کرام و مجتہدین کرام کو اپنا مد مقابل دیت کے مسلہ پر توہین کی، اس موقع پر علماء حقہ نے اس کی خوب خبر لی۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آئندہ طاہر القادری ایسی حرکت نہیں کریں گے لیکن اب روزنامہ میں چھپنے والے طاہر القادری کے اقتباسات پڑھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اپنے آپ کو مفکر و مفسر کہلوانے والے نے جس دیدہ دلیری کے ساتھ توہین مصطفیٰ ﷺ کا مرتکب ہوا ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ طاہر القادری ایمان کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادری صاحب اپنی ایسی کیسٹ کو ضائع کریں اور اعلانیہ توبہ کریں۔ ایک بات میں یہ عرض کر دوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو الہامات ہوتے تھے، قادری صاحب کو خواب آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قادری صاحب مرزا صاحب کی اتباع کر رہے ہیں۔ جماعت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا ریاض الرحمان یزدانی نے روزنامہ "خبریں" کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "خبریں" نے طاہر القادری کا پول کھول کر امت مسلمہ کو طاہر القادری کے مکروہ عزائم سے آگاہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری خوابوں کا شہزادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری گستاخ رسول ﷺ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کا دماغ ماؤف ہو چکا ہے۔ علماء کا بورڈ بنا کر طاہر القادری کو گستاخی رسول ﷺ کرنے پر کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ پاکستان سنی فورس کے مرکزی سالار حافظ رفاقت علی چٹھہ نے ایک بیان میں پاکستانی رشدی طاہر القادری کی طرف سے خوابوں کے نام پر حضورؐ کے بارے میں گستاخانہ کیسٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سرکار دو عالم کے گستاخوں اور بے ادبوں کی کوئی کمی نہ تھی

جو طاہر القادری کی صورت میں ایک اور دریدہ دہن اور گستاخ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت کی رو سے حضورؐ کا گستاخ کسی بھی طرح درگزر اور معافی کا حقدار نہیں ہے اس لئے حکومت کو چاہیے کہ شان رسالت میں گستاخی کے جرم میں طاہر القادری کو سزائے موت دے۔ طاہر القادری پاکستان کے رأس پوٹین ہیں جو اپنے خود ساختہ اور جعلی دعوؤں سے پاکستانی قوم اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتا ہے۔ اس کے جھوٹے اور شہرت پسند ہونے پر لاہور ہائیکورٹ فیصلہ دے چکی ہے۔ ان خیالات کا اظہار سپاہ صحابہ پاکستان کے چیئرمین اور نامور خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے "خبریں" سے ایک ملاقات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اپنی طرف سے کوئی بات نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر دی جائے۔ اسلامی تاریخ میں مسیلمہ کذاب کے بعد طاہر القادری نے سب سے زیادہ امت مسلمہ میں گمراہی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ طاہر القادری کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے سزائے موت دے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ بریلوی علماء کو وضاحت کرنی چاہیے کہ کیا طاہر القادری کے عقائد ان کے عقائد ہیں اگر نہیں تو پھر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کریں۔ شان رسالت ﷺ کے بارے میں گستاخانہ کلمات کہنے پر ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری کو سر عام کوڑے مارے جائیں تاکہ آئندہ کوئی بھی شخص اس قسم کی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔ ان خیالات کا اظہار صاحبزادہ پیر محمد افضل لیاز سجادہ نشین آستانہ عالیہ میانی شریف نے ایک بیان میں کیا ہے۔ مدرسہ انوار العلوم کے مہتمم مفتی غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری صرف سستی اور جھوٹی شہرت حاصل کرنے کی خاطر جاہلانہ باتیں کر رہے ہیں اور اسلام کو متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ شروع سے ہی شہرت حاصل کرنے کے چکروں میں رہے۔ جنرل مرچنٹس ایسوسی ایشن کا احتجاجی اجلاس ذین العابدین کی صدارت میں ہوا جس سے شیخ محمد یونس کونسلرز، حاجی عبد الکریم، ممتاز قریشی، خادم حسین، بلال انصاری، عبد الشکور، زاہد محمود اور اسلم ملک نے خطاب کیا۔ مقررین نے

کہا کہ پروفیسر طاہر القادری جب تک نواز شریف کی مسجد میں امام تھے اس وقت تک عقلمندی کی باتیں کرتے تھے مگر اب وہ بے وقوفوں اور پاگلوں کی سی باتیں کر رہے ہیں۔

شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار

پاکستان عوامی تحریک کے سینئر نائب صدر مولانا احمد علی قصوری نے کہا ہے کہ روزنامہ "خبریں" میں مولانا طاہر القادری کے حوالے سے چھپنے والی باتیں حقائق کے برعکس ہیں اور ان باتوں میں جس کیسٹ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ 1990ء سے بہت پہلے کی ہے اس وقت پاکستان عوامی تحریک کا موجودہ عوامی پروگرام منظر عام پر نہیں آیا تھا جبکہ اس کیسٹ میں بہت سی باتیں بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک دینی سیاسی جماعت ہونے کے ناطے سے پاکستان عوامی تحریک صحافتی حلقوں سے محاذ آرائی نہیں چاہتی تاہم ہم اخبارات کو مولانا طاہر القادری کے بیانات، ارشادات اور فرمودات کے حوالے سے تفصیلی ویڈیو کیسٹ بھجوا رہے ہیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور علامہ طاہر القادری کی سحر انگیز شخصیت سے جہاں ہزاروں اور لاکھوں عوام متاثر ہیں وہاں چند شر پسند عناصر انہیں بدنام کرنے کے لئے ایسا مواد اخبارات کو ارسال کرتے رہتے ہیں جس سے ان کی کردار کشی کا پہلو نکل سکے۔ (5-7-1993 خبریں)

روحانی کینسر کا مریض

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ پروفیسر طاہر القادری کی اس کیسٹ کے بارے میں جس میں انہوں نے اپنے مختلف خوابوں کا ذکر کیا ہے مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے خبریں سے ضروری بات چیت کرتے ہوئے پروفیسر طاہر القادری کے اس عمل کی شدید مذمت کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پروفیسر طاہر القادری کی ان من گھڑت خوابوں والی کیسٹ پر پابندی عائد کرے اور شرعی قوانین کے

تحت پروفیسر طاہر القادری کی اس توہین آمیز گفتگو کی تحقیقات کے لئے شرعی عدالت کے ججوں پر مشتمل ایک خصوصی بنچ تشکیل دیا جائے جو پروفیسر طاہر القادری کی اسلام کے متعلق توہین آمیز باتوں کی تحقیقات کرے۔ متحدہ جمعیت اہلحدیث کے رابطہ سیکرٹری سیف اللہ قصوری نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری کی تمام سیاست جھوٹ، منافقت اور اپنے قریبی ساتھیوں کو دھوکہ دے کر اپنی سیاسی و مذہبی دکانداری چمکانے پر قائم ہے۔ پروفیسر طاہر القادری کے نظریات اسلامی نہیں بلکہ لادینی قوتوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں اور انہوں نے مختلف لوگوں سے خدا اور رسولؐ کے نام پر دولت اکٹھی کر کے اپنے آپ کو مذہبی سکالر بنایا۔ انہوں نے اپنی خوابوں کے بارے میں جو کیسٹ جاری کی ہے اس میں صاف طور پر وہ اللہ کے نبیؐ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنما قاضی کاشف نیاز نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری نے اپنی تمام سیاسی و مذہبی سرگرمیاں خوابوں پر ہی قائم کر رکھی ہیں۔ ان کو بچپن سے ایسے خواب دیکھنے کی عادت ہے۔ اب جبکہ خبریں نے عوام کو پروفیسر طاہر القادری کی منافقانہ مذہبی سیاست کے بارے میں آگاہ کیا ہے تو وہ بوکھلاہٹ میں الٹے سیدھے بیان جاری کر رہے ہیں۔ جے یو پی کے رہنما قاری عبد الحمید قادری نے کہا کہ یہ پوری امت مسلمہ کے لئے افسوس کا مقام ہے کہ ایک مسلمان جو اپنے آپ کو مذہبی سکالر بھی کہلواتا ہے وہ ایسی بچگانہ حرکتیں اور باتیں کرے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ یہ سب کچھ کسی لادینی قوت کے اشارے پر دین اسلام کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ آفتاب احمد ایڈووکیٹ نے کہا کہ "خبریں" نے پروفیسر طاہر القادری کی نام نہاد مذہبی سیاست پر سے پردہ اٹھا کر پوری امت مسلمہ پر احسان کیا ہے اور اب یہ مسلمانوں کا کام ہے کہ وہ پروفیسر طاہر القادری جیسے اسلام دُشمن لوگوں کے خلاف متحد ہو کر کاروائی کرے۔ سماجی رہنما ملک عابد نے کہا کہ طاہر القادری نے اپنی خوابوں والی کیسٹ میں جو کچھ کہا ہے اس کے بعد مسلمانوں کو کسی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور سلمان رشدی کی ضرورت نہیں اور اگر حکومت نے فوری طور پر پروفیسر طاہر القادری کے خلاف ایکشن نہ لیا تو عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ وہ بھی طاہر

القادری کی اسلام دُشمنی میں برابر کے شریک ہیں۔ مدیر مجلتہ الدعوۃ مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ "خبریں" نے پروفیسر طاہر القادری کی رنگ برنگی مذہبی چالاکیاں اور کذب بیانیاں شائع کر کے عالم اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کبھی سیاست میں آنے کی نفی کیا کرتے تھے مگر اچانک ہی انہوں نے اعلان فرمایا کہ حضورؐ نے ایک بشارت میں ان کو اجازت فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری غیر ملکی اشاروں پر پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ طاہر القادری نے ایک مرتبہ ٹیلی ویژن پر آخری پارے کی صورت "ضحیٰ" کا درس دیتے ہوئے ساتویں آیت کا ترجمہ قطعاً غلط کر دیا تھا۔ شمالی لاہور میں معروف سماجی رہنما حاجی عابد نے کہا کہ ہماری دُعا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری خوابوں کی دُنیا چھوڑ کر پوری طرح جاگ جائیں۔ قرآن وحدیث کی ان کو توفیق مل جائے تو شاید ان کا ذہن ظاہر ہو جائے اگر ایسا نہیں ہوتا تو محبان رسول کا فرض ہے کہ وہ ان کے علاج کا بندوبست کریں کیونکہ یہ روحانی کینسر میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ممتاز عالم دین اور جے یو پی کے رہنما مولانا شمس الزمان قادری نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری کو اب خود ہی سوچ لینا چاہیے کہ انہوں نے اپنی سیاست چمکانے کے لئے نبی کریم کا نام جس طرح اپنے خوابوں کے ذریعے استعمال کیا ہے اب ان کو خود ہی یا تو قوم سے معافی مانگ لینی چاہیے یا پھر اللہ کی طرف سے سزا کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔ ممتاز عالم دین تنظیم مشائخ پاکستان کے صدر صاحبزادہ فیض القادری نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے خواب من گھڑت ہیں، ان کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ساری قوم میں علماء کرام۔ اولیاء کرام اور قابل احترام مشائخ اور حضورؐ کے دیوانے موجود ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ ایک طاہر القادری کے لئے نبی کریمؐ اپنی امت کی ان محبوب ہستیوں سے بھی ناراض ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ تعجب کی بات ہے کہ اولیاء امت ان کا کھائیں، ان کے محتاج ہوں اور وہ بے مثل نبیؐ اور آقائے کائناتؐ طاہر القادری کے کرایہ کے محتاج ہوں، طاہر القادری گمراہ ہو چکے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اللہ سے توبہ کریں اور پوری امت مسلمہ کے مذہبی جذبات کو

ٹھیس پہنچانے کے جرم کی معافی مانگیں۔ قانون دان رشید مرتضیٰ قریشی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں ڈاکٹر طاہر القادری نفسیاتی مریض بن چکے ہیں اور جس طرح وہ نفسیاتی مریضوں والی باتیں کر رہے ہیں۔ پروفیسر طاہر القادری کو مرزا غلام احمد قادیانی والی بیماری لگ چکی ہے۔ طاہر القادری ہو یا کوئی اور عالم دین اگر وہ گستاخی رسول کا مرتکب ہے تو کسی طرح بھی قابل معافی نہیں۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد الفلاح اچھرہ کے خطیب مولانا محمد اقبال فریدی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ مسلم لیگ علماء ونگ فیصل آباد کے جنرل سیکرٹری پیر ابراہیم نے کہا کہ طاہر القادری نے اپنی سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے نبی کریم کا سہارا لینے کی مذموم کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری نے پوری دُنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

کیا ڈاکٹر قادری یہودی کے ایجنٹ ہیں؟

پیر فضل حق نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ادارہ منہاج القرآن نے خبریں پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ایک کروڑ روپیہ مانگا ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ادارہ منہاج القرآن نے خبریں کو کیسٹ شائع نہ کرنے پر ایک کروڑ روپیہ کی آفر کی تھی جو کہ ضیا شاہد نے رد کر کے صحافتی سچائی کا حق ادا کر دیا اور ضیا شاہد نے عاشقان مصطفیٰ کو صحیح راہ دکھا کر صحافت کا سربلند کیا ہے۔ پیر فضل حق نے کہا ہے کہ سرکار دو عالمؐ خواب میں بھی محتاجی کی باتیں نہیں کرتے، وہ تو عطا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری نے سات برس کی عمر میں خواب دیکھا حالانکہ اس عمر میں بچہ نابالغ ہوتا ہے اور اس عمر میں بچے کے خواب میں حضورؐ آ ہی نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا اس مسئلے پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا بورڈ بنایا جائے جس کی سربراہی مولانا عبدالقادر آزاد کریں اور فیصلہ کریں کہ آیا طاہر القادری یہودیوں کے ایجنٹ تو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں وکلاء سے مشورہ کر رہا ہوں کہ شرعی عدالت میں اس کے خلاف توہین رسالت کے تحت کیس کیا جائے۔ پیر فضل حق نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل

سپریم کورٹ نے ختم نبوتؐ کے بارے میں فیصلہ دیا تھا لیکن اس نے مرزائیوں کے حق میں ایک نئی دلیل پیدا کر کے شان رسالت میں گستاخی کی ہے۔ پیر فضل حق نے کہا کہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ حضورؐ تمام پاکستان سے ناراض ہیں لہذا اس کا مطلب ہے کہ پاکستان میں موجود اولیاء اللہ جن میں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بری امام رحمۃ اللہ علیہ شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء شامل ہیں۔ نعوذ باللہ سب سے حضورؐ ناراض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مشائخ اور علماء حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ اس ناپاک آدمی کے خلاف بھرپور قوت کا مظاہرہ کیا جائے۔

گھر کی گواہی

سجادہ نشین آکووال گوجرہ (فیصل آباد) صاحبزادہ سید محمد مرغوب علی شاہ مرغوب نے پروفیسر طاہر القادری کے من گھڑت اور مضحکہ خیز خوابوں کو کذب بیانی قرار دیتے ہوئے انہیں مقابلہ اور مباہلہ کا چیلنج کر دیا ہے۔ یہاں جاری کردہ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ شیطان کبھی نبی اکرم ﷺ کی شکل میں ظاہر نہیں ہو سکتا اور نبی ﷺ خواب میں بھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ جو نبی معظم عرش معلیٰ پر بغیر کسی مادی وسائل کے ہو آئے وہ پاکستان سے مدینہ منورہ تک سفر کے لئے طاہر القادری کے محتاج کیوں ہوں گے؟ اور وہ نبی مدینہ منورہ سے پاکستان کسی سے ٹکٹ لیکر کیوں آئینگے؟ اگر نبی معظم نے سات آٹھ برس کی عمر میں طاہر القادری کو زانو پر بٹھا کر امامین حضرات حسنؓ و حسینؓ اور حضرت اویس قرنی کو حکم دیا ہوتا کہ طاہر القادری کو آگ میں سے گزارو تاکہ اس کا خوف دور ہو تو وہ ڈر اور خوف کے مارے ہر وقت اپنے ہمراہ کلاشنکوف کے لئے نہ پھرتے لہذا یہ بات کذب بیانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جس نسبت سے مولوی طاہر اپنے نام کے ساتھ القادری لکھتا ہے کیا حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی نے کبھی اسلحہ یا تلوار کے پہرہ میں تبلیغ فرمائی تھی، کیا طاہر القادری حضرت غوث پاک سے بھی زیادہ (معاذ اللہ) حق بیان کرتا ہے حالانکہ حضرت غوث اعظم

اپنے وقت کے بد ترین دُشمنوں میں ہمہ وقت گھرے رہے۔ طاہر القادری تو نماز جمعہ بھی خوف کے مارے کلاشنکوف کے سائے میں پڑھتا ہے۔ جس مسلمان کو زندگی میں صرف ایک بار بھی نبی کریم ﷺ کی ظاہری باطنی یا خواب میں زیارت نصیب ہو جائے وہ اپنی کمر کے پیچھے کبھی بھی درود شریف پڑھا جانا برداشت نہیں کر سکتا جبکہ انہوں نے آزمانے کے لئے 31 جنوری 1992ء بروز جمعہ خطبہ کے بعد طاہر القادری کے پیچھے بیٹھ کر درود شریف پڑھا تھا لیکن طاہر القادری کو محسوس تک نہیں ہوا جس سے یہ ثابت ہوا کہ طاہر القادری باطن سے بالکل کورا ہے۔ جو شخص مسجد میں خطبہ اور تقریروں کی وی سی آر فلمیں بنوائے اس کی نبی ﷺ کے ساتھ کس حد تک وابستگی ہو سکتی ہے؟ جبکہ نبی معظم ﷺ نے تصویر کو حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ فرمایا ہے کہ جہاں کسی جاندار کی تصویر ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ جس مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی شفقت اور زیارت نصیب ہو جائے وہ دُنیاوی مال و دولت کے پیچھے بھاگتا ہے نہ کبھی عیش و آسائش کی جانب راغب ہوتا ہے۔ انہوں نے مولوی طاہر القادری کے گمراہ کن اور مضحکہ خیز خوابوں کو دروغ گوئی قرار دیتے ہوئے انہیں مقابلے کا چیلنج کیا اور انہیں دعوت دی کہ وہ ان کے ساتھ حبیب پلازہ کراچی یا مینار پاکستان کے اوپر سے چھلانگ لگانے پہنچ جائیں جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہو گا وہ واصل جہنم ہو گا اور اگر وہ ان سے مباہلہ کرنا چاہیں تو وقت اور تاریخ خود مقرر کر کے دربار حضرت داتا گنج بخش آجائیں جہاں حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔

خدا اور ضمیر

مولانا طاہر القادری کے خوابوں کی اشاعت پر ردعمل کے طور پر ترجمان تحریک منہاج القرآن اور علامہ احمد علی قصوری کا بیان پڑھ کر بے حد دُکھ اور افسوس ہوا۔ مولانا کے ایک سابق ساتھی جنہوں نے اپنا نام خفیہ رکھنے کی خواہش کی ہے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ان میں خوف خدا اور ضمیر نام کی کوئی شے نہیں ہے۔ وڈیو کیسٹس میں نے صاف آواز کے ساتھ

تین بار سنے اور دیکھے ہیں۔ ادارہ "خبریں" نے جو کچھ شائع کیا ہے اس کا شہ سرخی سے لیکر پورے متن کا ایک ایک لفظ درست ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔ ادارہ منہاج القرآن کا کوئی ایک فرد بھی "خبریں" کی شائع کردہ رپورٹ کے ایک لفظ کی صداقت کو نہیں جھٹلا سکتا۔ یہ کیسٹ 25 جنوری 89ء کو طاہر القادری نے روحانی شخصیت بن کر اپنے پیروکاروں کی اندھی عقیدت حاصل کر کے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی خاطر ضلعی صدور اور ناظمین کے اجتماع میں باقاعدہ منصوبے کے تحت تیار کروائی کیونکہ وہ 25 مئی 89ء کو سیاسی میدان میں قدم رکھنے والے تھے۔ طاہر القادری نے اس بات کو سچا ثابت کر دکھایا کہ وہ واقعی خوابوں کے سہارے سیاست میں آئے ہیں اور سائنسی سوچ سے بالکل عاری ہیں۔

طاہر القادری کی گستاخی پیغمبر ﷺ

پروفیسر طاہر القادری نے اپنی کیسٹ میں رسول پاک ﷺ کی زیارت کے بارے میں جن خوابوں کا ذکر کیا ہے وہ من گھڑت ہیں اور پروفیسر طاہر القادری کا یہ عمل قابل مذمت ہے اور جس طرح انہوں نے اپنے خوابوں کا ذکر کیا ہے وہ توہین رسالت اور انکار توحید کے بھی مرتکب ہوئے ہیں جو اسلام کے علاوہ ہمارے ملکی نظام کا بھی ایک قابل دست اندازی جرم ہے۔ حکومت خود فوری طور پر مولانا کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔ انوار اختر نے کہا کہ خواب کی شرعی حیثیت مختلف اسناد سے ثابت ہے۔ لوگوں کے دلوں میں علامہ کے متعلق شکوک و شبہات شائد اس لئے پیدا ہو گئے ہیں کہ انہوں نے خود اپنی زبان سے یہ انکشاف کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ علامہ شائد خود نمائی چاہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔ ایک عام مسلمان چہ جائیکہ ایک بہت بڑا عالم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ صرف خود نمائی کے لئے ایسا کام کرے یا بات کہے کہ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جائے۔ تنظیم اسلام پاکستان کے چیئرمین وسیم احمد گوہر نے کہا ہے کہ طاہر القادری نے اپنی تقریروں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ اپنی نسبت ظاہر کرنے کی جو ناکام کوشش کی ہے اس پر پورے عالم اسلام میں طاہر

القادری کے خلاف نفرت کا ایک طوفان برپا ہو گیا ہے۔ گذشتہ روز "خبریں" میں طاہر
القادری کی تقریروں پر شائع ہونے والی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے وسیم احمد گوہر نے کہا کہ
طاہر القادری نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے وہ تاریخ ساز جرم کیا ہے جس پر آنے
والی نسلیں بھی اسے معاف نہیں کریں گیں۔ دریں اثناء مولانا طاہر القادری کے سابقہ
ساتھی جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی ہے، نے ایک پریس ریلیز میں علماء
سے اپیل کی ہے کہ وہ حضور ﷺ کی طرف من گھڑت باتیں منسوب کر کے سیاسی مقاصد
حاصل کرنے کی کوشش پر وفاقی شرعی عدالت میں رٹ دائر کریں۔ انہوں نے سوال کیا کہ
جس شخص کی ذہنی حالت کے بارے میں ہائیکورٹ فیصلہ دے چکی ہو کیا ایسا شخص کسی اسلامی
تحریک کی قیادت کا اہل ہو سکتا ہے۔ جمیعت علمائے اسلام پنجاب کے نائب امیر مولانا نعیم
اللہ فاروقی نقشبندی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عالم اسلام کے طاہر القادری کے خواب سے
جذبات مجروح ہوئے ہیں اور یہ خواب کفریہ ہے۔ طاہر القادری نئے سرے سے کلمہ
پڑھیں۔ ایسے طرز عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جو فتنے کا سبب بنے۔ جب تمام پاکستانیوں سے
حضور ﷺ ناراض ہیں اور صرف طاہر القادری سے خوش ہیں تو پھر ایسے پاکستانیوں سے طاہر
القادری چندے کیوں وصول کرتے ہیں، ان کی دعوتوں میں کیوں جاتے ہیں، ان کے اجلاس
میں کیوں جاتے ہیں اور ان سے تعلقات کیوں رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے
بڑا بننے کے شوق میں حضور ﷺ کی عزت وناموس بھی داؤ پر لگا دی اور خوابوں کا ڈرامہ رچایا۔
انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کے مذکورہ خواب کا ایک ایک جملہ قابل گرفت ہے۔ انہیں
قانون اور آئین کی روشنی میں توہین رسالت پر قرار واقعی سزا ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا آج
جمیعت کی صوبائی مجلس شوریٰ میں طاہر القادری کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج
کرانے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید فاؤنڈیشن کے چیئر مین
اور اہلحدیث یوتھ فورس کے مرکزی نائب صدر مولانا محمد نعیم بادشاہ نے طاہر القادری کے
اس وڈیو کیسٹ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کا یہ بیان اور خواب

سراسر جھوٹا اور بہتان عظیم ہے اور جو شخص حضور ﷺ کی ذات محترم کے حوالے سے غلط بات منسوب کرے وہ لعنتی، جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور 5 جولائی 1993ء)

*****

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری کے خوابوں پر مبنی کیسٹ میں کیئے گئے دعوؤں کے خلاف مذہبی، سماجی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے شدید رد عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان حلقوں نے طاہر القادری کو مرتد قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف شان رسالت میں گستاخی کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔ خبر نامہ "سنی اتحاد" کے چیف ایڈیٹر محمود الرشید حدوٹی نے کہا کہ روزنامہ "خبریں" نے سینکڑوں، رشدیوں کے بھیانک چہروں سے نقاب اتار دیئے اور اب طاہر القادری کے خلاف جو مجاہدانہ کردار ادا کیا اس پر ضیا شاہد مبارکباد کے مستحق ہیں انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے حضور اکرم ﷺ کی طرف خواب منسوب کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی، اور لاکھوں روپے بٹور لئے۔ محمود الرشید حدوٹیؒ نے کہا کہ طاہر القادری اگر اپنے قول و قرار میں سچے ہیں تو پھر مباہلہ کیلئے تیار ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی بنیاد بھی بشارتوں پر رکھی گئی اور طاہر القادری کی منہاج القرآن، عوامی تحریک بھی بشارت سے ٹپکی۔ انہوں نے کہا کہ قائد سپاہِ صحابہؓ نے طاہر القادری کے خلاف ایکشن کے لئے کمیٹی قائم کر دی ہے، جو چند دن میں اپنا حتمی فیصلہ سنائے گی۔ ادارہ منہاج القرآن کے ایک سابق عہدیدار جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی ہے، کہا ہے کہ میرے علم کے مطابق نبی کے خواب کے علاوہ کسی کے خواب بھی حجت نہیں ہوتے۔ اگر خواب حجت نہیں ہیں تو ان کے بیان کرنے کا مقصد کیا ہے۔ طاہر القادری خواب بیان کر کے کون سے مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے اور اپنے پیروکاروں کو کیا باور کرانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن بنانے سے متعلق حکم حضور ﷺ کی طرف غلط منسوب کیا گیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق رکن صاحبزادہ سید پیر سعید احمد گجراتی نے کہا ہے کہ طاہر القادری کے خواب داری پر فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم انہوں نے جماعت اسلامی پاکستان کے ترجمان کے اس بیان کی کہ خواب الٹے سیدھے آتے رہتے ہیں اس پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تائید کی کہ طاہر القادری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کبھی الٹا سیدھا خواب آجائے تو اس کی تشہیر نہ کی جائے۔ سعید احمد نے کہا کہ علامہ طاہر القادری کو کسی ماہر نفسیات سے چیک اپ کرانا چاہیے۔ خان پور سے ڈسٹرکٹ رپورٹر کی اطلاع کے مطابق اہل حدیث یوتھ فورس خانیوال کے رہنماؤں ملک محمد رمضان، چودھری عامر بشیر خاور اور چودھری اعجاز احمد نے طاہر القادری کی خرافات پر مبنی کیسٹ کی پر زور مذمت کی ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ اگر مذکورہ نام نہاد علامہ کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے سزا نہیں دی جاتی تو پھر مسلمانان عالم سلمان رشدی اور دیگر گستاخانِ رسول کے خلاف احتجاج کا جواز کھو بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کے دماغی معائنے کے مشورے اسے تحفظ فراہم کرنے کی کوشش ہیں۔ اس کا دماغی معائنہ کرانے کی بجائے عبرت ناک سزا دی جائے۔ گوجرانوالہ بیورو کے مطابق انجمن طلبہ اسلام گوجرانوالہ شہر کے جنرل سیکرٹری محمد اقبال بجرانے اپنے ایک بیان میں کہا کہ طاہر القادری نے حضورؐ سے مسلمانوں کی عقیدت کے نام پر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے کی کوشش کی ہے۔ طاہر القادری مسلمان نہیں بلکہ بہت بڑا مرتد ہے جو مسلمانوں کی غیرت ایمانی سے کھیل رہا ہے۔ محمد اقبال بجرانے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ طاہر القادری کو توہین رسالت کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے اور پھانسی دی جائے۔ شیخوپورہ ڈسٹرکٹ رپورٹر کے مطابق اہلحدیث یوتھ فورس اور اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن شیخوپورہ کے رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں ادارہ منہاج القرآن کی طرف سے جاری کی گئی ویڈیو کیسٹ کی، جس میں طاہر القادری نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے، پر زور الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کی تقریر کے حوالے سے علماء کا پینل بٹھایا جائے جو اپنا فیصلہ سنائے۔

قلندر ہرچہ گوید، دیدہ گوید

مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے اپنی شہادت سے ایک ہفتہ قبل فروری 1990ء میں کہروڑپکا میں تقریر کرتے ہوئے مولانا طاہر القادری کے بارے میں کہا تھا کہ وہ باغیوں کے ایجنٹ اور نواز شریف کے نمک حرام مُلّا ہیں۔ انہوں نے کہا ان کے تمام بیانات قومی دشمنی کے مترادف ہیں اور وہ پیسے کے بل بوتے پر بولتے ہیں اور مصطفویؐ انقلاب کا جھوٹا نعرہ لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا بعض لوگ "برائے نام" مسلمان ہوتے ہیں لیکن یہ تو برائے نام بھی مسلمان نہیں۔ انہوں نے اپنی کیسٹ میں جو یہ کہا ہے کہ رسول کریمؐ نے مجھ سے روٹی، کرایہ اور رہائش مانگی ہے یہ سراسر جھوٹ ہے اور یہ کہ رسول پاکؐ دینی مدارس کے علماء کی دعوت پر پاکستان آئے اور پاکستان بھر میں ان کی میزبانی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ ان کے اس جملے کا مطلب نعوذباللہ پورا ملک کفر کا مرتکب ہوا ہے جس نے رسول پاکؐ کی میزبانی نہیں کی۔ مولانا جھنگوی نے کہا کہ نبوت کی زبان سے کبھی کوئی خلاف واقع جملہ نہیں نکلا اور یہ کہ رسول پاکؐ ناراض ہو کر جانے لگے۔ میں نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ حضورؐ نہ رکے پھر ایک شرط پر رکے کہ میں ان کی میزبانی کروں۔ اس بارے میں انہوں نے کہا یہاں یہ باغی ملا نعوذ باللہ حضورؐ کا دوغلا پن بیان کرتا ہے اور دور نبوت میں جب کافر حضورؐ پر پتھر برسا رہا تھا حضورؐ نے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی تو یہ آج دعویٰ کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھ سے روٹی، رہائش اور کرایہ مانگا ہے۔ ان کی یہ باتیں قومی دشمنی اور قوم کو برباد کرنے کی سازش ہے لہٰذا یہ قوم کے نام پر دھبہ ہے۔ انہوں نے کہا اس قسم کے لوگوں کو قطعاً معاف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ منافق ہیں۔

مرزاغلام احمد کا تازہ ایڈیشن

وفاقی شرعی عدالت کے مشیر الشاہ مفتی غلام سرور قادری نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری اپنی جاہلانہ باتوں سے عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ سستی شہرت اور لیڈری کے چکر میں دین اسلام کو بھی متنازعہ بنانے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں اور ان کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کے لئے حکمرانوں کا سہارا لیتے ہیں۔ مفتی غلام سرور قادری نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا پروفیسر طاہر القادری نے شروع میں میاں نواز شریف کا سہارا لے کر شہرت حاصل کی اور انکو اس وقت خوابوں میں بھی میاں محمد شریف اور میاں نواز شریف نظر آتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب شہرت کے لئے انہوں نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہیں تو اس گھرانے کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہ آئے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ طاہر القادری دین اسلام سے بے بہرہ ہیں۔ وہ نہ تو آج تک قرآن کو سمجھ سکے اور نہ انہیں دین اسلام کے بنیادی اصولوں سے واقفیت ہے۔ انہوں نے کہا پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کو اپنے قاتلانہ حملوں کی تشہیر کرنے کا پرانا شوق ہے۔ کبھی تو یہ لاہور میں اپنے اوپر قاتلانہ حملہ کرواتے ہیں اور کبھی جنوبی افریقہ کی من گھڑت کہانی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے منہاج القرآن کے متعلق حضور اکرمؐ کی ذات اقدس کی طرف سے ایک بشارت منسوب کرنے کا مقصد سادہ لوح عوام کے دل میں منہاج القرآن کے لئے ایک خاص عقیدت واحترام پیدا کرنا تھا تاکہ سادہ لوح عوام معتقد ہو کر اس کو زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔ انہوں نے کہا ادارہ منہاج القرآن دراصل قرآن کا نہیں جہالت کا منہاج ہے۔ انہوں نے کہا طاہر القادری روز قیامت اپنے گناہوں کے حساب کے لئے تیار رہیں۔ انہوں نے کہا پروفیسر طاہر القادری نے اپنے خوابوں پر مشتمل جو کیسٹ جاری کی ہے اس میں تمام باتیں من گھڑت اور جھوٹی ہیں۔ اس طرح کی بچگانہ باتوں نے عوام کے سامنے ان کی شخصیت کا اصلی روپ ظاہر کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا طاہر القادری نے اپنے خوابوں کے ذریعے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضورؐ ان کو صحابہ کرامؓ کے برابر سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا طاہر القادری مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح چالیں چلتے ہیں اور مسلمان ہو کر وہ ایسی سازشیں کر رہے ہیں جو شاید اسلام کے دشمن بھی نہ کر سکیں۔

کیسٹ بالکل اصلی ہے

روزنامہ خبریں کے لبرٹی فورم ہال میں بدھ کے روز شہر کے ممتاز دینی و سیاسی اکابرین کو مولانا طاہر القادری کے خوابوں کی وڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ جن میں مولانا طاہر القادری نے سرور کائنات آنحضورﷺ کے ساتھ اپنی مبینہ ملاقاتوں کا حال بیان کیا ہے۔ تمام حاضرین محفل حتیٰ کہ خود پاکستان عوامی تحریک کے سینئر وائس چیئرمین اور مولانا طاہر القادری کے دست راست مولانا احمد علی قصوری نے تسلیم کیا کہ یہ کیسٹ اصلی ہے، اسے جعلی نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسی کیسٹ میں بیان کردہ تمام باتوں کو مولانا طاہر القادری کی باتیں تسلیم کرتے ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک اور ادارہ منہاج القرآن کے عہدیداروں نے دعویٰ کیا تھا کہ روزنامہ خبریں نے نبی کریمؐ کے ساتھ خواب میں ملاقاتوں کے بارے میں مولانا طاہر القادری کی جس کیسٹ کی تفصیلات شائع کی ہیں، وہ جعلی ہے۔ اس دعویٰ کے سلسلہ میں متعدد دینی اکابرین اور رہنماؤں کو لبرٹی فورم میں بلایا گیا تھا۔ ان میں بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبد القادر آزاد، ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس خلیل الرحمٰن، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اے کریم ملک ایڈووکیٹ، ریٹائرڈ میجر جنرل ایم ایچ انصاری، ممتاز شیعہ رہنما حافظ کاظم رضا نقوی، ممتاز قانون دان رفیق احمد باجوہ، جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد یوسف، جماعت اسلامی لاہور کے سیکرٹری اطلاعات احسان اللہ تبسم، جماعت اسلامی دعوت گروپ کے حیدر فاروق مودودی اور خود پاکستان عوامی تحریک کے سینئر وائس چیئرمین مولانا احمد علی قصوری کے علاوہ متعدد

دوسرے اہم افراد شریک تھے۔ اس موقع پر روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد نے حاضرین سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ خبریں نے اس کیسٹ کی تفصیلات اور اس پر مختلف حلقوں کا ردعمل چھاپا ہے۔ ادارہ "خبریں" اس تنازعہ میں فریق نہیں۔ ضیا شاہد نے کہا کہ اس کیسٹ کے سلسلہ میں پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کی طرف سے اب تک جو بھی بیانات جاری کئے گئے ہیں۔ انہیں حرف بحرف چھاپا گیا ہے۔ آئندہ بھی وہ جو بھی بیان یا پریس ریلیز جاری کریں گے اسے مکمل طور پر چھاپا جائے گا۔ ادارہ "خبریں" کو ایک کیسٹ پہنچائی گئی جسے من وعن چھاپ دیا گیا اور حاضرین وناظرین نے اس فورم میں خود اپنی آنکھوں سے بھی یہ کیسٹ دیکھ لی ہے۔ ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے کہ یہ علماءِ کرام کا کام ہے لیکن عوامی تحریک کے جو کارکن ہمیں گالیاں دے رہے ہیں وہ یہ بات ضرور پیش نظر رکھیں کہ خود ان کے نمائندے تسلیم کر رہے ہیں کہ رپورٹنگ جس کیسٹ کی چھاپی گئی وہ ہرگز جعلی نہیں ہے۔ لبرٹی فورم ہال میں موجود عوامی تحریک کے رہنما علامہ احمد علی قصوری نے کہا کہ ہم اس کیسٹ کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اصلی کیسٹ ہے اور اس میں بیان کردہ ایک ایک لفظ کو بھی قبول کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات صحیح نہیں کہ روزنامہ "خبریں" نے کیسٹ کو مکمل طور پر شائع کیا ہے جبکہ اصل کیسٹ پانچ گھنٹوں کی ہے بلکہ انہوں نے اس پر تبصرہ بھی کیا ہے جس پر انہیں اخبار دکھایا گیا کہ اس پر ادارہ "خبریں" نے کوئی تبصرہ نہیں کیا بلکہ اسی کیسٹ پر لوگوں کی رائے شائع کی ہے اور اس بارے میں تحریک اور ادارہ منہاج القرآن کی طرف سے جو بھی تحریر ہمیں بھجوائی گئی اسے شائع کیا ہے۔ لبرٹی فورم کے تمام شرکاء نے کہا کہ مولانا احمد علی قصوری نے خود کیسٹ کے اصلی ہونے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے ہمیں یہاں لانے کا مقصد بھی تھا کہ آیا یہ کیسٹ طاہر القادری کا ہی ہے یا کسی اور شخص نے طاہر القادری کا روپ دھار کر ریکارڈ کروائی ہے۔ اس کے بعد اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ بڑا حساس مسئلہ ہے اس پر سوچ سمجھ کر رائے دینی چاہیے۔ جمیعت علماء پاکستان کے سابق رہنما ریٹائرڈ میجر جنرل محمد حسین انصاری نے کہا کہ اس بارے میں تمام مسالک کے لوگوں کو دعوت دی جائے۔ ان کے

مفتیوں کو یہ کیسٹ دکھائی جائے بلکہ مکمل 5 گھنٹے کی کیسٹ دکھائی جائے اس کے بعد ان سے اس بارے میں فتویٰ حاصل کیا جائے۔ بادشاہی مسجد کے امام مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ کیسٹ جعلی نہیں ہے لیکن اس بارے میں تبصرہ میں تفصیل کے ساتھ بعد میں کروں گا اور اس سلسلہ میں دیکھنا پڑے گا کہ خواب کی حقیقت کیا ہے؟

جماعت اسلامی کے سیکرٹری نشرواشاعت احسان اللہ تبسم نے کہا کہ کیسٹ حقیقی اور اصل ہے اور جب احمد علی قصوری اس کیسٹ کی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں تو ہمارا کچھ کہنا بے معنی ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ یہ سب توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ "خبریں" نے پیش کیا ہے اس میں ادارہ "خبریں" کو کسی طور پر بھی موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

جمیعت علماء پاکستان ملتان کے جنرل سیکرٹری محمد ایوب مغل نے کیسٹ دیکھنے کے بعد رائے دیتے ہوئے کہا کہ کیسٹ اصلی صحیح اور ایک عرصے سے ہے۔ حضورؐ تو تمام کائنات کو دینے والے ہیں اور جہاں تک خرچ کا سوال ہے یہ بہت بڑی گستاخی ہے اور عوام الناس میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ اب "خبریں" کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مفتی حضرات سے فتویٰ حاصل کرے اور حکومت وقت طاہر القادری کو قرار واقعی سزا دے۔ ایک کروڑ روپے کے الزام کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے اور صحافت کو دھونس اور دھاندلی سے حقائق کو شائع کرنے سے روکنا ہے۔

انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر عبدالرؤف مصطفائی نے لبرٹی فورم میں کہا کہ پروفیسر طاہر القادری نے شہرت اور مقبولیت کے حصول کے لئے نہایت اوچھا طریقہ اختیار کیا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو اپنا محتاج ثابت کرنا کھلم کھلا گستاخی ہے اور اس کی کوئی بھی تاویل قابل قبول نہیں ہے۔ مقام رسول ﷺ کے مسئلے پر بیان کرنے والے کی نیت نہیں دیکھی جاتی صرف ظاہری الفاظ پر فتویٰ لگایا جاتا ہے جسے قرآن میں صحابہ کرامؓ کو "راعنا" کہنے سے منع کر کے "انظرنا" کہنے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ طلب کرنے

کے الزام کا پاکستان کے کروڑوں عاشقانِ مصطفیٰؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ وہ اس کیسٹ اور اس کے الفاظ کو درست تسلیم کر رہے ہیں۔

شیخ عبد الستار قادری جنرل سیکرٹری پاکستان اسلامی تحریک نے کہا ہے کہ "خبریں" میں جو کچھ چھپا ہے بالکل صحیح اور سچا ثابت ہو گیا ہے اور اخبار میں جو لکھا ہے حضورؐ نے ٹکٹ مانگا ہم نے کیسٹ میں بھی دیکھ لیا ہے اور یہ کہ حضورؐ نعوذ باللہ پورے پاکستان سے ناراض ہیں۔ یہ بھی کیسٹ میں موجود ہے اور اگر حضورؐ ہم سے ناراض ہیں تو ہماری بخشش کیسے ہو گی۔ حضورؐ کے بغیر ہماری شفاعت نہیں ہو سکتی۔

*****

بادشاہی مسجد کے خطیب اور ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر مولانا عبد القادر آزاد نے کہا ہے کہ دیت کے مسئلے پر امت مسلمہ کے علمائے کرام سے الگ مؤقف رکھنے والا حضورؐ کی زیارت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ نبی کریمؐ کو روٹی، ٹکٹ اور رقم اور رہائش کی جگہ کا محتاج ثابت کرنا پیغمبرؐ کی بے حرمتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز طاہر القادری کے بیانات پر اپنے رد عمل میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے گذشتہ روز مختلف علمائے کرام اور عمائدین کے ساتھ روزنامہ "خبریں" کے دفتر میں طاہر القادری صاحب کی زبان سے ان کے فرمودات پر مشتمل ویڈیو کیسٹ سنی اور میرا یہ وہم دور ہو گیا کہ ان پر الزام لگایا گیا، بلکہ جو کچھ "خبروں" میں پڑھا من و عن ان کی آواز میں ان کی ذات سے سنا۔ امت مسلمہ میں صوفیائے کرام اور اولیاء کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر وہ اس قسم کے خواب کو کبھی دیکھتے بھی تو اس کے اظہار کے لئے اس قسم کے جلسے منعقد کر کے اس طرح نمائش نہیں کیا کرتے تھے۔ اکثر اولیائے کرام نے تو اپنی بشارتوں کو چھپانے میں حد درجہ احتیاط برتی اور ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ محبت کے اسرار ہیں ان کو اپنی ذاتی نمائش کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔ سات سال کا بچہ شرعی طور پر مکلّف نہیں ہوتا اور نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ اس پر فرض نہیں ہوتا جب نبی کریمؐ کی ظاہری شریعت پر عمل کرنا اس پر واجب نہیں تو اس عمر میں باطنی طور پر حضورؐ کا ہدایات دینا روایات

اولیاء میں کہیں نظر نہیں آتا۔

انہوں نے کہا کہ طاہر القادری صاحب نے دیت کے مسئلے پر پوری امت سے اختلاف کیا، شیعہ، دیوبندی، اہل حدیث، بریلوی، حنبلی، شافعی، اور مالکی سب کے نزدیک عورت کی دیت آدھی اور مرد کی سالم رہی ہے مگر جب طاہر القادری نے امت کے اس متفقہ مسئلے کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ میرے نزدیک عورت اور مرد کی دیت برابر ہے اور اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ جو بلاشبہ امام اعظم ہیں اور پوری امت کے سب سے بڑے امام ہیں کو طاہر القادری نے اپنا مدِ مقابل کہہ کر پوری دُنیائے احناف کی توہین کی، جبکہ امام اولیاء حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ جب میں علوم ظاہری اور باطنی سے فارغ ہوا، تو یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ میں کس کی تقلید کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھایا کہ حضورؐ ایک سفید ریش بزرگ کو اپنی گود میں یوں کھلا رہے ہیں اور میرے پوچھنے پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تیرا اور تیرے مریدوں کا امام ہے۔ اس شان کے بزرگ کو اپنا مد مقابل کہنا سستی اور گھٹیا شہرت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اسی زمانے میں یہ بیان دیا تھا کہ جو شخص امام اعظم اور پوری دُنیائے اسلام سے دیت کے مسئلے پر الگ مؤقف رکھتا ہو اور علمائے کرام کا مخالف ہو اس کو حضورؐ کی زیارت کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔

انہوں نے کہا کہ نبیؐ خود اپنے متعلق فرماتے ہیں "انما قاسم واللہ یؤتی" جس کا معنی یہ ہے کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے جو کل کائنات کو اللہ سے رحمتیں لے کر تقسیم کرنے والے ہوں ان کو روٹی، ٹکٹ کے پیسوں اور رہائش کی جگہ کا محتاج ثابت کرنا پیغمبرؐ کی بے حرمتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کیسٹوں اور اخباری بیانات میں طاہر القادری مسلسل یہ کہتے رہے کہ تین سال کے بعد پاکستان میں ان کی جماعت کی حکومت ہوگی اور ان کا انقلاب نافذ ہو چکا ہوگا۔ یہ بھی نبیؐ کی ذات پر تہمت ہے کیونکہ تین سال گذر چکے اور ابھی تک ان کا راج کسی محلے پر بھی قائم نہیں ہوا۔ چاروں صوبائی اسمبلیاں قومی اسمبلی اور آزاد کشمیر

اسمبلی ان کی اقتدار کی راہ تکتے تکتے تھک گئی ہیں۔

انہوں نے کہا کائنات کے سب سے بڑے اور سچے نبیؐ پر اس قسم کی تہمت لگانے والے کا تعلق رشدی جیسے لوگوں سے تو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملک کے ان تمام محترم علماء اور مشائخ کے ساتھ متفق ہیں جن میں مولانا ابوداؤد محمد صادق گوجرانوالہ، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی، مولانا سید محمود احمد رضوی، مولانا صاجزادہ فیض القادری، محترم پیر فضل حق، مولانا اعظم طارق، مولانا محمد اجمل خان، مولانا محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرحمان اشرفی، مولانا ضیا القاسمی، علامہ زبیر احمد ظہیر، پروفیسر ساجد میر، علامہ عبدالقادر روپڑی، علامہ محمد حسین اکبر، الحاج حیدر علی مرزا، علامہ علی غضنفر کراروی، آغا مرتضی پویا، سید نور بہار شاہ اور دیگر تمام عمائدین کے افکار شامل ہیں کہ مولانا طاہر القادری گمراہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل محمد حسین انصاری نے جو تجویز پیش کی کہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کا ایک بورڈ بنایا جائے جو طاہر القادری کی پانچ گھنٹے کی کیسٹ دیکھے اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کرے تاکہ یہ فتنہ کوئی سر نہ اٹھا سکے اور عالم اسلام کے خلاف یہ سازش بے نقاب ہو سکے۔ میں اس سے متفق ہوں۔

*****

جمیعت اہلحدیث کے سربراہ مولانا عبدالقادر روپڑی نے کہا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری جہنمی ہیں۔ گذشتہ روز یہاں ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ رسول کریمؐ کی حدیث ہے کہ میری نسبت سے جھوٹ بولنے والا جہنمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے رسول کریمؐ کے بارے میں خواب سنا کر جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار ہوں، اس کے باوجود یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ طاہر القادری سستی شہرت کے لئے کسی اور شخصیت کا انتخاب کر لیں یا کوئی اور راستہ اختیار کر لیں لیکن رسول کریمؐ کے بارے میں جھوٹ مت بولیں۔ ممتاز عالم دین وفاقی شرعی عدالت کے مشیر مفتی غلام سرور قادری نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ اگر پروفیسر طاہر القادری فوری طور پر اللہ اور اس کے رسولؐ اور پوری مسلمان

قوم سے معافی نہ مانگیں تو وہ اپنے خوابوں میں توہین رسالت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے شرعی نقطہ نظر کے لحاظ سے پھانسی کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے تمام اہلیان پاکستان کی توہین اور تضحیک کی ہے اور رسول کی بھی توہین کی ہے۔ اس حوالے سے طاہر القادری پر تعزیر لازم آتی ہے اور وہ سزا کے مستحق ہیں۔ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا ضروری ہے تاکہ کوئی اور شخص طاہر القادری کے نقش قدم پر چل کر شان رسالت کو توہین کا نشانہ بنانے کی جرأت نہ کرے۔ پیر سید نصرت بخاری نے کہا ہے کہ طاہر القادری اپنے کئے پر پشیمان ہوں اور اللہ سے معافی کے علاوہ اپنی جائز کمائی میں سے صدقہ خیرات دیں ورنہ انہیں شدید عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا طاہر القادری اپنی علمیت اور روحانیت کے زعم میں کفر کا شکار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا وہ دوبارہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھیں۔ خبر نامہ "سنی اتحاد" کے چیف ایڈیٹر محمود الرشید حدوٹی نے مسجد ابوذر غفاریؓ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا طاہر القادری نے مال اکٹھا کرنے، پجارو پر سیر سپاٹے کرنے، اور اچھے بھلے لوگوں کو الو بنا کر کوٹھی، جائیداد بنانے کے لئے رحمت کائناتؐ کی طرف غلط باتیں منسوب کی ہیں۔ مولانا محمود الرشید نے کہا کہ طاہر القادری عام معافی کا اعلان کریں اور جھوٹ بول کر جتنا سرمایہ اکٹھا کیا، جتنی جائیداد بنائی اسے مستحقین کے حوالے کر دیں اور ادارہ منہاج القرآن کو ختم کر دیں۔ تنظیم اسلام پاکستان کے چیئرمین وسیم احمد گوہر نے کہا ہے کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ طاہر القادری آج سے تقریباً پانچ سال قبل گستاخی رسول کا مرتکب ہوا، مگر حکومت کے نوٹس میں ہونے کے باوجود اس پر مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب جبکہ روزنامہ "خبریں" کی وجہ سے یہ گستاخی ہر خاص و عام کی زبان پر آچکی ہے، لہٰذا اس جرم کا تقاضا ہے کہ فوری طور پر طاہر القادری کے دماغ کا معائنہ کرایا جائے۔ انہیں گستاخی رسولؐ پر قومی اسمبلی سے پاس شدہ بل کے مطابق اسے جلد از جلد سر عام موت دی جائے۔ جامع مسجد عطا المصطفیٰ مغل پورہ میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عمر فاروق انور نے طاہر القادری کے خوابوں اور بشارتوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے

کہا مولانا کو اپنا علاج کروانا چاہیے۔ انہوں نے کہا طاہر القادری ہر سال ایران اور امریکہ سے پانچ کروڑ روپیہ لیتے ہیں۔ وہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ مذہبی اجتماع سے مولانا حسام الدین انور، مولانا طلحہ عابد نے بھی خطاب کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مغل پورہ چوک میں ایک مظاہرہ بھی ہوا۔ مظاہرین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ طاہر القادری کو فی الفور پھانسی دی جائے۔ اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کے صدر طارق عباس چودھری اور رانا تنویر قاسم نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ روزنامہ "خبریں" نے طاہر القادری کے چہرے سے نقاب الٹ کر "سچ" کی تشہیر کی ہے جو کہ صحافت کی اعلیٰ روایت ہے۔ اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن اس کی مکمل حمایت کرتی ہے اور حق پرست صحافیوں سے اپیل کرتی ہے کہ ادارہ منہاج القرآن میں زکوٰۃ پر پلنے والے ملاؤں کے احتجاج کو خاطر میں نہ لائیں۔ اہلحدیث یوتھ فورس کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس زیرِ صدارت امتیاز احمد صدر ہوا۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ طاہر القادری کے گستاخانہ ویڈیو کیسٹوں اور آڈیو کیسٹوں اور دیگر کتابوں جس پر اس نے بہت بڑے بڑے جھوٹ لکھے ہوئے ہیں ان کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ اس پر وفاقی شرعی عدالت میں مقدمہ درج کیا جائے۔

دریں اثناء اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی رابطہ سیکرٹری رانا عبد الوحید اور مرکزی ناظم مالیات ثناء اللہ خان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ جمعۃ المبارک کے خطبات میں اہلحدیث علماء کرام نے ملک بھر میں طاہر القادری کی گستاخانہ سازش کے خلاف شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے جو طاہر القادری نے اسلام میں فتنہ ڈالنے کی سازش کرتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ ثناء اللہ خان اور رانا عبد الوحید نے کہا کہ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان، اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان نے ملک بھر میں طاہر القادری کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں اہلحدیث یوتھ فورس اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن اور مرکزی جماعت اہلحدیث کی دیگر

تنظیمیں لاہور میں ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کرینگی۔ جمیعت علمائے اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد اصغر فاروق نے کہا کہ طاہر القادری کا ادارہ منہاج القرآن نہیں بلکہ منہاج القادیان ہے۔ جمیعت طلباء اسلام لاہور کے نائب صدر حافظ یاسین احمد عثمانی و سیکرٹری اطلاعات حمید الرحمٰن نعمانی، سیکرٹری مالیات محمد رفیق شاہ نے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روزنامہ خبریں نے نام نہاد قائد مصطفوی انقلاب کے گستاخانہ الفاظ اور من گھڑت خوابوں کو منظر عام پر لاکرامت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آخر میں تمام کارکنان حمید الرحمٰن نعمانی، حافظ یاسین احمد عثمانی، محمد ایوب گڑنگی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ خوابوں کے اس شہزادے کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تحریک مجاہدین اسلام تحصیل فیروزوالہ کے امیر ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن نے کہا ہے کہ طاہر القادری مرتد، واجب القتل اور جہنمی ہیں۔ طاہر القادری کے جیالے خبریں کو دھمکانے سے باز آجائیں وگرنہ طاہر القادری اور اس کے حواریوں کو عوام کے غیض و غضب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ضیا شاہد کو سلام پیش کرتے ہیں کہ جس نے انتہائی جرأت سے طاہر القادری کے مکروہ عزائم کو عوام تک پہنچایا ہے۔ تحریک دفاع صحابہؓ پاکستان کے مرکزی امیر علامہ محمد عطاء اللہ بندیالوی نے کہا ہے کہ منہاج القرآن کے سرپرست ڈاکٹر طاہر القادری سستی شہرت کی خاطر تمام دینی و مذہبی فرائض سے مجرمانہ چشم پوشی کرتے ہوئے سادہ لوح عوام کو لادینیت کی جانب دھکیلنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہ گذشتہ روز اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران ڈاکٹر طاہر القادری کی متنازعہ وڈیو کیسٹ اور ان کے حالیہ طرز عمل پر گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری مذہب سے روگردانی کی طرف مائل ہیں اور اپنے ساتھ امت مسلمہ کے دیگر سادہ لوح افراد کو بھی مذہب سے برگشتہ کر رہے ہیں ان کے خلاف خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

خوابوں والا کتابچہ

ڈاکٹر طاہر القادری کے خوابوں پر مشتمل کیسٹ کے سلسلے میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے خوابوں کو توہین رسالت قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر قادری کو سزا کا مستحق قرار دیا ہے۔ طاہر القادری کے ایک قریبی ساتھی جنہوں نے اپنا نام شائع نہ کرنے کی استدعا کی ہے کہا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کا یہ کہنا کہ روحانی شہادتوں پر مبنی کیسٹوں کو جس شخص نے بھی تشہیر کے لئے عوام میں پھیلایا یا اسے بدنیتی سے اخبارات و جرائد میں چھاپا وہ شیطان ہے۔ قریبی ساتھی نے کہا کہ طاہر القادری نے بذات خود مختلف موقعوں پر ان خوابوں کو اخبارات و جرائد میں شائع کرایا ہے مثلاً نابغہ عصر نامی کتابچہ جو ادارہ کا رفیق بننے پر ملتا ہے میں مختلف خوابوں اور شہادتوں کا ذکر ہے۔ "ایک اہم انٹرویو" کے نام سے بجنے والے کتابچے میں بھی اسی طرح کی شہادتیں ہیں۔ قومی ڈائجسٹ میں بھی ان کا ایک انٹرویو چھپا تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ ادارہ منہاج القرآن بنانے کا حکم انہیں حضورؐ پاک نے دیا تھا۔ قومی اخبارات میں یہ بھی چھپا تھا کہ ہمیں (طاہر القادری کو) غوث الاعظم کے دربار سے چادر بھی عطا ہوئی ہے۔ یہ چادر ہمارے لئے علم فتح ہے اور جب طاہر القادری 25 مئی 89ء کو عوامی تحریک کا اعلان کرنے اٹھے تو ان پر یہ چادر تانی بھی گئی۔ یہ سب کچھ ان کے ماہنامہ منہاج القرآن میں شائع بھی ہوا للہٰذا طاہر القادری کا یہ کہنا کہ انہوں نے اپنی روحانی شہادتوں کو عوام کے لئے کبھی شائع نہیں کیا سراسر جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا "خبریں" پر یہ الزام کہ ہم اس اخبار کی مالی اعانت نہ کر سکے اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کی بھونڈی سازش ہے۔ تحریک وحدت اسلامی پاکستان کے رہنماؤں ملک جاوید اکبر ساقی اور پیر سید آصف علی گیلانی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری کے معاملے کو خدا اور اس کے رسولؐ پر چھوڑ دیا جائے۔ طاہر القادری واجب القتل ہیں۔ انہوں نے سلمان رشدی اور مسلمہ

کذاب کی پیروی کی ہے۔اسے توہین رسالت کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر نہ لٹکایا گیا یا ملک بدر نہ کیا گیا تو اسلامیان پاکستان عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ان خیالات کا اظہار تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے چیئرمین محمد شفیق کاشف نے کیا۔انہوں نے کہا کہ اب کوئی بھی غیر مسلم یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر رسول اللہؐ نے طاہر القادری کو حکم دیا تھا کہ وہ منہاج القرآن (عوامی تحریک) بنائیں تو پھر عوامی تحریک کی ناکامی دراصل آنحضورؐ کی ناکامی ہوئی (نعوذ باللہ)۔ حافظ شفیق الرحمان منصوری ناظم اعلیٰ مدرسہ ام حبیبہ للبنات نے کہا کہ عوامی تحریک کے چیئرمین طاہر القادری نے ویڈیو کیسٹ میں رسول اللہؐ کی زیارت کے بارے میں جن خوابوں کا ذکر کیا ہے وہ من گھڑت، تضحیک آمیز اور جھوٹ کا پلندہ ہیں۔اس لئے کہ طاہر القادری نے شان رسولؐ میں گستاخی اور بے ادبی کی انتہا کر دی ہے۔ حافظ شفیق الرحمان منصوری نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ تضحیک آمیز خوابوں پر مشتمل تقریروں پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور طاہر القادری کو سر عام پھانسی دی جائے۔جماعت اہلحدیث تحصیل فیروزوالہ کا ہنگامی اجلاس زیرِ صدارت چودھری عبدالمالک ڈھلوں ہوا۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تحصیل کے جنرل سیکرٹری شیخ مقصود احمد شاکر نے کہا کہ طاہر القادری کی بر ملا شان رسالتؐ میں گستاخی اور حضور نبی کریمؐ کی ذات مطہرہ پر تہمت صرف اور صرف سستی شہرت حاصل کرنے کا ڈھونگ ہے۔چونکہ طاہر القادری مرتد ہو چکے ہیں لہٰذا حکومت وقت ہوش کے ناخن لے اور اس گستاخ رسول کو فوراً گرفتار کر کے مقدمہ خصوصی عدالت میں چلا کر سزا دی جائے۔ اجلاس سے مولانا محمد رفیق غفاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا پیمانہ صبر اب لبریز ہو چکا ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان حضورؐ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ آغاز ریڈ ہمیڈ مرید کے کے چیئرمین آغا معصوم علی علوی نے کہا ہے کہ طاہر القادری کو گستاخی رسول پر یادگار چوک میں پھانسی دیدی جائے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی سے بھی زیادہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مرکزی جمیعت اہلحدیث تحصیل فیروزوالہ کے سرپرست مولانا محمد اجمل نے کہا ہے کہ

"خبریں" نے طاہر القادری کے مکروہ عزائم کو عوام تک پہنچا کر قوم پر احسان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری خوابوں کو حقیقت بنا کر عوام میں اپنا وقار بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کے حواری روزنامہ "خبریں" پر الزام لگانے کی بجائے ثبوت پیش کریں اور طاہر القادری دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کا معائنہ کروایا جائے۔ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی رہنما حافظ محمد ادریس ضیاء، رانا محمد شفیق خان پسروری، رانا عبد الوحید، حافظ عبد القادر، حافظ محمد یونس آزاد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولوی طاہر القادری کی نام نہاد خوابوں والی ویڈیو کیسٹ کو اصلی قرار دینے پر مولانا احمد علی قصوری کو کہا ہے کہ اب آپ ایسے گستاخ رسول سے اپنی جان بچا کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور مسجد میں بیٹھ کر اللہ اللہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسی گستاخی کرنے والے انسان کے گناہوں میں آپ بھی حصہ دار بن جائیں۔ انہوں نے مشترکہ بیان میں ضیا شاہد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس جرأت مندانہ اقدام نے گستاخ رسول کی اصل پہچان کرا دی ہے جس کی وجہ سے ہزاروں مسلمان مولوی طاہر القادری کے گناہوں میں شامل ہونے سے بچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ روزنامہ "خبریں" کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرنے کی بجائے قرآن اور حدیث دیکھ کر فیصلہ کرتے کہ ایسے گستاخ رسول انسان کے خلاف یا حق میں آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام میں فتنہ ڈالنے والے انسان کے خلاف اہلحدیث یوتھ فورس، اہلحدیث اسٹوڈنٹ فیڈریشن اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کی دیگر تنظیمیں ملک بھر میں احتجاجی جلسے اور جلوس منعقد کریں گی۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے بالخصوص علماء کرام اور سیاسی دینی رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے انسان کا زندگی کے ہر شعبہ میں بائیکاٹ کریں اور حکومت پر زور دیں کہ اس کے خلاف سختی سے نوٹس لے۔

طاہر القادری کا تاریخی جرم

علامہ طاہر القادری کی ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کی گئی تقریر پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے لاہور بار کے سینئر ایڈووکیٹ ثقلین جعفری نے کہا ہے کہ مولانا طاہر القادری دانستہ گستاخی کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مختلف علماء کرام اور دینی شخصیات نے "خبریں" سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ جے یو پی اور آئی جے ایم پنجاب کے سابق صدر جنرل ایم ایچ انصاری نے کہا پروفیسر طاہر القادری کے خوابوں کی کیسٹ کے بارے میں پہلے بھی سنا تھا لیکن جو باتیں مجھے بتائی جاتی تھیں مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ پروفیسر طاہر القادری ذاتی تشہیر کے لئے ایسا راستہ اپنائیں گے۔ خبریں میں پروفیسر طاہر القادری کے خوابوں کی تفصیل پڑھ کر مجھے بہت دکھ اور افسوس ہوا اس سے پہلے بھی بعض شخصیات کو حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن شائد ہی کسی نے اپنی تشہیر کے لئے ایسی زیارت کا ذکر کھلے بندوں کیا ہو۔ انہوں نے کہا میرا پہلا اعتراض یہ ہے کہ اگر پروفیسر طاہر القادری کو حقیقت میں بھی حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی تھی تو جس طرح انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے وہ ایک متقی اور پرہیز گار انسان کے شایان شان نہیں۔ پروفیسر طاہر القادری نے حضور کی زیارت کے دوران ہونے والی گفتگو کے واسطے سے جو باتیں بیان کی ہیں میری ذاتی رائے ہے کہ ان کے خوابوں کی تفصیلات جو سامنے آئی ہیں ان کا بہت سا حصہ من گھڑت ہے اور قابل مذمت ہے۔ حضورؐ کے بارے میں اتنی دیدہ دلیری سے بات کہہ دی جائے کہ حضورؐ نے سفر کے لئے ٹکٹ کا مطالبہ کیا اور میزبانی کی خواہش ظاہر کی۔ میں چونکہ عالم دین نہیں اس لئے فتویٰ بھی جاری نہیں کر سکتا لیکن یہ بات واشگاف الفاظ میں کہوں گا کہ پروفیسر طاہر القادری کا یہ عمل حضورؐ کی شان میں دیدہ دانستہ گستاخی ہے لہٰذا میری علماء پاکستان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر مفتیان شرع متعین کا ایک بورڈ قائم کیا جائے جو آج کے اس "خبریں" میں چھپنے والی پروفیسر طاہر القادری

کے خوابوں کی تفصیلات کی روشنی میں پروفیسر طاہر القادری سے سوال جواب کر کے اپنا فتویٰ جاری کرے۔ جے یو آئی فضل الرحمان گروپ کے رہنماؤں مولانا اجمل قادری، مولانا امجد خاں اور مولانا سیف الدین سیف نے پروفیسر طاہر القادری کے خوابوں کو انسانی عقل اور سمجھ سے بالاتر قرار دیا ہے اور اس طرح کے خواب سر عام بیان کرنے پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ ان رہنماؤں نے کہا پروفیسر طاہر القادری جیسے عالم دین سے کم از کم ایسے خوابوں کی بنیاد پر اپنی جماعت کو آگے چلانا انتہائی غیر معقولیت ہے کچھ عرصہ پہلے ان کے خوابوں پر مشتمل وڈیو اور آڈیو کیسٹوں کے بارے میں بہت کچھ سنا اور ہمارا خیال تھا کہ وہ خود ہی اپنی خوابوں والی کیسٹوں کو ضائع کر دیں گے۔ انہوں نے کہا ایسے خوابوں کی بنیاد پر اپنی پارٹی کو چلانے پر مذہبی حلقوں میں شدید اضطراب پیدا ہوا ہے۔ ایسے خوابوں پر معاذ اللہ اور ثم معاذ اللہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ پروفیسر طاہر القادری کو چاہیے کہ وہ اپنی ان کیسٹوں کو فوری طور پر ضائع کر دیں ورنہ مذہبی حلقے پروفیسر طاہر القادری کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ممتاز عالم دین علامہ محمود احمد رضوی نے کہا حدیث پاک میں حضورؐ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو تو بھی اس کے لئے بہتر راستہ یہی ہے کہ کسی کو نہ بتایا جائے۔ انہوں نے کہا میں نے پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں جو خبر پڑھی ہے کہ نبی کریمؐ نے مہمان نوازی اور ٹکٹ وغیرہ کے لئے پروفیسر طاہر القادری کو فرمائش کی تو اس قسم کی باتیں بہت ہی غیر مناسب ہیں اور اگر پروفیسر طاہر القادری نے حضور کو خواب میں دیکھا بھی تو ایسی باتیں عوام میں پھیلانا مناسب نہیں۔ ایک حدیث مبارک کے مطابق حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بات بنائی اس کا اپنا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ جامعہ نظامیہ کے مولانا غلام فرید نے پروفیسر طاہر القادری کے خوابوں کے بارے میں خبریں میں چھپنے والی تفصیل کے بارے میں کہا پروفیسر طاہر القادری کو اس طرح کی باتیں کر کے مسلمانوں کے ایمان کمزور نہیں کرنے چاہییں۔ پروفیسر

طاہر القادری کا مقصد صرف اتنا ہے کہ وہ ایسی باتیں کر کے مشہوری اور اپنی لیڈر شپ چمکانا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل غیر شرعی ہے۔ عوام کو چاہیے کہ وہ پروفیسر طاہر القادری کا فوری طور پر سوشل بائیکاٹ کر دیں اور حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر ایکشن لے اور بناوٹی خوابوں کی حقیقت عوام کے سامنے لائیں۔ ایسے افراد اپنی ذاتی تشہیر کے لئے اسلام کو متنازعہ دین بنانے کی ناپاک کوششیں شروع کر رکھی ہیں لیکن پوری دنیا کے مسلمان ان غیر ملکی ایجنٹوں کے ادارے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مفتی محمد حسین نعیمی کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اگرچہ خواب برحق ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر کے ذریعے رہنمائی دی جاتی ہے اس سے پہلے بھی انبیاء کرام کے خواب برحق ہوتے تھے انہوں نے کہا پروفیسر طاہر القادری کو چاہیے تھا کہ وہ اپنے خوابوں کو اپنے تک محدود رکھتے لیکن انہوں نے اسے عوام کے سامنے اپنی ذاتی نمود و نمائش کر کے اپنی شخصیت کو متنازعہ بنالیا ہے۔

جامعہ المنتظر کے سید شاہد حسین نقوی نے کہا کہ انبیاء کرام اور اہل بیت رسول کے علاوہ کسی کا خواب حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے خواب کے بارے میں خیال یہ کیا ہے کہ نبی کریمؐ ناراض ہو کر پاکستان سے جارہے تھے اور میں نے ان کو روکا۔ ان کی یہ بات انسانی عقل اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس خواب میں جہاں ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی دینی شخصیت کا اظہار کیا ہے وہاں رسول کی شخصیت کی توہین کی ہے۔ جے یو آئی (س) کے مرکزی رہنما مولانا خلیل الرحمٰن حقانی نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری عالم دین نہیں ہیں اور انہوں نے آج تک دین اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے اسے نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری جیسے اسلام دشمن لوگوں کی وجہ سے پاکستان بیرونی دُنیا میں بھی بدنام ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری عوام کو مذہب کے نام پر دھوکا دے رہے ہیں اور جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جن کی کوئی بھی تصدیق نہ کر سکے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر ڈاکٹر طاہر القادری کی ان کتابوں

اور کیسٹوں کو ضبط کرے جن کی وجہ سے ملک میں فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبد الرحمٰن اشرفی نے کہا کہ ہمیں ایسی باتوں میں الجھنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس طرح کی باتوں پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری کی کیسٹوں کو ضبط کر لینا چاہیے کیونکہ اس سے عوام میں فتنہ پڑے گا۔ مرکزی جمیعت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل نے کہا کہ طاہر القادری نے ایک طرف تو نبی کریمؐ کی گستاخی اور بے ادبی کی انتہا کر دی ہے بقول ان کے نبی کریمؐ پاکستان میں اپنی میزبانی نہ پا کر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں دوسری طرف انہوں نے اہل پاکستان کی زبردست توہین کی ہے۔ اس بد گفتاری اور بد کرداری کی وجہ سے آج طاہر القادری لوگوں کی نظروں میں نفرت و حقارت کا نشان بن چکے ہیں اور تخت پر پہنچتے پہنچتے تختہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نبی کریمؐ کے نام نامی پر اپنی دکانداری چمکانا چاہتے ہیں۔ ایسے دین فروش لوگ ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کو اس گستاخ شخص کا فوری طور پر محاسبہ کرنا چاہیے۔

جمیعت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر اور جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے کہا کہ یہ شان رسالت اور شان الوہیت کی توہین ہے اور اللہ کریم اس قسم کی توہین کے مرتکب کو معاف نہیں کریں گے۔ صاحبزادہ فضل کریم نے طاہر القادری سے کہا کہ وہ محض اپنا قد بڑا کرنے کی غرض سے ایسے خواب بیان کرنے کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے کئے کی معافی مانگیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد سنت پورہ نے کہا کہ حضور کسی سواری کے محتاج نہیں۔ اس قسم کے خواب مصنوعی اور من گھڑت ہوتے ہیں۔

جمیعت علمائے اہلحدیث پاکستان کے رہنماؤں مولانا محمد اصغر فاروق، مولانا قاری شفیق الرحمٰن، مولانا حافظ محمد انور ساجد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ عوامی تحریک کے چیئرمین طاہر القادری کی من گھڑت تضحیک آمیز ویڈیو کیسٹ ضبط کر کے عوام کو گمراہ

ہونے سے بچایا جائے اور طاہر القادری کو گرفتار کر کے گستاخی رسول ﷺ کے جرم میں قرار واقع سزا دی جائے۔ طاہر القادری کی ایسی تضحیک آمیز خوابوں پر مشتمل تحریروں اور تقریروں پر پابندی نہ لگائی گئی تو ممکن ہے کہ وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ بھی کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری دوسرے غلام احمد قادیانی اور سلمان رشدی ہیں جس نے کھلے عام رسول کریم ﷺ کی توہین کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

کوئی حیرت کی بات نہیں

تحریک منہاج القرآن شہری تنظیم نمبر 2 کے نائب صدر حافظ محمد طاہر القادری صدیقی نے ایک بیان میں طاہر القادری کے خوابوں کے شائع ہونے کے عمل اور اس کے بعد عوام کی طرف سے رد عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ

خواب میں حضور ﷺ کا طاہر القادری پر کرم فرمانا کوئی قابل حیرت بات نہیں کیونکہ حضور ﷺ جس غلام پر جس وقت چاہیں کرم فرما سکتے ہیں۔

طاہر القادری معافی مانگیں

ڈاکٹر مولانا طاہر القادری کی متنازعہ کیسٹ کی نمائش کا سلسلہ "خبریں" کے لبرٹی فورم میں جمعہ کے روز بھی جاری رہا۔ اور بہت سے صاحب رائے اور دینی حلقوں کی شخصیات نے "خبریں" کے دفتر آکر یہ کیسٹ دیکھی اسلام آباد کے ممتاز دینی سماجی راہنما پیر غلام ربانی اختر القادری سرپرست اعلیٰ تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان مولانا علامہ نور محمد نعیمی گولڑوی صدر تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان مولانا قاری محمد اسمٰعیل نقش بندی خطیب مرکزی جامع مسجد الرضا جی سیون نے منہاج القرآن کے نوجوانوں کی طرف سے خبریں کے دفتر میں ہلڑ بازی اور ریذیڈنٹ ایڈیٹر خوشنود علی خان پر حملے کی کوشش کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام کیسٹ ہم نے دیکھی ہے اس میں تصویر بھی اور آواز بھی مولانا طاہر

القادری کی ہے۔ ایسی صورت میں خبریں یا خوشنود علی خان کو قصوروار ٹھہرانا بذات خود اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس کیسٹ میں کوئی غلط بات یا قابل اعتراض مواد موجود ہے۔ اگر مولانا طاہر القادری اپنے خواب بیان کرتے ہوئے جوش خطابت میں کوئی قابل اعتراض بات کہہ گئے ہیں تو اس میں اخبار کے ایڈیٹر کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے کہا کہ منہاج القرآن والے یا تو یہ ثابت کریں کہ یہ کیسٹ مولانا طاہر القادری کی نہیں ورنہ وہ بھی اس میں اتنے ہی ملوث ہیں جتنے طاہر القادری۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے کہ کیسٹ براہ راست علماء اور صاحب رائے حضرات کے سامنے پیش کر دی گئی ہے تاکہ ابہام و انتشار کی فضا ختم ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیسٹ دیکھنے اور سننے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نوجوانوں کو اپنے ادارے کی طرف راغب کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہوئے والہانہ طور پر بعض حساس معاملات پر غیر ذمہ دارانہ باتیں کہہ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ پڑھے لکھے آدمی ہیں انہیں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے تھا۔ کیونکہ ایسے حساس معاملات پر ان کا محاسبہ بھی ہو سکتا ہے اور بے شمار لوگ گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کا یہ کہنا کہ نبی پاکؐ نے ان سے کہا کہ وہ ان کی رہائش، کھانے پینے اور پاکستان کے علاوہ جہاں کہیں بھی آنا جانا ہو وہ آپؐ کے ٹکٹ کا بھی بندوبست کریں بلکہ مدینہ شریف واپسی کا بھی ٹکٹ دیں نہایت قابل اعتراض ہے۔ مولانا کے یہ الفاظ قابل اعتراض بھی ہیں اور قابل گرفت بھی انہیں چاہیے کہ وہ کسی طریقے سے ان الفاظ کی وضاحت کریں یا غلطی کا اعتراف کر کے خدا سے معافی مانگیں۔

خواب تو آیا ہے؟

تحریک منہاج القرآن کے ترجمان نے تحریک کے بانی و سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خلاف مہم پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ روزنامہ "خبریں" کی 4 جولائی کی اشاعت میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خوابوں پر مشتمل

ویڈیو کیسٹ میں مندرجات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر شائع کرنے کے بعد اسے ایک ایشو اور سکینڈل بنانے کی کوشش کی ہے اور اس مہم میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بعض مذہبی رہنماؤں کی طرف سے بے بنیاد بیانات اور ردعمل شائع کئے جا رہے ہیں۔ ترجمان نے اس بات کی وضاحت کی کہ ویڈیو کیسٹ میں جعلسازی سے قطع و برید کر کے سیاق و سباق سے ہٹ کر باتیں ترتیب دی گئی ہیں یہ کیسٹ نہ تو ابلاغ عامہ کے لئے تیار کی گئی اور نہ ہی کوئی سیاسی فائدہ اٹھانے کی غرض سے ریکارڈ کرائی گئی تھی اس سے قبل 1990ء میں بھی مخالفین نے انتخابات کے موقع پر اسی طرح کردار کشی کی مہم چلائی تھی۔ ترجمان نے کہا کہ خوابوں اور مبشرات کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ خواب میں علامات استعارات اور اشارات صرف اس کی تعبیر سے واضح ہوتی ہیں اور خواب کے الفاظ مناظر اور حوالہ جات بذات خود غیر سائنسی اور تصوراتی ہوتے ہیں جن پر ان کی تعبیر سے ماورا معنی نکال کر مواخذہ نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمان نے کہا کہ ہم اس بات سے انحراف نہیں کرتے کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی یا بشارت نہیں ہوئی۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ مخالفین کے پاس جو کیسٹ ہے اس میں قطع و برید کر کے جعلسازی کی گئی ہے ہم اسے چیلنج کرتے ہیں کہ جہاں اور جس جگہ اہل علم و دانش چاہیں ہم ثابت کریں گے کہ مخالفین نے جس کیسٹ کے حوالے سے مواد شائع کیا ہے اس میں قطع و برید کی گئی ہے اور سیاق و سباق سے ہٹ کر باتیں کی گئی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ اس کیسٹ میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی تمہیدی گفتگو میں کہا ہے کہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حالت بیداری یا خواب میں جھوٹ منسوب کرے وہ جہنمی ہے۔ ہم مخالفین سے یہ سوال کرتے ہوئے کہ وہ قسم اٹھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو یہ خواب نہیں آیا اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ تو یہ بذات خود ایک غیر سائنسی اور عقل سے عاری ہونے کے مترادف ہے۔

قادری کے دفاع میں

ڈاکٹر طاہر القادری کے ادارہ کے ایک ذمہ دار عالم مولانا معراج الاسلام نے قائد کی حمایت میں یہ مضمون لکھا۔

تحریک منہاج القرآن کے بانی و قائد تحریک انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو بدنام کرنے کے لئے جب کچھ نہ ملا تو واردات کا جو بھونڈا طریقہ اپنایا گیا اس کا تعلق قائد انقلاب کے خوابوں کے ساتھ ہے۔ ہم اس موضوع کو قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ اہل اسلام کے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ رہے اور رفقاء و محبین کے ذہن بھی صاف ہوں، جنہیں بارگاہ ایزدی میں جواب دہی کے احساس سے عاری تحریفات کے ذریعے ورغلانے اور منحرف کرنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی ہے۔

جب اہل عناد کو خوابوں سے بھی کچھ نہ ملا تو انہوں نے ہاتھ کی صفائی اس طرح دکھائی کہ خطاب کے مختلف حصوں کو سیاق و سباق سے ہٹا کر اپنی طرف سے ایک کیسٹ تیار کی۔ جب کسی کو ورغلانا ہوتا ہے تو یہ کیسٹ اس کے سامنے چلا دیتے ہیں۔ بے چارے سادہ لوح مخلص لوگ ان کے طریقہ واردات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہی انکا مقصود ہے کہ وہ پریشانی و تذبذب کا شکار ہوں اور ایثار و قربانی کی جن راہوں پر چل نکلے ہیں ان سے رک جائیں۔ ان محترم کرم فرماؤں نے خواب کے جن حصوں کو تختہ مشق اور ہدف تنقید بنایا ہے وہ یہ ہیں۔

خواب کا ایک منظر یہ ہے کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا "پاکستان کے علماء، دینی اداروں اور دینی جماعتوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی مگر انہوں نے میری قدر نہیں کی۔ مجھے دُکھ دیا ہے اس لئے اب میں ان سے ناراض ہو کر واپس جا رہا ہوں۔"

اس حصے پر تنقیدی ریمارکس یہ ہیں کہ اس سے علماء کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔

اس حصے کے دو جوابات ہیں۔ ایک جواب وہ ہے جو حضرت قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے شب بیداری کی مجلس میں مرکزی ادارہ منہاج القرآن میں فرمایا تھا کہ خواب کے اس حصے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرکار ﷺ تمام علماء سے ناراض ہیں۔ دین کے لئے دل سے کام کرنے والے مخلص وباعمل اہل علم اس سے مستثنیٰ ہیں اور ایسے مواقع پر بعض افراد از خود حکم سے خارج ہوتے ہیں، خواہ ان کے استثناء کا ذکر نہ بھی ہو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ معصوم صرف نبی کی ذات ہوتی ہے۔ اہل علم سلافین اصحاب تقویٰ، ہزار ذمہ دار، عالی مرتبت اور کوہ وقار ہونے کے باوجود معصوم نہیں ہوتے۔ ان سے کوتاہی، تقصیر اور سستی ممکن ہے اور ہو جاتی ہے۔ غلبہ دین حق کی بحالی، عالمگیر تبلیغی مشن کے لئے مؤثر جدوجہد، دینی نظام تعلیم کو جدید خطوط پر منظم کرنے کی طرف سے عظمت اور اتحاد و یگانگت اور نظم وضبط سے کام کرنے کا فقدان ایسی مثالیں ہیں جن کے لئے دلائل و شواہد کی ضرورت نہیں۔ حساس وباشعور اہل علم طبقہ کے عدم اتحاد ہی نے نسل نو کو دین سے برگشتہ کیا ہے۔ ضرورت تھی کہ حکمت و تدبر، معاملہ فہمی اور دور اندیشی سے کام لے کر بین الاقوامی سطح پر اسلام کو متعارف کرایا جائے۔ تبلیغ کے لئے بین الاقوامی سطح کے موضوعات چنے جاتے اور متعصب یورپین پادریوں، یہودیوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جاتا مگر حقائق شاہد ہیں کہ ذمہ دار افراد سے اس باب میں چوک ہوئی ہے، کسی کی اس طرف توجہ ہی نہیں گئی۔ یہاں تک کہ پاکستان جس مقصد کے لئے اور جن کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ان سے بے وفائی کی گئی اور اس مقصد ہی کو متنازعہ بنا دیا گیا مگر اہل علم کی غیرت و جذبہ دینی کے سمندر میں کوئی تلاطم بپا نہ ہوا اور وہ بدستور آنکھیں بند کئے پڑے رہے۔ کیا یہ ایسی باتیں ہیں جن کا انکار کیا جا سکے۔ جب یہ ثابت شدہ حقائق ہیں اور کسی نے اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا تو کیا امید کی جا سکتی ہے کہ اس بے حسی پر خدا اور رسول راضی ہوں گے؟ اور کیا اہل دانش کو اپنے کردار کی روشنی میں اس پر ناراض ہونے کا حق ہے۔ اگر سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے ایک امتی کے سامنے اس بات کا اظہار کر دیا

جس سے یقیناً اہل عزیمت اور صاحب عمل علماء مستثنٰی ہیں تو کیا غیر ذمہ دارانہ طرز عمل رکھنے والے حضرت کو خفگی کا حق پہنچتا ہے۔ باقی رہ گیا یہ سوال کہ حضرت قادری صاحب سے رضا کی کیا دلیل ہے تو دوستو اس سلسلہ میں لب کشائی کی ضرورت نہیں البتہ حقائق وواقعات کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے کہ آقا کا اپنے بندے پر کتنا کرم ہے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حضرت قادری صاحب مجسم عمل ہیں جیسے اپنے آقا سے کیا ہوا وعدہ ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتا ہو اور وہ اس کوشش میں ہوں کہ کسی لمحہ کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔

خواب کا اگلا حصہ یہ ہے کہ جناب قادری صاحب نے عرض کیا کہ "حضورؐ! آپ اہل پاکستان سے ناراض نہ ہوں اور جانے کا ارادہ ملتوی فرمادیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ سرکار کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ تب ہو سکتا ہے جب تم قیام و طعام، کھانے پینے اور آمدورفت کی ٹکٹ کا انتظام کردو، ہمارے میزبان بن جاؤ۔ یہ عرض کرتے ہیں کہ سرکار یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے ؟ ارشاد ہوتا ہے وعدہ کرلو...... اسباب مہیا ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی برسات میں وہ یہ وعدہ کر لیتے ہیں کہ اس حصے پر اعتراض ہے کہ (نعوذ باللہ) سرکار کو محتاج بنا دیا گیا ہے۔ قیام و طعام اور آمدورفت کے ٹکٹ کی ذمہ داری اٹھائی گئی ہے۔ گویا وہ ان کے محتاج ہیں وغیرہ۔

خواب میں حقائق کی طرف صرف اشارات ہوتے ہیں اور جو کچھ دکھایا بتایا جاتا ہے اس سے من و عن وہی مراد نہیں ہوتا بلکہ اس کی تعبیر اور مراد ہوتی ہے اگر نور بصیرت سے کچھ بہرہ حاصل ہو اور علم تاویل تعبیر سے کچھ شغف ہو تو مقصود تک پہنچنے میں کچھ دیر نہیں لگتی اور انسان آسانی سے جان لیتا ہے کہ مراد کیا ہے۔ خواب کے ظاہری خدوخال کچھ اور ہوتے ہیں اور مدعا کچھ اور ہوتا ہے۔ اس مسئلہ پر قائد انقلاب نے اپنے خطاب میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے محض تصور کو واضح کرنے کے لئے قرآن پاک سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ قرآن میں موجود ہے کہ عزیز مصر نے خواب دیکھا، سات نحیف - نزار اور بے حد لاغر گائیں، سات موٹی تازی اور پلی ہوئی گائیوں کو کھا رہی ہیں، وہ خوف زدہ ہو گیا۔ حضرت

یوسف علیہ اسلام نے بتایا دبلی خوفناک گائیوں سے مراد ظاہری گائیں نہیں بلکہ تباہ کن قحط ہے، گویا خواب کچھ ہے اور مراد کچھ اور ہے۔ خواب مذکور میں بھی میزبان بننے، ٹکٹ اور کھانے پینے کا انتظام کرنے سے مراد دین کی تبلیغ کے لئے وقف ہو جانا اور مصطفوی انقلاب اور نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تبلیغی مصروفیات علمی و فکری مشاغل مصطفوی انقلاب کے لئے انتھک جدوجہد، شب و روز جلسوں اور جلوسوں سے خطابات اور دیگر انتظامی تنظیمی ذمہ داریاں نبھانے کے عمل کو دیکھا جائے تو انسان دنگ رہ جاتا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ گوشت و پوست کے پیکر یہ کیسے آہنی اعصاب کے مالک انسان ہیں جن پر سستی نام کی کوئی چیز کبھی طاری نہیں ہوتی۔

کسی انسان میں یہ جذبہ عمل، خلوص اور استقلال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اس کا اپنے آقا سے تعلق ہو اور اسے ہر قیمت پر راضی کرنا چاہتا ہے۔ اپنا سکھ چین دیکھتا ہے نہ نیند اور آرام، نہ وقت کی پرواہ کرتا ہے اور نہ صحت و دولت کی۔ اس کے پیش نظر ہر وقت اپنے محبوب کی من موہنی صورت ہوتی ہے اور وہ اس کی دید میں مست اپنے فرائض انجام دیتا رہتا ہے نہ اسے تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے نہ بھوک پیاس کا۔ یہ ساری کیفیات اس حقیقت کی دلیل ہیں کہ پروفیسر صاحب نے اپنے آقا کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ ہر آن ان کے پیش نظر ہے۔ اگر انہیں اپنے وعدے کا پاس نہ ہوتا تو وہ اپنی صحت، جوانی، نیند اور آرام و آسائش کی زندگی پر اس طرح داؤ پر نہ لگا دیتے۔ ان کے شب و روز کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ پس منظر میں کچھ ہے۔ نسبت غلامی اور نگاہ کرم اپنا اعجاز دکھلا رہی ہے اسی لئے تو ان کی باتوں میں وزن اور گفتگو میں تاثیر ہے جو دیکھتا ہے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور 7 جولائی 1993ء)

صدائے احتجاج

طاہر القادری کے گستاخانہ کیسٹ کے خلاف مختلف تنظیموں پاکستان سنی فورس، انجمن نوجوانان اسلام، بزم فیضان رضا، انجمن جلالیہ رضویہ اور بزم حق کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے طاہر القادری کو پھانسی دو، نہیں چلے گا نہیں چلے گا خوابوں کا ڈرامہ نہیں چلے گا، جھوٹوں پر خدا کی لعنت پر مشتمل کتبے اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرے کے اختتام پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے قائدین نے کہا کہ طاہر القادری جھوٹوں کے سردار ہیں جن کی زبان سے کبھی سچ بات نہیں نکلی اس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف کرایہ طلب کرنے اور میزبانی کرنے کا بہتان لگایا۔ قائدین نے کہا کہ طاہر القادری شہرت اور نمود و نمائش کے لئے ہر حربہ استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ان کی کمزوری ہے، عوام کو چاہیے کہ ایسے دروغ گو نابغہ عصر کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار خبردار رہیں۔

*****

موتمر انصار السنۃ (العالمی) کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے سربراہ علامہ طاہر القادری کی توہین رسالت پر مبنی تقاریر اور ویڈیو کیسٹ سے ماخوذ قومی اخبارات میں شائع شدہ بیان پر تفصیلی غور و خوض کے بعد اجلاس اس نتیجہ پر پہنچا کہ علامہ طاہر القادری کی مذکورہ تقریر اور بیان سے توہین رسالت کا ارتکاب ہوا ہے۔ جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کے دینی و مذہبی جذبات مجروح اور مشتعل ہو رہے ہیں اور پوری دنیا کے سر شرم سے جھک گئے ہیں اجلاس میں کہا گیا کہ توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور ایسے شخص کو مسلمان کسی طرح بھی برداشت نہیں کریں گے۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے مرتکب پاکستان کے سلمان رشدی طاہر القادری کو فی الفور گرفتار کر کے توہین رسالت آرڈیننس کے مطابق فی

الفور قرار واقعی سزا دی جائے اور طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ہر قسم کی کیسٹوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ اجلاس میں تمام مذہبی وسیاسی تنظیموں کے رہنماؤں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس سلسلے میں اپنی عظیم دینی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور شاتم رسول طاہر القادری کے خلاف جمعہ کو یوم احتجاج منائیں۔

بہت ہو گئی

مسٹر قادری کی من گھڑت اور خانہ ساز خوابوں پر مشتمل تقریر کے اقتباسات روزنامہ "خبریں" نے شائع کئے، اس پر علماء کی طرف سے ہونے والے رد عمل کا ذکر بھی کیا، پھر اخبار نے اس بحث کو یوں سمیٹا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

معزز قارئین عوامی تحریک اور ادارہ منہاج القرآن کے سربراہ پروفیسر طاہر القادری کے خوابوں پر مبنی ایک کیسٹ کی تفصیلی خبر ہم نے چند روز پہلے روزنامہ "خبریں" کے صفحہ اول پر شائع کی تھی۔ اس خبر کی اشاعت پر جہاں دیگر دینی تنظیموں اور مذہبی سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے مخالفانہ رد عمل کا اظہار کیا۔ وہاں خود ادارہ منہاج القرآن مین پروفیسر طاہر القادری کے دست راست مولوی احمد علی قصوری صاحب اوران کے رفقاء کار نے بیان دیا کہ اس قسم کی کیسٹ جعلی اور سیاق وسباق سے الگ کر کے بنائی گئی۔

سپاہ صحابہؓ کی طرف سے کمیٹی کا قیام

اشتراکیت کا انقلاب 1917ء میں آیا، جس نے دنیا بھر کی مذہبی قوتوں کو تہ وبالا کر دیا تھا، لیکن اسلامی انقلاب کے سامنے کمیونزم دم توڑ گیا اور سوویت یونین کے زوال کے ساتھ ساتھ دنیا بھر مین اشتراکیت کا خاتمہ ہو گیا۔ خلافت راشدہ کے نظام میں ہی دنیا میں مسلمانوں کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ یہ بات سپاہ صحابہؓ کے رہنما ضیاء الرحمان فاروقی نے شجاع

آباد بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ جو جمہوریت کا علمبردار ہے، دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد سب سے زیادہ مقروض اور جرائم کی آماجگاہ ہے۔ جاپان اور تائیوان ترقی کی دوڑ میں امریکہ سے بہت آگے ہیں۔ امریکہ نے روس کے زوال کے بعد دنیا کی حاکمیت کا خواب دیکھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ پچاس سال قبل دنیا کے مسلمان یورپ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، لیکن اب جبکہ قدرت نے مسلمانوں کو زمین کے خزانوں سے مالا مال کر دیا ہے مسلم ممالک اپنی دولت سے مغربی ممالک کو ہی فیض پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں دنیا کی سب سے بڑی قوت کو مجاہدین اسلام نے پاش پاش کر دیا، اسی طرح انگریز سامراج کے عزائم کو بھی ناکام بنا دیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کشمیر، بوسنیا اور فلپائن میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ اقوام عالم اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی، جبکہ عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادی بمباری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت اسلام کے نام پر اقتدار میں آئی، لیکن اپنے وعدوں سے نہ صرف منحرف ہوئی، بلکہ اپنے عملی اقدامات سے اسلام کو نقصان پہنچایا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کے خواب کی تشہیر پر علمائے کرام کی کمیٹی تشکیل دیدی گئی ہے۔

جمیعت اہل حدیث نے طاہر القادری کی لندن سے واپسی پر ان کا گھیراؤ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جمیعت اہل حدیث صوبہ سرحد کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے طاہر القادری کے خواب پر مبنی کیسٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انتہائی بھونڈے انداز میں سستی شہرت حاصل کرنے کی مذموم کوشش کر کے توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کے خلاف خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا کر عبرت ناک سزا دی جائے۔ بصورت دیگر شان رسالت کے پروانے ان کا گھیراؤ کریں گے۔ دریں اثناء صوبہ سرحد اور بالخصوص صوبائی دارالحکومت کی مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے خطبات کے دوران علماء کرام نے مولانا طاہر القادری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت وقت سے اس واقعہ کا سخت نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔

مقصد شہرت و دولت

زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے علماء نے ڈاکٹر طاہر القادری کے خواب ڈرامہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جو کچھ ویڈیو کیسٹ میں کہا ہے وہ ثبوت کے لئے کافی ہے اس لئے ان کے خلاف شرعی قوانین کے تحت کاروائی عمل میں لائی جائے۔ ممتاز عالم دین مدرسہ خیر المدارس کے مہتمم قاری محمد حنیف جالندھری نے نمائندہ "خبریں" سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے مقاصد شہرت اور دولت حاصل کرنا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی عام آدمی جرم کرتا ہے تو وہ سزا کا مستحق ہے لیکن اگر مذہب کے لبادہ میں کوئی بھی شخص جرم کرتا ہے تو اسے سخت ترین سزا دی جانی چاہیے۔ چنانچہ علامہ طاہر القادری کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ چلایا جائے اور اسے سخت ترین سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ شرعی طور پر خواب کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب دکھائی دے تو اس کی تشہیر جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ طاہر القاری نے قوم کو دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف فوری مقدمہ درج کر کے مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں کی جائے۔ ممتاز عالم دین اور مدرسہ انوار العلوم کے مفتی غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری صرف سستی اور جھوٹی شہرت حاصل کرنے کی خاطر جاہلانہ باتیں کرتے رہتے ہیں اور اسلام کو متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ شروع سے ہی شہرت حاصل کرنے کے چکروں میں رہے اور انہوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پہلے بھی کئی حربے استعمال کئے۔

بزرگوں اور طاہر القادری کے خواب میں فرق

وائس آف اسلام کی مجلس عاملہ کی ایک نشست ہوئی جس میں ڈاکٹر طاہر القادری کے خوابوں کی تحقیق کے نتیجے میں مندرجہ ذیل بیان اخبارات کے لئے جاری کیا گیا "ہم

مختلف علماء صوفیا کرام، دانشوروں، اہل دل حضرات ڈاکٹر طاہر القادری کی کیسٹوں کو بغور دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی زیارت بہت بڑی نعمت ہوا کرتی ہے اور نبوت کا ظاہری سلسلہ ختم ہو جانے کے بعد خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ جو شخص بھی آقائے دو جہاں کے بارے میں کوئی غلط چیز منسوب کرے وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ بزرگان دین کے خواب امت کے لئے ہمیشہ ہدایت کا سر چشمہ رہے ہیں اور نیک لوگ محدود طریقے سے اپنے بہت ہی قریبی لوگوں کو ہمیشہ بتاتے آئے ہیں مگر سر عام پھیلانے سے گریز کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر طاہر القادری سے جو بھول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ نعمت جو انہیں ملی تھی محدود طریقے سے صرف چند اشخاص کو شکرانے کے طور پر بتانا چاہیے تھی، اس کی کیسٹ نہیں بنانی چاہیے تھی۔ ہمارے سوال کی وضاحت میں ادارہ منہاج القرآن کے نمائندے نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کیسٹ کی تشہیر پر پابندی لگائی ہوئی ہے، ہم ان سے گذارش کرتے ہیں کہ کیسٹوں کو اگر ابھی کچھ باقی ہیں تو فی الفور ضائع کروائیں۔

یومِ مذمت

جماعت اہل حدیث سٹی مریدکے کی اپیل پر مریدکے سٹی میں "یوم مذمت طاہر القادری" منایا گیا۔ شہر بھر کی مساجد میں علماء کرام نے روزنامہ خبریں کو زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ طاہر القادری اپنے مکروہ عزائم کی ناکامی پر روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ ضیا شاہد نڈر، جری اور مجاہد اسلام ہے جس نے محسن کش، احسان فراموش اور خوابوں کے شہزادے جعلی علامہ کے مکروہ عزائم خاک میں ملا کر امت مسلمہ پر احسان کیا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ طاہر القادری کے حواری اس بات کی ذمہ داری بھی قبول کر چکے ہیں کہ کیسٹ اصلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری دور حاضر کا مسیلمہ کذاب بننا چاہتا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ حکومت طاہر القادری پر خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا کر اسے کڑی سزا دے۔

دماغی معائنہ کی ضرورت

لبرٹی فورم میں آئے ہوئے تحریک جعفریہ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سید قمر حیدر زیدی نے کہا کہ طاہر القادری کی ویڈیو کیسٹ سے جو باتیں سامنے آئی ہیں ان کے بارے میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کا دماغی چیک اپ کرایا جائے۔

جماعت اسلامی کی مداہنت

جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے طاہر القادری کی کیسٹ کہانی پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ کسی مذہبی تنظیم اور رہنما پر کسی قسم کا کوئی بیان نہ دیا جائے۔ ویسے بھی ان کے خواب ان کا ذاتی مسئلہ ہیں ایک رہنما نے کہا کہ انسان کو الٹے سیدھے خواب تو آتے ہی رہتے ہیں مگر انہوں نے اصرار کیا کہ ان کا نام نہ لیا جائے کیونکہ قاضی صاحب ناراض ہوں گے۔ سید عبدالرحمن نے کہا کہ مولانا موصوف کو تو پہلے بھی حسن اختر صاحب کی انکوائری میں جھوٹا قرار دیا جا چکا ہے جس کی کاپی ہائیکورٹ سے مل سکتی ہے۔

(روزنامہ خبریں 5 جولائی 1993ء)

*****

قادری صاحب کے ایک حواری نے روزنامہ "خبریں" کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا تھا جس میں اس نے طاہر القادری کے سیاہ کارناموں کو سفید کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ خط ملاحظہ فرمائیے۔

جناب چیف ایڈیٹر صاحب روزنامہ "خبریں" لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کے بعد عرض ہے کہ آج 7 جولائی بروز بدھ روزنامہ "خبریں" کے صفحہ نمبر 2 پر شیخ الحدیث محمد معراج الاسلام کا مضمون "طاہر القادری کے خلاف کردار کشی کی مہم" کے عنوان سے شائع ہوا اور آپ نے دوسروں کو بھی دعوت دی کہ جو چاہے مضمون لکھے ہمارے صفحات حاضر ہیں۔ آپ کی اس دعوت پر اس عنوان پر مضمون ارسال کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ اسے بھی من وعن شائع کریں گے اگر آپ حقیقت پسند نہ ہوئے اور حق سے آپ کا تعلق ہوا تو ضرور اسے من وعن شائع فرمائیں گے اور شائع فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

روزنامہ "خبریں" لاہور میں 4جولائی 93ء سے قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر علامہ طاہر القادری کے خلاف کردار کشی کی جو مہم شروع کی گئی وہ آج تک جاری ہے۔ ضروری ہے کہ اس بارے میں صحیح صورتحال سے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کیونکہ ہر بات کو جب صرف منفی نقطہ نظر سے دیکھا جائے گا تو انسان صحیح فیصلہ کبھی نہ کر سکے گا۔

4جولائی کو روزنامہ "خبریں" نے پہلے صفحہ پر شہ سرخیوں کے ساتھ قادری صاحب کے ان خوابوں کا ذکر کیا جو کہ قادری صاحب نے بیان کئے ہیں۔

4جولائی کے اخبار کی پہلی شہ سرخی "طاہر القادری نے اپنے من گھڑت اور تضحیک آمیز خوابوں پر مشتمل ویڈیو کیسٹ جاری کر دیا" ہے۔

اگر اس سرخی پر تبصرہ کیا جائے تو اس سرخی کے پہلو پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ پہلی بات "من گھڑت" اس کا فیصلہ کرنا دوسروں کے بس کی بات نہیں کیونکہ خواب دیکھا بھی قادری صاحب نے اور بیان بھی قادری صاحب نے کیا۔ اب انصاف سے فیصلہ کرنا کہ کسی دوسرے کو یہ کیسے علم ہو گیا کہ یہ خواب من گھڑت ہے جبکہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طاہر القادری صاحب کا ہے اور اس خواب کو من گھڑت کہنا ہی من گھڑت ہے۔ کسی کے خواب کو من گھڑت صرف اسی صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ بھی اس خواب میں شامل ہو اور دونوں کو ایک ہی خواب نظر نہیں آسکتا کیونکہ ہر ایک کے خیالات اور ہر ایک کا معاملہ علیٰحدہ ہے یا جیسا کہ قادری صاحب نے کہا کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا، ملاقات ہوئی اب اگر کسی دوسرے کی اتنی پہنچ ہے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاہر القادری نے یہ بات آپؐ کے بارے میں کہی ہے کیا واقعی ایسا ہوا ہے یا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا کہہ دیا ہے؟

پھر تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ واقعی یہ خواب من گھڑت ہے۔ اسی جملے کا دوسرا

حرف "تضحیک آمیز" جس کا مطلب ہے گستاخانہ کلمات، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ خواب، خواب ہوتا ہے اور کوئی شاذو نادر ہی خواب حقیقت بنتا ہے۔ قادری صاحب نے خواب دیکھا اور اپنے خاص لوگوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق بیان کیا۔ حدیث پاک میں حضورؐ پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "خواب صرف اپنے خاص افراد میں بیان کرو۔"

قادری صاحب نے اپنے خواب موچی دروازہ یا مینار پاکستان میں جلسہ عام میں بیان نہیں کئے بلکہ چار دیواری میں محصور ہو کر اور غیر متعلقہ افراد کے داخلہ کو ممنوع قرار دے کر بیان کئے ہیں۔ قادری صاحب نے خواب کو خواب سمجھا اور خواب کو حقیقت کا رنگ دے کر شائع کر دیا اور عوام نے بھی خواب کو خواب نہ سمجھا اور حقیقت سمجھ کر بیان بازی شروع کر دی اور یہ سوچنے کی زحمت بھی نہ کی کہ خواب تو خواب ہوتا ہے حقیقت نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طاہر القادری سے کہ پاکستان میں جہاں جاؤں گا اس کا انتظام اور مدینہ واپسی کا ٹکٹ تمہیں دینا ہوگا۔"

یہ بھی خواب کی بات ہے، حقیقت نہیں ہے کیونکہ خواب کچھ ہوتا ہے اور اس کی تعبیر کچھ اور ہوتی ہے، چند خواب اور ان کی تعبیریں ملاحظہ فرمائیں۔

خواب میں قرآن کا ورق کھانا: اس کی تعبیر دنیا میں بدنامی یا موت آنے کی دلیل ہے، قبر کھودنا: جدید مکان کی تعمیر کی بشارت ہے، قصائی کا دیکھنا: ملک الموت کے آنے کی دلیل ہے، گدھے پر سوار ہونا: اگر منہ مغرب کی طرف ہے توجہ کرنے یا نیک مشہور ہونے کی دلیل ہے، دانت سونے کے دیکھنا: مرض میں مبتلا ہونے کی دلیل ہے، ٹوپی کا دیکھنا: حکومت یا سرداری کی دلیل ہے، پرندوں کا دیکھنا: بزرگی کی دلیل ہے اور اگر کوئی خواب میں جوتا پہنے مرد تو اسے نکاح میں خوبصورت عورت ملے گی اور اگر جوتا اتارے تو عورت کو طلاق دے گا۔

حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ مدینہ واپسی کا ٹکٹ تمہیں دینا ہوگا تو اس ٹکٹ سے مراد

واقعی ٹکٹ نہیں ہے اور حضور ﷺ کے ٹکٹ مانگنے سے معاذ اللہ استغفر اللہ حضور ﷺ کا محتاج ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے غلام پر کرم فرمانا ہے۔

اگر کوئی استاد اپنے شاگرد کی تقریر سنے تو اس سے مراد کیا ہوگا کہ استاد کو کچھ نہیں آتا اس لئے اپنے شاگرد کی تقریر سن رہا ہے، نہیں یہ معنی نہیں ہوگا بلکہ یہ ہوگا کہ استاد شاگرد کی تقریر اس لئے سنے گا تا کہ دیکھوں کہ میرا شاگرد کوئی غلط جملہ یا کوئی بات تو نہیں کرتا اگر کرے گا تو میں اسے بتادوں گا کہ ایسا نہیں ایسا ہے۔

اگر حضور ﷺ نے اپنے ایک غلام پر یہ کرم فرمایا ہے تو اس میں حیرت والی کون سی بات ہے؟ کیونکہ حضور پر نور ﷺ اپنے جس غلام پر جس وقت چاہیں کرم فرما سکتے ہیں اور جو لوگ حضور ﷺ کے کرم کے منکر ہیں اس پر اعتراض کرنے کا حق صرف ان کو ہے اور جو آپ ﷺ کے کرم کے قائل ہیں انہیں تو بولنے کا حق نہیں ہونا چاہیے۔

روزنامہ "خبریں" میں ان خوابوں کی اشاعت کے بعد رد عمل یہ ہوا کہ لوگوں نے معاذ اللہ طاہر القادری صاحب کو گستاخ رسول کہنا شروع کر دیا اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں گستاخی رسول ﷺ کا کوئی پہلو نہیں نکلتا اگر نکلتا ہے تو کون سا؟ کیا حضورؐ اپنے جس غلام پر جس وقت چاہیں کرم نہیں فرما سکتے؟ اگر فرما سکتے ہیں اور یقیناً فرما سکتے ہیں تو پھر اس پر اعتراض کیسا؟ اور جو حضور ﷺ کے کرم کا انکار کرنے والا ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔ پہلی سرخی کی آخری بات کہ "طاہر القادری نے خوابوں پر مشتمل ویڈیو کیسٹ جاری کر دیا۔"

کیا روزنامہ "خبریں" کو علامہ طاہر القادری نے کیسٹ دی ہے؟ یا ادارہ منہاج القرآن نے دی ہے؟ اور کیا یہ خوابوں والی ویڈیو کیسٹ بازار سے خاص یا عام ملتی ہے؟ اگر کوئی کمپنی اپنی کیسٹ جاری کرتی ہے تو اس کی پبلسٹی کرتی ہے، اشتہارات کے ذریعے یا ریڈیو، ٹی وی، اخبارات کے ذریعے۔ کیا طاہر القادری صاحب نے اپنی خوابوں والی کیسٹ کی پبلسٹی ان ذریعوں سے کی؟ جواب ملے گا، نہیں تو پھر یہ کیسٹ روزنامہ "خبریں" کو کس نے پہنچائی، کیا محبت کرنے والوں نے یا نفرت کرنے والوں نے؟ کیا انہوں نے یا منافقوں نے؟ جواب ملے

گا منافقوں نے اور منافقوں کا تو کام بھی یہی ہوتا ہے۔ جب حضور علیہ السلام کے زمانے میں اور آپ کے ساتھ منافقین رہے تو ہم کون ہوتے ہیں کہ ہمارے ساتھ منافقین کا ٹولہ نہ ہو اور اسلام کو جتنا نقصان منافقوں سے پہنچا اتنا کافروں سے نہیں پہنچا کیونکہ دشمن کا تو پتہ ہوتا ہے اور دوست کا علم نہیں ہوتا کہ وہ حقیقی دوست ہے یا اندر سے منافق ہے۔

4 جولائی کے روزنامہ "خبریں" کی ایک سرخی کا کچھ حصہ یوں ہے "طاہر القادری چیخیں اور دھاڑیں مار مار کر روئے" وڈیو کیسٹ میں قادری صاحب نے نہ چیخیں ماری ہیں اور نہ ہی وہ دھاڑیں مار مار کر روئے ہیں، یہ بات بالکل غلط، جھوٹ اور من گھڑت ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

وڈیو کیسٹ میں طاہر القادری صاحب نے آنسو اور سسکیاں ضرور لیں مگر چیخیں اور دھاڑیں مار مار کر نہیں روئے۔ آنسو، سسکیوں اور چیخیں اور دھاڑیں مار مار کر رونے میں زمین آسمان کا فرق ہے، ذی شعور حضرات مندرجہ بالا بات کا فرق کر سکتے ہیں۔

جن لوگوں نے "خبریں" کو کیسٹ فراہم کی انہوں نے کہا کہ سب کچھ طاہر القادری نے اپنی دکانداری (لیڈری) چمکانے کے لئے ایسا کیا ہے؟

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ کیسٹ بقول روزنامہ "خبریں" 6 جولائی کی اشاعت میں صفحہ نمبر 4 کالم 5 میں کہا گیا کہ یہ کیسٹ 25 جنوری 1989ء کی ہے اگر یہ کیسٹ لیڈری چمکانے کے لئے تیار کی گئی ہے تو اسے 89ء میں ہی منظر عام پر آنا چاہیے تھا اور 89ء کی کیسٹ کا 93ء میں اچھالنا ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ اب الیکشن قریب ہیں تا کہ ایسا کرنے سے تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کی ساکھ کو نقصان پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام کا ادارہ اور تحریک پر خاص فضل و کرم ہے کہ ادارہ کو قائم ہوئے ابھی صرف 10 سال کا عرصہ گزرا ہے اور اس کے چرچے شرق سے غرب تک ہیں اور ادارہ کی شاخیں 40 سے زائد ممالک میں قائم ہیں اور ادارہ کو آج حضور علیہ السلام کے خصوصی

کرم سے عالمگیر شہرت اور پذیرائی حاصل ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ طاہر القادری کا دماغ درست نہیں؟ انہیں چاہیے کہ وہ پہلے علامہ، پروفیسر، ڈاکٹر اور وکیل بنیں اور پھر قادری صاحب سے مقابلہ کسی بھی علمی پہلو پر کریں عوام کی عدالت میں فیصلہ ہو جائے گا، انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گا اور پتہ چل جائے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے، کون گستاخ ہے؟ اور کون عاشق رسولؐ ہے؟ کس کا دماغ درست ہے اور کس کا خراب ہے؟

ترجمان تحریک منہاج القرآن کے تمام الزامات بے بنیاد ہیں

ادارہ "خبریں" نے پروفیسر طاہر القادری کی کیسٹ کے حوالے سے شائع شدہ خبر کی صداقت پر اصرار کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ یہ کیسٹ لاہور اور اسلام آباد کے دفاتر میں علمائے کرام اور قانون دانوں کو دکھائی جائے تاکہ وہ اس کو دیکھ کر خود فیصلہ کر سکیں کہ سچا کون ہے؟ اس کے علاوہ ادارہ "خبریں" نے ترجمان تحریک منہاج القرآن کی طرف سے لگائے گئے تمام الزامات کو بے بنیاد اور لغو قرار دیا ہے۔

قادری کی دروغ گوئی

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ روحانی بشارات پر مبنی کیسٹ کو جس شخص نے بھی تشہیر کے لئے عوام میں پھیلایا ہے یا اسے بدنیتی سے فتنہ بپا کرنے کے لئے اخبارات و جرائد میں چھاپا ہے، وہ شیطان ہے، وہ انشاء اللہ غضب الٰہی کا شکار ہو گا۔ طاہر القادری نے جو آجکل بسلسلہ علاج لندن میں ہے، اخبارات میں بعض علماء کا رد عمل پڑھ کر ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے تین باتوں کی وضاحت اور تصریح کی ہے۔ ایک یہ کہ انہوں نے آج تک ایسی کوئی کیسٹ عوام کے لئے جاری نہیں کی اور نہ ہی حضور نبی اکرم ﷺ سے متعلق اپنی روحانی بشارات کو آج تک عوام الناس کے لئے اپنی کسی کتاب میں شائع کیا ہے۔ اس امر کی دلیل یہ ہے کہ ایسی بشارات کا مواد آج تک نہ کسی کو ادارہ منہاج القرآن کے بک سٹال اور سیل سنٹر سے مل سکا ہے اور نہ ہی اس کی اشاعت

ہمارے کسی رسالے یا کتاب میں کبھی ہوئی ہے بلکہ تقریباً چار ہزار موضوعات پر میرے خطابات کے جس قدر کیسٹ بھی دنیا بھر میں دستیاب ہیں کسی میں بھی بشارات کا تذکرہ موجود نہیں۔ ہم ایسی چیزوں کی عوامی تشہیر کو خود ناپسند کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ پاکستان عوامی تحریک کے بعض مخالفوں نے اس کی مقبولیت اور پذیرائی کو دیکھ کر مختلف مواقع پر خود ہی اس کو اچھالا اور کہیں سازشی طریقے اور چور دروازے سے حاصل کردہ کیسٹ کی غلط کانٹ چھانٹ کے بعد خود ہی ہزاروں کیسٹیں بنوائیں، لوگوں میں تقسیم کیں خود اخبارات و جرائد میں سیاق و سباق اور وضاحت و تشریح کے بغیر اسے چھاپا اور ہمارے اوپر کیسٹ جاری کرنے اور عوام میں تشہیر کرنے کے الزامات لگا دیئے۔ یہ سراسر بغض، بدنیتی، دھوکہ، سازش اور شیطانی فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ حقیقت حال سے بخوبی واقف ہے، جو شخص بھی حضور ﷺ کی ذات گرامی یا ان کی عنایات و بشارات کو اپنی تشہیر کا ذریعہ بناتا ہے خود کو عذاب کا مستحق اور دوزخ کا ایندھن ٹھہراتا ہے مگر جو کسی پر ناکردہ عمل کا الزام لگاتا ہے اور بشارات نبوی ﷺ کو منفی مقاصد کے لئے اچھالتا ہے وہ بھی لعنت اور اخروی عذاب کا حقدار ٹھہرے گا کیونکہ اس نے کسی شخص سے اپنی ذاتی مذہبی اور سیاسی مخالفت کے جذبات کی تسکین کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک نسبت کا بھی حیا نہ کیا۔ "خبریں" اخبار کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد نے یہی شیطانی فعل انجام دیا۔ دوسرے یہ کہ علماء کرام کو فتویٰ جاری کرنے سے پہلے تحقیق کر لینا چاہیے کہ ایسی کوئی کیسٹ ہم نے خود عوامی تشہیر کے لئے جاری بھی کی ہے یا نہیں یا وہ اپنے چیدہ احباب کے انتہائی محدود حلقے کے لئے تھی، جسے بعض شیطان خصلت لوگوں نے کسی سازشی طریقے سے حاصل کر کے سیاق و سباق سے ہٹا کر خود تشہیر کا موضوع بنا رکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آج تک عوام میں کسی طبقے کو ہم نے ایسی کیسٹ فراہم کی ہو کبھی اسے پبلک سٹال پر بیچا ہو، ایسی کسی سطح پر پبلسٹی کی ہو، کسی رسالے میں اس کے لئے اشتہار دیئے ہوں یا اسے سننے کے لئے کبھی لوگوں کو ترغیب دی ہو، ایسا کبھی نہیں ہوا۔ آخر شہرت حاصل کرنے کے لئے اور کیا ہوتا ہے، آج تک ان میں سے کوئی کام نہیں کیا وہ

لاکھوں وابستگان جو تحریک منہاج القرآن کے ساتھ دل و جان سے وابستہ ہو کر عرصہ سے کام کر رہے ہیں ہم نے انہیں بھی بالعموم ایسی کیسٹ سننے یا دیکھنے کے لئے نہیں دی چہ جائیکہ عوام الناس میں ایسی چیزوں کی تشہیر کرتے۔ اگر انتہائی محدود پیمانے پر اپنی تنظیم کے بعض خاص لوگوں کو ان امور کی اطلاع ہے تو اس میں شرعاً کونسی قباحت ہے، ہر مسلک کے اکابر اور دینی جماعت کے بانی و سربراہان اپنے مخصوص احباب تک ایسی بشارات مختلف طریقوں سے پہنچاتے رہے ہیں اور آج بھی پہنچاتے ہیں مگر کسی نے کبھی اس پر فتنہ بپا نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے ان امور کو منفی انداز سے اچھالا ہے۔ کوئی کسی کی بشارات کو ذاتی طور پر مانے یا نہ مانے مگر اس پر کیچڑ اچھالنے کا کام بھی کسی نے نہیں کیا۔ صرف تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے بانی و سربراہ کی نسبت ایسا کیوں کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس کے پیچھے بعض سیاسی مخالفوں اور پیسہ لگانے والوں کا ہاتھ ہے جو کردار کشی کی مہم مخصوص سیاسی عزائم کی خاطر چلا رہے ہیں۔ لہٰذا علماء کرام کو ایسے لوگوں کی ریشہ دوانیوں اور فتنہ پروریوں سے آگاہ رہنا چاہیے۔ ہاں انہیں کسی معاملے میں تشکیک یا تشویش ہو تو بجائے اخباری بیانات میں الجھنے کے خود ہم سے رابطہ کر کے براہ راست حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور اگر کوئی علمی و دینی اختلاف ہو تو اسے براہ راست تبادلہ خیال کی صورت میں دور کیا جا سکتا ہے کیونکہ علماء کرام کی اس طرح ایک دوسرے کے خلاف عاجلانہ فتویٰ بازی سے دینی حلقوں کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ یہ پہلو بھی توجہ طلب ہے کہ پچھلی بار 1990ء کے انتخابات سے ایک ہفتہ قبل ایک خود ساختہ، ٹریبونل کے فیصلے کے نام پر موجودہ حکمران ٹولے نے یکطرفہ جعلی شہادتوں پر مبنی کردار کشی کا انتہائی شرمناک کھیل کھیلا تھا اور اب پانچ سال پرانی کیسٹ کو تازہ روداد بنا کر از سر نو غلط طریقے سے اچھالا جا رہا ہے اور چار سالہ پرانے خود ساختہ ٹریبونل کے فیصلے کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے جبکہ ملک میں دوبارہ سیاسی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ یہ صرف بعض عناد پرست سیاسی مخالفوں کا بپا کردہ فتنہ ہے جس کے لئے اخبار "خبریں" کا چیف ایڈیٹر اس خاطر ہو رہا ہے کہ اس کے کہنے کے باوجود ہم اس کے اخبار کی مطلوبہ مالی اعانت نہیں کر سکے۔

تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے حوالے سے خواب کے کلمات کو بد نیتی اور گستاخانہ طریقے سے اچھالا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ خواب میں کہے گئے کلمات اور دیکھے گئے واقعات کے ظاہری اور حقیقی معنی مراد نہیں لئے جاتے۔ وہ مجاز کنایہ، اشارہ یا استعارہ کے طور پر ہوتے ہیں وہ کسی الگ تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواب دیکھ کر کسی ماہر تعبیر سے اس کی تعبیر دریافت کرتے ہیں، قرآن مجید کی پوری سورۃ یوسف شاہد عادل ہے۔ اگر بشارات نبویؐ کے منافی خواب میں کہے گئے کلمات اور واقعات اپنے ظاہری اور حقیقی معنوں پر محمول کر لئے جائیں تو (معاذاللہ) ہزارہا آئمہ دین اور اکابر اولیاء و علماء امت بھی کفر کے فتوے سے نہ بچ سکیں۔ مثلاً امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے جسد اقدس کی مبارک ہڈیاں مٹی میں سے چن چن کر اکٹھا کر رہے ہیں۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ کو جمع کر کے فقہی احکام تشکیل دیں گے اور انہوں نے یہ کام کیا۔ اسے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کشف المحجوب میں بیان کیا ہے۔ اگر کوئی بد باطن اور شیطان خصلت شخص اس خواب پر زبان درازی کرنا چاہے تو خدا جانے کیا کیا کفر اگلے گا مگر اولیاء، علماء، اہل ایمان خواص عوام میں سے کسی نے بھی ایسی بے حیائی کبھی نہیں کی کیونکہ "خواب اور الگ فن تعبیر" ایک مسلمہ امر ہے بد قسمتی ہے کہ ہم اخلاق اور حیاء کے زوال کے اس دور میں پہنچ گئے ہیں کہ نہ مسلمہ امور کا پاس رہا ہے نہ سنت نبوی ﷺ کا حیا۔ ورنہ ماننا نہ ماننا ہر ایک کا اپنا اپنا حق ہے مگر مسلمان کے ایمان کا لحاظ اور حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اقدس کا ادب و حیاء ہر کلمہ گو کے پیش نظر رہنا چاہیے۔ تمام اہل دین اور اہل متانت کو یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اگر اس طرح نازیبا طریق پر کسی دوسرے پر فتویٰ بازی اور فتنہ پروری کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تو پھر کسی کے اکابر اور بزرگ اس حملہ سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے اور تمام دینی طبقات کے لئے یہ امر نہایت افسوس ناک ہو گا۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور)

خوابوں کی تردید "عذر گناہ بدتر از گناہ" ہے

تحریک فہم القرآن کے میجر (ریٹائرڈ) محمد امین منہاس نے کہا کہ پروفیسر طاہر القادری کا خواب واضح توہین رسالت ہے اور کئی سال سے مشتہر کردہ خواب کی تردید "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی شرمناک مثال ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے خواب بیان کرتے ہوئے دین کے تقاضوں کو تو الگ رکھا ہی تھا، عقل و فکر کو بھی خیرباد کہہ دیا۔ انہوں نے ایک لمحے کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ اگر نبی کریم ﷺ اس طرح سے احکامات جاری فرمانے لگیں تو پھر یقیناً نہ ہی تو ختم نبوت کے کوئی معنی رہیں گے اور نہ ہی وصال رسالت مآب کے۔ چودہ سو سال کی تاریخ واضح ہے کہ آقائے نامدار ﷺ سے کسی ذی شعور صاحب علم نے اس طرح کے احکامات پر عمل کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر اس قسم کی کوئی ترتیب ممکن ہوتی تو خلفائے راشدین، باغ فدک، جنگ جمل اور واقعہ کربلا کے فریقین رہنمائی کے کہیں زیادہ مستحق تھے۔ طاہر القادری صاحب نے یہ بھی نہیں سوچا کہ بدنصیب نام نہاد علماء اپنی لیڈری چمکانے کے لئے ہمیشہ ایسے خوابوں کا سہارا لیتے رہے ہیں۔ متحدہ شریعت محاذ کے دنوں میں بھی ایک عالم دین اپنے لیڈر کے حق میں نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیا ہوا پیغام لے کر آئے تھے۔ یہی نہیں بلکہ مرزائی حضرات تک نے بھی اپنے برحق ہونے میں ایسی خوابیں گھڑی ہیں۔ طاہر القادری صاحب کی نبی کریم ﷺ کا علماء سے اپنی مہمان نوازی کی شکایت کی داستان علم و فکر کے پیمانوں سے اس درجے میں گری ہوئی ہے کہ اسے پرائمری جماعت کا بچہ بھی قبول نہیں کرسکتا۔

نبی کریم ﷺ کی اس توہین کے بعد پھر طاہر القادری صاحب نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ سات دن جو نبی کریم ﷺ نے طاہر القادری صاحب کے کہنے سے قیام کیا تو اس قیام کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ نبی کریم ﷺ کی کیا مصروفیات رہیں؟ اسی طرح نبی کریم ﷺ پر یہ بہتان لگانا کہ انہوں نے اس سے کرایہ طلب کیا۔ ایک بہت بڑی

جاہلانہ بات تھی لیکن ان ساری چیزوں سے بڑھ کر سب سے بڑا ظلم جو طاہر القادری صاحب نے کیا ہے وہ اس کیسٹ کی تردید ہے، انہیں کم از کم اتنا علم تو ضرور ہونا چاہیے تھا کہ اس سے پہلے بھی غلطیاں اور لوگوں سے ہوتی رہیں ہیں۔ شرفاء کے سامنے جب بھی ان کی کسی غلطی کو لایا گیا ہے تو انہوں نے رجوع کیا ہے، توبہ کی ہے، معذرت کی ہے۔ اگر یہ بہتان تھا تو طاہر القادری صاحب کو پتہ ہونا چاہیے تھا کہ بہتان پہلے بھی لگتے رہے ہیں اور ان کا جواب دینے کے کہیں اعلیٰ اور شریفانہ طریقے موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ طاہر القادری صاحب کے لئے اب بھی اعلیٰ ترین رستہ یہی ہے کہ وہ اپنی ان کیسٹس کو واپس لے کر ضائع کر دیں اور قوم کے آگے اس بات کا اقرار کریں کہ انہیں اپنے خواب کو سمجھنے میں شدید غلطی ہوئی تھی جس پر وہ اللہ کے حضور نادم ہیں۔

رازِ سربستہ فاش ہونے پر اشتعال

جس وقت روزنامہ خبریں کے دفتر میں معزز ججوں وکلاء، علماء اور دیگر معززین کو لبرٹی فورم میں طاہر القادری کے قابل اعتراض خوابوں کی کیسٹ دکھائی جارہی تھی اس وقت پاکستان عوامی تحریک کے سینکڑوں کارکن "خبریں" کے دفتر کے باہر جمع ہوگئے اور زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے جس پر امن وامان اور ادارے کے تحفظ کے لئے پولیس طلب کرنا پڑی۔ ان اقدامات کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا تاہم پی اے ٹی کے وائس چیئرمین مولوی احمد علی قصوری کے باہر نکلنے پر ٹولیوں میں بکھرے ہوئے کارکن اکٹھے ہوگئے اور زبردست نعرہ بازی شروع کر دی ہم سے جو ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا، جرأت وبہادری طاہر القادری، جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے۔ مولانا احمد علی قصوری نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ "خبریں" کے ہال میں مولانا طاہر القادری کی وڈیو فلم دکھائی گئی ہے ہم نے حاضرین پر اپنا مؤقف ظاہر کر دیا ہے ہم حق پر ہیں اور مصطفوی انقلاب کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی قسم کی مشکلات سے

نہیں گھبرائیں گے ہم کسی ادارے کے خلاف ابھی کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتے مگر آئندہ کا لائحہ عمل پھر طے کیا جائے گا۔ انہوں نے کارکنوں کو منفی نعرے بازی سے روکنے کا بھی کہا۔ مظاہرین شدید نعرے بازی کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور)

******

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے خوابوں کے بیان پر مشتمل ان کی ویڈیو کیسٹ دکھانے کے موقع پر مقررہ وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل روزنامہ "خبریں" کے دفتر کے سامنے منہاج القرآن کے تقریباً 25,20 افراد جمع ہو گئے جنہوں نے زبردستی سیڑھیاں چڑھنے کی کوشش کی جسے سیکورٹی عملہ نے ناکام بنا دیا تاہم ان میں سے تین افراد کسی طرح دفتر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے لبرٹی فورم میں گھس کر ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ اس دوران وڈیو کیسٹ آپریٹ کرنے والے ایک ملازم پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی۔ اس دوران ان میں سے ایک شخص نے چپکے سے وی سی آر سے علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشوروں اور وکلاء کو دکھائی جانے والی کیسٹ اڑا لی۔ اس موقع پر چیف رپورٹر انہیں دفتر سے جانے کا کہتے رہے۔ لیکن انہوں نے کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا اور چیف رپورٹر کو بھی مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے ان سے الجھے رہے۔ بعد ازاں انہوں نے "خبریں" کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر خوشنود علی خان پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی جسے عملہ نے ناکام بناتے ہوئے ایک شخص کو اپنی گرفت میں لے لیا جبکہ دوسرا شخص بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ پکڑے جانے والے شخص کو بعد ازاں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس حادثہ کی وجہ سے لبرٹی فورم میں آئے ہوئے مہمانوں کو وقت مقررہ یعنی دن گیارہ بجے متعلقہ ویڈیو کیسٹ نہیں دکھائی جا سکی۔ بعد ازاں لاہور آفس سے ایک بار پھر کیسٹ منگوائی گئی جسے شام سات بجے لبرٹی فورم میں آئے ہوئے مہمانوں کو دکھایا جا سکا۔ دن کے وقت شرپسندوں نے اپنی موجودگی کے دوران خبریں کے چیف ایڈیٹر، ریذیڈنٹ ایڈیٹر اور دیگر عملہ کے خلاف غلیظ گالیوں اور نعرہ بازی کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعد ازاں پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔

قاتلانہ حملہ کی خبر جھوٹ نکلی

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جنوبی افریقہ کا دورہ کیا اور واپسی پر کراچی اور لاہور میں ہنگامی پریس کانفرنسوں میں اس بات کا اعلان کیا کہ جنوبی افریقہ میں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا اور بڑی مشکل سے ان کے ساتھیوں نے ان کی جان بچائی اسی سلسلے میں انہوں نے پاکستان اور بھارت کے بعض علماء پر اپنے اوپر ہونے والے قاتلانہ حملے کی ذمہ داری ڈالی۔ ان کے اس قاتلانہ حملے کے بارے میں ایک دینی مدرسے کے طالب علم محمد ظفر اللہ نے "خبریں" کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر طاہر القادری نے جنوبی افریقہ میں قاتلانہ حملہ کی کہانی بنا کر سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ ایک عالم دین کو زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر طاہر القادری انتہائی پراسرار طریقے سے جنوبی افریقہ پہنچے۔ انہوں نے اپنے اس دورہ کو انتہائی خفیہ رکھا اور جو بھی کوئی ان سے ملنے کی کوشش کرتا اسے مصروفیت کا بہانہ کر کے ٹال دیتے۔ جنوبی افریقہ پہنچنے کے چار دن بعد ڈاکٹر طاہر القادری کا بھارت کے مفتی اختر شاہ خان اور مولانا ضیاء المصطفیٰ سے جامع مسجد گرے سٹریٹ میں مناظرہ طے ہوا۔ اس موقع پر دونوں گروپوں کے بعض افراد نے جذبات میں آکر شور و غل کیا تو پروفیسر طاہر القادری نے اپنے حامیوں کے کاندھوں پر چڑھ کر دیوار پھلانگی اور بھاگ گئے نہ تو ان پر قاتلانہ حملہ ہوا اور نہ ہی ان کو اغوا کیا گیا۔ اس موقع پر میں وہاں موجود تھا۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور 5 جولائی 1993ء)

ہائی کورٹ کا تاریخ ساز فیصلہ

طاہر القادری محسن کش، نا شکر گزار، خود غرض، جھوٹے، دولت کے پجاری، خود پرست اور شہرت کے بھوکے ہیں۔

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری پر فائرنگ کیس سے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس اختر حسن کے فیصلہ کا متن پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ فیصلہ فاضل جج نے 8 اگست 1990 کو سنایا۔

(1) یہ یک رکنی ٹریبونل حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن بتاریخ 30 اپریل 1990ء کے مطابق پنجاب ٹریبونلز آف انکوائری آرڈیننس 1969ء کی دفعہ 3 کے تحت قائم کیا گیا۔ ٹریبونل نے اس امر کی تحقیقات کرنی تھی کہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری جو ایک معروف عالم دین اور پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین ہیں، کی رہائش گاہ بمقام بلاک ایم ماڈل ٹاؤن لاہور پر 21 اپریل 1990ء کو صبح ایک بج کر پندرہ منٹ پر جو پراسرار فائرنگ کا سانحہ پیش آیا، کے پس پشت کون لوگ تھے، فائرنگ کرنے والے نامعلوم افراد کون تھے؟ تفتیش کی حدود کار یہ تھیں:

(1) یہ معلوم کرنا کہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کی رہائش گاہ پر ہونے والی پراسرار فائرنگ کا پس منظر اور نوعیت کیا تھی؟

(2) یہ معلوم کرنا کہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کے باڈی گارڈ / باڈی گارڈوں کی طرف سے کی گئی دفاعی فائرنگ کی نوعیت کیا تھی؟ وہ اس ضمن میں کس حد تک گئے؟

(3) یہ معلوم کرنا کہ فائرنگ کرنے والے کون تھے اور یہ کہ متذکرہ فائرنگ کا محرک کیا تھا؟

(4) یہ معلوم کرنا کہ متذکرہ فائرنگ میں علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کی املاک کو کتنا اور

کس حد تک نقصان پہنچا؟

(5) (الف) متذکرہ فائرنگ میں ملوث مجرموں کی گرفتاری اور صورتحال میں مقامی پولیس اور انتظامیہ کا کردار؟

(ب) یہ معلوم کرنا کہ ہمسائیوں میں، اگر کوئی ہے، متذکرہ سانحہ میں کون کون ملوث ہے؟

(6) یہ معلوم کرنا کہ سانحہ کی تفتیش میں مقامی پولیس کا رویہ کیا تھا اور یہ کہ پولیس نے کس درجے کی تفتیش سے کام لیا ہے؟

(7) یہ معلوم کرنا کہ مقدمے کی سفارشات کے حوالے سے تفتیش کے دوران کس مستعدی سے کام لیا گیا اور یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی سکیورٹی کور کے لئے سفارشات میں کہاں تک خیال رکھا گیا؟

(ii) متذکرہ بالا مسئلے سے متعلق دیگر نکات!

ابتدا میں یہ میرے فاضل بھائی جناب جسٹس فضل کریم کو ٹریبونل کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انہوں نے بارہ گواہوں کے بیانات قلمبند کئے (ایک ٹی-ڈبلیو اور گیارہ پی ڈبلیوز) جن میں خود مسٹر قادری شامل تھے جبکہ آگے چل کر مؤرخہ 9 جولائی 1990ء کو فاضل ایڈووکیٹ جنرل اور مسٹر قادری کے درمیان جرح کے دوران میں، طاہر القادری نے تفتیش کا ساتھ دینے سے معذوری کا اظہار کر دیا۔ اسی اثناء میں ان کے اعلامیہ بتاریخ 14 جولائی 1990ء کے بعد حکومت پنجاب نے جزوی طور پر 30 اپریل 1990ء کے اصل نوٹیفیکشن میں ترمیم کرتے ہوئے مجھے جناب فضل کریم جج کی جگہ تعینات کیا کہ میں "فائرنگ کے سانحہ سے متعلق عدالتی تحقیق کو جاری رکھتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔"

(iii) اس اہم نکتے کا اعادہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر قادری نے 17 جولائی

1990ء کو ایک درخواست دائر کی جس میں ٹربیونل کے دوبارہ اجراء پر اعتراضات کئے گئے۔ انہوں نے یہ شکایت بھی کی کہ میرے پیشرو فاضل جج متعلقہ معاملے میں ایک ذہن بنا چکے تھے لیکن انہوں نے انسپکشن نوٹ میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا اور انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مقدمے کی از سر نو کاروائی شروع کی جائے۔ وہ (ڈاکٹر طاہر القادری) ان اعتراضات پر اس قدر بضد اور مصر تھے کہ انہوں نے کھلے عام اس بات کا اظہار کر دیا کہ اگر ان کا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ عدالتی کاروائی کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ اتفاق سے میرے تفصیلی حکم بتاریخ 23 جولائی 1990ء میں ان اعتراضات اور مطالبات کو رد کر دیا گیا تھا جس کے نتیجے میں مسٹر قادری نے کاروائی کا بائیکاٹ کر دیا۔ مسٹر قادری کے بائیکاٹ کے بالمقابل صوبائی حکومت نے اپنا مؤقف تبدیل نہ کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ مزید شہادتیں پیش کی جائیں۔ فی الحقیقت انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ مسٹر قادری کو (عدالت میں) بلا کر جرح کی جائے...... لیکن حکومت پنجاب کی یہ درخواست 23 جولائی 1990ء کے حکم نامے میں مسترد کی جا چکی تھی...... یہ خیال کیا گیا کہ چونکہ وہ (طاہر القادری) خود ساختہ رویئے کے تحت کاروائی سے قطع تعلق کر چکے ہیں، اس لئے غالباً وہ عدالت کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے رضامند نہیں ہوں گے اور ٹربیونل کے پاس چونکہ توہین عدالت کے ضمن میں انہیں سزا دینے کا اختیار نہیں ہے اور ٹربیونل کے لئے زیادہ مناسب نہ سمجھا گیا کہ ان کے خلاف پنجاب ٹربیونلز آف انکوائر آرڈیننس 1969ء...... کی دفعہ 5(4) کے تحت شکایت درج ہے۔ رام کمار بنام شہنشاہ (اے آئی آر 1937ء اودھ 168) کے مقدمے کی مثال پر بھروسہ کرتے ہوئے فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے مطالبہ کیا کہ چونکہ وہ مسٹر قادری سے رو در رو سوالات مکمل نہیں کر سکے اس لئے مؤخر الذکر کے تمام بیانات زیر غور مسئلے سے

خارج کر دینے چاہئیں۔ یہ ایک سخت درخواست تھی لیکن اسے مسٹر قادری کی ہٹ دھرمی کے موجب قبول کرنا پڑا۔ نتیجتاً ان کے مکمل بیان کو خارج کرنا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر قادری نے کاروائی میں حصہ لینے سے گریز کیا جبکہ حکومت نے سولہ گواہوں کو پیش کیا۔ (جی ڈبلوز 1 تا 16)۔ اس کے علاوہ سی ڈبلیوز بالترتیب ایک تا دو بحیثیت عدالتی و عمارتی ماہرین کو بھی جرح کے عمل سے گزارا گیا۔ اس سے قبل پیشرو فاضل جج کی طرف سے انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ متعلقہ مسئلے کے حوالے سے بلڈنگ کے حدود اربعہ تعمیر کی صحیح صحیح نشاندہی کرتے ہوئے اپنے خیالات کا ظہار کریں اور یہ کہ مختلف مقامات پر لگنے والی گولیوں کے بارے میں بھی بالتفصیل اظہار خیال کریں، شہادتوں کے آخر میں فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے مقدمے کا مکمل جائزہ پیش کیا۔

(iv) تحقیقات کا اہم سوال مسٹر قادری کے گھر نام نہاد بے تحاشہ فائرنگ کے بارے میں تھا۔ یہ سوال ریفرنس کے ابتدائی تین نکات میں بھی بہ تکرار موجود ہے۔ معلوم یہ کرنا تھا کہ فائرنگ کا پس منظر کیا تھا؟ نوعیت کیا تھی؟ فائرنگ کس حد تک کی گئی؟ محرک اور نوعیت کیا تھی؟ اور یہ کہ رد عمل میں مسٹر قادری کے ذاتی محافظوں کی فائرنگ کا انداز کیا تھا؟ گھڑے گھڑائے بیانات داغے گئے کہ دشمن گروہ نے فائرنگ کا ارتکاب کیا ہے۔ سید اکرم شاہ نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ پاکستان کو اسلام اور جوہری طاقت کے حصول سے محروم کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی سازش تیار کی گئی اور چونکہ مسٹر قادری نے عالم اسلام میں ایک قابل ذکر اور بین الاقوامی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اس لئے انہیں اس کا نشانہ بنایا گیا۔ قدرت اللہ (پی ڈبلیو) نے جو مسٹر قادری کی اہلیہ کے بھائی اور مسٹر قادری کے ذاتی محافظ ہیں، انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر قادری کی مسلم لیگ، جماعت اسلامی اور اسلامی جمہوری اتحاد کے ساتھ سیاسی حریفانہ چشمک

تھی، اس لئے یہی لوگ ان کے خون کے پیاسے تھے۔ مسٹر قادری نے اپنے ذاتی بیان میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ان کے فقہ جعفریہ کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور یہ کہ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف مباہلہ میں شرکت کی آمادگی ظاہر کرنے کے باوجود انہیں ناراض نہیں کیا تھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی جمہوری اتحاد اور جماعت اسلامی کے فدائیوں کی طرف سے ان پر حملہ کیا گیا۔ چونکہ مسٹر قادری رو در رو سوالات کے جوابات دینے سے انکار کرتے ہوئے کاروائی سے بھاگ گئے تھے، اس لئے رام کمار کے مقدمے کی مثال کے پیش نظر ان کے بیانات کو کوئی اہمیت نہ دی گئی۔

(V) دوسرے مکاتب فکر کے لحاظ سے اس طرح کی بہت سی شہادتیں موجود ہیں کہ مذہبی معاملات میں مسٹر قادری کے خیالات خاصے مختلف ہیں۔ مفتی غلام سرور قادری، جی ڈبلیو 14، نے اپنے بیان میں کہا کہ مسٹر قادری قرآن پاک کی آیات مبارکہ کا ترجمہ غلط کرتے رہے ہیں اور یوں انہوں نے خدائے عظیم و برتر پر کذب باندھا، انہوں نے کہا کہ مسٹر قادری احادیث مبارکہ کا ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں۔ غلام سرور قادری نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ مسٹر قادری نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے اپنے ادارے (ادارہ منہاج القرآن) میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد بارہ ہزار بتائی جبکہ وہاں صرف سوڈیڑھ سو طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار جمعہ کی نماز میں 45 منٹ تاخیر کر دی کیونکہ اس روز صدر ضیاء الحق اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آرہے تھے جہاں قادری صاحب خطیب تھے لیکن اگلے جمعے میں اس دانستہ تاخیر سے مسٹر قادری مکر گئے۔ انہوں نے پہلے تو ایک خاتون کے حکمران ہونے کی مذمت کی لیکن بعد ازاں اپنے بیان کے برعکس کردار ادا کیا۔ میاں نواز شریف اور ان کے خاندان جس نے ان (قادری صاحب) کی ذات اور ان کے ادارے پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا، کے اس احسان کا بدلہ جس

انداز سے انہوں نے دیا، وہ بھی قابل مذمت ہے۔ ملک فیض الحسن ، جی ڈبلیو 15، نے جن کے مسٹر قادری کے ساتھ گہرے تعلقات رہے ہیں اور جنہوں نے ادارہ منہاج القرآن کی تشکیل و تعمیر میں بنیادی کردار ادا کیا، اپنے بیان میں مسٹر قادری کو احسان فراموش، ناشکرا، خود غرض، جھوٹا، دولت کا پجاری، خود پرست اور شہرت کا بھوکا انسان قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں تفصیل کے ساتھ کہا کہ کس طرح انہوں نے مسٹر قادری کی ابتدائی دنوں میں مدد کی، انہیں میاں محمد شریف نے متعارف کروایا جنہوں نے مسٹر قادری کے بیرون ملک علاج معالجے پر بھاری رقم خرچ کی، بھارت میں ان کی اہلیہ کا علاج کروایا، انہیں سیمنٹ کی ایجنسی نہ صرف لے کر دی بلکہ اس کے لئے نقد روپیہ بھی فراہم کیا۔ یہ نوازشات ان کے ادارے کو دی جانے والی ایک سو اسی (180) کنال اراضی کے علاوہ ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ مسٹر قادری سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے بے قرار تھے۔ سیاست میں آنے کا انہیں انتہائی شوق تھا اور یہ کہ مذہب سے ان کی محبت محض ایک ڈھونگ ہے۔ انہوں نے اس بات کی شدید مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر قادری پر سیاسی بنیادوں پر حملہ کیا گیا ہے کہ ان کی جماعت کی عملی اعتبار سے کوئی شناخت ہی نہیں ہے اور نہ ہی آج تک کسی ممبر پارلیمنٹ نے ان کی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اختر رسول شروع میں اس جماعت میں شریک ہوئے لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد اس سے نکل گئے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ انہی بنیادوں پر انہوں نے کسی بھی ضمنی انتخاب میں حصہ نہ لیا اور ان کی طرف سے کھڑے کئے گئے ایک امیدوار کو صرف تین ووٹ ملے آخر میں انہوں نے کہا کہ ان کی رہائش گاہ پر ہونے والی فائرنگ ان کے ذہن کی اختراع ہے تا کہ اس طرح شہرت حاصل کی جا سکے بالخصوص پیپلز پارٹی کے ذریعے!

(vi) بد قسمتی سے یہ تمام شہادتیں مسٹر قادری کے بائیکاٹ کی وجہ سے بے چیلنج رہ گئیں۔ یہ انکا نجی فیصلہ تھا۔ ان کی طرف سے پیش کئے گئے عذر نے کم از کم مجھے مطمئن نہیں کیا۔ انہوں نے جلدبازی سے فیصلہ کیا لیکن متعلقہ معاملے میں اگرچہ ان کے بیانات کو خارج کر دیا گیا لیکن شہادتوں نے ان کے کردار کو خاصا نقصان پہنچایا۔ ان کی طرف سے پیش کئے گئے عذر کے باوجود جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ انہوں نے کس انداز سے پیسہ اکٹھا کیا، ان ایسے عالم دین سے ایسی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان کی شاندار تعلیم، پیشہ وارانہ تفوق اور ابھرتے ہوئے عالم کی حیثیت تو ایک طرف لیکن ان کے کردار کا یہ پہلو کمزور رہا جو ان ایسی مذہبی شخصیت سے کسی طرح بھی مطابقت نہیں رکھتا کہ وہ اپنے ذاتی مالی معاملات میں ملک فیض الحسن پر انحصار کرتے تھے، مکان کا کرایہ تک ان کی طرف سے ادا ہوتا تھا۔ میاں محمد شریف ایسے سرمایہ دار کی مدد سے انہوں نے گھر خریدا، اپنے بیٹوں کے لئے سیمنٹ کی ایجنسی حاصل کی، اسے چلانے کے لئے ان کی مدد سے سیمنٹ خریدا، اپنے علاج کے لئے بیرون ملک گئے اور اہلیہ کا علاج بھارت سے کروایا، ان (میاں محمد شریف) کی گاڑیاں استعمال کرتے رہے اور ان سے قرضہ بھی حاصل کیا۔ مفادات کے حصول کے لئے یوں لگتا ہے جیسے مسٹر قادری نے جھکنا نامناسب خیال نہ کیا لیکن مسٹر قادری کا رویہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں ان احسانات کی قطعی کوئی پرواہ نہیں۔ ان کے رویئے اور بیان میں شکر گزاری اور احسان شناسی کا قطعی کوئی عنصر نہیں آتا۔ اس کے بجائے ان کے (مسٹر قادری) اور میاں محمد شریف کے درمیان (ان کے بیانات کی روشنی میں یوں لگتا ہے جیسے) سخت دشمنی اور عناد کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ سانحہ کی کاروائی کا یہ "پس منظر" تھا اور کسی بھی شخص سے زیادہ مسٹر قادری اس کی تخلیق کے ذمہ دار ہیں۔

(vii) قطعی سوال یہ تھا کہ مسٹر قادری کی رہائش گاہ پر گولیاں برسانے کا عمل انہیں قتل

کرنے کی ایک کوشش تھی؟ شہادت کی روشنی، ان کے گھر کے گیٹ پر دو مسلح محافظ موجود تھے جو اتفاق سے فائرنگ کرنے والوں کو نہ دیکھ سکے۔ یہ دعویٰ کیا گیا کہ حملہ اچانک گھر کے عقب سے کیا گیا اور یہ کہ حملہ آور 261 بی سنبھالے متصل گھر کے غسل خانے کی چھت پہ کھڑے تھے جائے وقوعہ کا نقشہ مختلف مقامات کے تعین کے لئے خاصا مددومعاون ہے۔ چھوٹے سے غسل خانے کی چھت سے 22 عدد خول اکٹھے کر کے دکھائے گئے۔ حتیٰ کہ کہا گیا کہ اس جگہ خول کی ایک خاصی مقدار بھی پائی گئی۔ پاؤں کے نشانات کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ متصل گھروں، 262 اے اور 263 بی کی طرف جاتے ہیں۔ مسٹر قادری نے بذات خود دس عدد خول پولیس کے حوالے کئے (اگر مسٹر قادری کی رہائش گاہ بالخصوص ان کی خواب گاہ پیش نظر رہے تو یہ یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ متصل دونوں گھروں کے غسل خانوں کی چھتوں سے مسٹر قادری کی خواب گاہ کو نشانہ بنایا جا سکے۔ دونوں مقامات کے درمیان خاصہ فاصلہ ہے اور یہ بھی کہ وہ مخصوص حصہ ان (قادری صاحب) کے صحن، باورچی خانے سے ڈھکا ہوا ہے، لاؤنج اور سب سے بڑھ کر خواب گاہ کی دیوار جس کے پار وہ سو رہے تھے۔ ملک محمد اشرف، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور فورنسک سائنس لیبارٹری کے انچارج (سی ڈبلیو ٹو) کا بیان خاصہ تجسس انگیز ہے۔ انہوں نے متعلقہ معاملے کا گہری نظر سے جائزہ لیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مسٹر قادری نے بذات خود ان جگہوں کی نشاندہی کی جہاں جہاں گولیاں لگیں۔ رہائش گاہ کے اندر انیس کی تعداد تھی جبکہ بقیہ تین بیرونی مقابل دیوار پر ثبت تھے۔ انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ تین نشانات بیرونی دیوار کی باہر کی طرف تھے اور چار نشانات باورچی خانے کی بیرونی دیوار پر تھے جو گولیاں لگنے سے ثبت ہو گئے، بقیہ وہ نشانات جو مسٹر قادری کی خواب گاہ کی دیوار اور دروازے پر موجود ہیں گولیوں کے نشان نہیں ہیں۔ اس کی وجوہات بیان

کرتے ہوئے انہوں نے (ملک محمد اشرف) نے بتایا کہ وہ گولیاں جو متصلہ گھر کے غسل خانے کی چھت سے آ رہی تھیں، ترچھی تھیں اور وہ تو اس قابل بھی نہیں تھیں کہ لاؤنج میں داخل ہو سکیں چہ جائیکہ وہ مسٹر قادری کی خواب گاہ کو جا لگتیں۔

اس نے لاؤنج کی اندرونی چھت پر ایک نشان دیکھا جو اس کے اندازے کے مطابق ملحقہ مکان کے غسل خانے کی چھت پر سے چلائی جانے والی گولی کا نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ شیشے پر چلائی جانے والی ایک گولی کا نمونہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ساتھ لایا کہ وہ فرق واضح کیا جا سکے جو مسٹر قادری کی کھڑکی کے شیشے پر بنائے گئے نشان اور اصل گولی کے نشان میں ہوتا ہے۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ قادری صاحب کی کھڑکی کا نشان مصنوعی تھا کیونکہ اس سے شیشہ ریزہ ریزہ نہیں ہوا۔ یہ رائے بری یا بھلی لیکن یہ ماہرانہ رائے تھی جو میرے فاضل پیش رو کے حکم پر حاصل کی گئی تھی اور گولیوں کے نشانات کی جگہ کی نشاندہی اور ان کی گہرائی کسی اور شخص نے نہیں بلکہ خود مسٹر قادری نے کی تھی۔ اگرچہ اس کی شہادت یک طرفہ تھی لیکن اس کے لئے مسٹر قادری کو تحقیقات سے علیحدگی اختیار کرنے پر خود کو الزام دینا چاہیے۔ 22 نشانوں میں سے سات یا آٹھ نشانوں کو آتشیں اسلحہ کے نشانے قرار دیا جا سکتا ہے لیکن یہ بھی کلاشن کوف سے نکلی ہوئی گولیوں کے نشانوں کی باڑھ نہیں تھی بلکہ یہ ایک ایک کر کے چلائی ہوئی گولیاں تھیں۔ ایک دشمن کبھی بھی یکے بعد دیگرے ایک ایک گولی چلانے پر اکتفا نہیں کرتا اور رات کے اس آڑے وقت میں تو اسے 27 یا 28 گولیاں چلانے اور 7.62 قسم کے جدید ہتھیار کی میگزین خالی کرنے کی جلدی تھی۔ اس تاثر کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ موقعہ واردات سے بہت کم تعداد میں خول ملے ہیں۔ 22 میں سے 10 خول تو خود مسٹر قادری نے فراہم کئے۔ یہ 22 خول غسل خانے کی چھت سے جمع کئے

گئے تھے۔ مسٹر قادری کے گواہ قدرت اللہ (پی ڈبلیو 1) نے بتایا کہ خود اس نے تین میگزین خالی کئے ہیں اور ہر میگزین میں 27 گولیاں تھیں۔ گویا اس نے جو گولیاں چلائیں، ان کی کل تعداد 81 بنتی ہے۔ اس کے برعکس پولیس نے موقعہ پر صرف 32 خول جمع کئے اور یہ 81 گولیوں کی تعداد سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے۔

(viii) مسٹر قادری کا موقف ایک اور وجہ سے بھی متزلزل ہو جاتا ہے۔ دس خول میں سے جو مسٹر قادری نے پولیس کو پیش کئے ان میں سے چار کو فارنسک ایکسپرٹ نے مسٹر قادری کی کلاش کوف سے متعلق بتایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن نے موقع پر سب خول نہیں چھوڑے۔ مزید براں چھت پر سے 22 خولوں کی برآمدگی ناممکن تھی کیونکہ فارنسک ایکسپرٹ نے بتایا کہ یہ گولیاں 30 تا 35 فٹ کے فاصلے سے چلائی ہوئی لگتی تھیں۔ اس چھوٹے سے غسل خانے کی چھت 7x9 فٹ کی ہے۔ اس چھت سے چلائی جانے والی گولیاں حملہ آور کے دائیں طرف 35 فٹ کے فاصلے پر جائیں..... یعنی یہ ملحقہ مکان کے صحن میں جاکر گرتیں اور ان میں سے کوئی گولی بھی چھت پر نہ ملتی۔ اس لئے انہیں چھت پر سے برآمد کرنا تکنیکی طور پر غلط ہے۔ دوسری مشتبہ بات چھت پر سے خاصی مقدار میں خون کی دستیابی اور پھر اس خون کے نشانات کی لکیر کا ساتھ کے دو تین مکانوں تک چلتے جانا ہے۔ کیمیائی معائنہ کرنے والے نے بتایا کہ یہ خون جما ہوا نہیں تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خون ادویات یا کیمیائی اجزاء سے بنایا گیا تھا تاکہ اسے محفوظ رکھا جا سکے۔ دو یا تین مکانوں تک جانے والے خون کے نشانات اتنے لمبے تھے کہ انہیں کوئی زخمی شخص اپنے پیچھے اتنی دور تک نہیں چھوڑ سکتا اگر اسے جلدی واپس جانا تھا تو خون کی لکیر مقدار میں چھوٹی ہوتی۔ پھر سوال یہ بھی ہے کہ زخمی شخص دائیں طرف دیوار پر دیوار کیوں پھلانگتا چلا گیا۔ مکان نمبر 261 سے

باہر نکلنے کا آسان ترین راستہ تو اس کا صدر دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ استعمال ہی نہیں کیا گیا۔ اس بات کا جواز بھی درکار ہے کہ حملہ آوروں نے فرار ہونے سے پہلے متعدد مکانوں کو عبور کرنا کیوں مناسب سمجھا۔ یہ غیر معمولی بات اس کہانی کو غیر معتبر کر دیتی ہے۔

(ix) اگلا اہم نکتہ یہ ہے کہ کیا مقامی پولیس نے تحقیقات عمل میں لانے میں کوتاہی برتی ہے؟ ایس ایچ او (جی ڈبلو 1) اور ڈی ایس پی (جی ڈبلیو ٹو) کی شہادت ظاہر کرتی ہے کہ تحقیقات کے معیار پر کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ تھانیدار کو تحریری شکایت مسٹر قدرت اللہ (پی ڈبلو ٹو) نے دی اور اس نے خواہش کی کہ مسٹر قادری سے بھی اس بارے میں دریافت کیا جائے لیکن انہوں نے خود (مسٹر قادری) اس قسم کے تعاون سے گریز کیا۔ ڈی ایس پی نے بھی اس کیس کی جزوی تحقیقات کی، کچھ لوگوں کے بیانات قلمبند کئے اور مجرموں کو ماخوذ کرنے کے لئے ناکہ بندی کے علاوہ پولیس گشت میں اضافہ کر دیا۔ انہوں نے خول جمع کئے، خون آلود زمین حاصل کی، موقع کا نقشہ تیار کیا، الیکٹرانک ٹیسٹر حاصل کی اور اس چالان کی تکمیل کے لئے دیگر کاروائی کی لیکن وہ مسلسل شکایت کرتے رہے کہ مسٹر قادری نے ان سے تعاون نہیں کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک مہمان محمد افضل گھر میں موجود تھا وہ اس سے بھی تحقیقات میں مدد حاصل کرنا چاہتے تھے تا کہ کچھ متعلقہ معلومات حاصل ہو سکیں لیکن اسے غائب کر دیا گیا اور پھر کبھی تحقیقاتی افسر کے سامنے پیش نہیں کیا گیا جس کی وجوہ صرف مسٹر قادری کو معلوم ہیں۔ خول فارنسک سائنس لیبارٹری کو بھیجے گئے اور خون آلود مٹی بھی معائنے کے لئے ارسال کی گئی۔ فارنسک مجموعی طور پر یہ ہے کہ قادری صاحب کے گھر پر جو نشانات ہیں وہ مصنوعی طریقے سے بنائے گئے ہیں، خون کے کیمیائی معائنے نے بھی ظاہر کیا کہ موقعہ پر کسی کو گولی نہیں لگی کیونکہ اس خون میں

قدرتی خون کی طرح جمے ہوئے عناصر نہیں تھے۔

چودھری ریاست علی ایڈووکیٹ (پی ڈبلیو 9) نے یہ دریافت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ ان دنوں مختلف مقامی ہسپتالوں میں کہیں کوئی شدید زخمی داخل ہوا ہے ؟ پولیس مقامی ہسپتالوں میں کسی شدید زخمی کے داخلے کا سراغ نہ لگا سکی۔ نتیجتاً واقعات کو گھڑنے کی بات درست تھی اور مسٹر قادری کے خلاف رائے کو تقویت ملتی تھی۔

(x) ہم نے قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں سے بھی تحقیقات کی۔ اس سلسلے میں ملحقہ مکان نمبر بی 261 ماڈل ٹاؤن ایکس ٹینشن لاہور کے مالک کا معائنہ کیا گیا۔ اس شخص کے مکان کے غسل خانے کی چھت سے مسٹر قادری کے مکان پر مبینہ طور پر گولیاں چلائی گئی تھیں۔ اس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ مذکورہ وقت پر بندوق کی گولیاں چلی تھیں۔ تاہم اس نے کہا کہ میں نے اپنے غسل خانے کی چھت سے کسی کو گولیاں چلاتے ہوئے نہیں دیکھا اگر گولیاں سوا ایک بجے سے سوا دو بجے تک چلتی رہی تھیں تو اس آبادی کے باشندگان اور بالخصوص ملحقہ مکان کے مالک (جی ڈبلیو 5) تو حملہ آوروں کو ضرور دیکھتے۔ یہ امر بھی اس واقعے کی صداقت کو مشتبہ بناتا ہے۔

(xi) مقامی پولیس کی تحقیقات سے غیر مطمئن ہو کر مسٹر قادری نے ایف آئی اے کے پاس ایک اور شکایت درج کرائی۔ مشتاق احمد بنام ایس ایچ او پولیس اسٹیشن مناواں لاہور (پی ایل جے 1984۔ کرمنل سی، 272۔ ڈی بی) ایک واقعے کے بارے میں دوسری یا اس کے جوابی درخواست دائر نہیں ہو سکتی۔ مزید براں سیکشن 3 کو اگر ایف آئی اے ایکٹ 1974ء کے شیڈول کے ساتھ پڑھیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ 307 پی پی سی کے کیس میں ایف آئی اے دخل انداز نہیں ہو سکتا۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل کا یہ موقف درست معلوم ہوتا ہے اس کے پاس کیس درج

کرانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ صوبائی حکومت سے بالادستی حاصل کریں۔ یہ اقدام معمول کی شکایت کے برعکس سیاسی نوعیت رکھتا ہے۔ تحقیق اگرچہ گواہ (جی ڈبلیو 16) کے مطابق کرائم برانچ ہی کر رہی تھی لیکن متذکرہ تصور بے داغ نہیں ہے۔ پولیس تحقیقات میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ یہ خیال تقویت حاصل کر رہا تھا کہ مسٹر قادری عدم تعاون کر رہے تھے۔

(xii) فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے متعدد دوسرے نکات بھی پیش کئے جن کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ وقوعہ حقیقی نہیں تھا۔ شہادت یہ بھی پیش کی گئی کہ مسٹر قادری اور ان کے رفقاء نے ایک ہتھیاربردار جلوس نکالا تھا اور دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی تھی۔ چنانچہ ان کے اسلحہ کے لائسنس منسوخ کرنے کا معاملہ چل رہا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل کی رائے میں اسلحہ لائسنسوں کو بچانے کے لئے بھی متذکرہ واقعے کا ڈھونگ رچایا جا سکتا تھا اور یک طرفہ کارروائی اس موقف کو بڑی حد تک ثابت کرتی ہے۔ اس وقوعہ کو عمل میں لانے کی دوسری وجہ شہرت اور تشہیر حاصل کرنا بھی ہے۔ جس کے مسٹر قادری شدید خواہش مند ہیں کہ اپنے آپ کو مریض قرار دینے سے بھی گریزاں ہیں۔ اس بات پر اصرار کیا گیا کہ جب میاں محمد شریف نے انہیں دولت کے بے پناہ وسائل فراہم کر دیئے تو مسٹر قادری جو اس میدان میں نہتے تھے، قناعت نہ کر سکے۔ انہوں نے میاں محمد شریف ہی کے خلاف محاذ کھڑا کر دیا حالانکہ وہ ان کے محسن تھے۔ ان (مسٹر قادری) کا معیار زندگی اچانک بلند ہو گیا ہے اور یہ ان کے ذرائع آمدن سے غیر متناسب ہے۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل کا خیال ہے کہ انہوں نے (مسٹر قادری) نے آئی جے آئی اور پیپلز پارٹی کے اختلافات کو ایکسپلائٹ کیا اور پی پی پی سے اس کی بہت بڑی قیمت وصول کی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے آسانی سے ان کی ایف آئی آر درج کر لی۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ مسٹر قادری کی درخواست ایف آئی اے کے دائرہ کار

سے باہر ہے۔ اس کے علاوہ اس انکوائری میں وکلاء کے اس گروہ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی جو مسٹر قادری کی مدد کر رہا تھا۔

راجہ محمد انور ایڈووکیٹ وغیرہ جیسے کئی حضرات وکیل تھے جن کی وابستگیاں پیپلز پارٹی کے ساتھ ڈھکی چھپی نہیں پھر یہ دلیل لائی گئی کہ پیپلز پارٹی کو اپنی سرگرمیوں میں مذہبی رنگ بھرنے کے لئے کسی مذہبی آدمی کی ضرورت تھی جو ان کو جناب قادری کی شکل میں بڑی آسانی سے مل گیا جو مواقع کے حصول کے لئے اپنی تیزی کے باوجود اسلامی جمہوری اتحاد اور اس کی لیڈرشپ کو ضرر پہنچانے کے مقصد میں پیپلز پارٹی کے بہترین مددگار بن سکتے تھے۔ مندرجہ بالا نکات میں ہر ایک اپنی جگہ کچھ وزن رکھتا ہے اور مقدمہ کے خاص حالات میں انہیں بالکل ہی بے غفلت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ان میں سے ہر ایک نکتہ کو جناب قادری کے خلاف نتیجہ خیز بنانے کے لئے مناسب مواد موجود تھا۔ ایک گواہ نے انکشاف کیا کہ جناب قادری کے پاکستان پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ بے تکلفانہ تعلقات تھے کہ یہ مقدمہ ایک ایسی ایجنسی کے ہاں بھی رجسٹرڈ ہو جو کہ اختیار سماعت کی مجازنہ تھی اگرچہ انہیں وکلاء کے پینل کی مدد حاصل تھی پھر بھی ایسے اشارات موجود تھے جیسے وہ اسلامی جمہوری اتحاد کی قیادت کو ضرر پہنچانے سے پوری طرح باخبر ہیں۔

(xiii) آخری نکتہ جناب قادری کی ذہنی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ ان کے خوابوں کا حوالہ دیا گیا جو سردن نہیں دیکھے گئے تھے۔

(xiv) ان تمام وجوہ کی بنا پر میرے جوابات بحوالہ حالات درج ذیل ہیں :

(1)(2)(3) بیان کردہ فائرنگ حقیقی واقعہ نہیں تھا۔

(4) مسٹر قادری کا نقصان ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

(5)(a) مقامی انتظامیہ نے ہر ممکن طریقے سے صورتحال میں اپنا ضروری کردار ادا کیا۔

(b)(5) ان کے ہمسائیوں میں سے کوئی شخص اس واقعہ میں ملوث نہیں تھا۔

(6) مقامی پولیس نے مقدمہ کی تفتیش کے لئے مناسب اقدامات کئے تھے۔

(7) برق رفتاری سے کی گئی تفتیش کے دوران میں کوئی خصوصی ہدایت نہیں دی جا سکتی تھی۔ یہ پولیس اور کرائمز برانچ کی ذمہ داری تھی کہ وہ جلد از جلد مقدمے کو نمٹائے۔ بہر حال مسٹر قادری کے حفاظتی انتظامات کو ایک سے زائد وجوہ کی بناء پر مزید بہتر بنایا جا سکتا تھا۔

(8) مسٹر قادری نے کاروائی کا بائیکاٹ کر دیا لیکن اپنی پریس کانفرنس میں انہوں نے اس بارے میں تبصرہ بازی میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ بالخصوص گواہان ملک فیض الحسن اور مولانا غلام سرور قادری کو نا قابل اعتماد قرار دیا۔ اصرار کیا گیا کہ ان کے بعض خواب آنحضورﷺ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں (مثلاً یہ کہ) انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایک خواب میں آنحضورﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کی عمر 33 برس سے بڑھا کر 66 برس کر دی گئی ہے لیکن پھر ان کے اعتراض پر کہ ان کی عمر آنحضورﷺ کی اپنی عمر سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے چنانچہ عمر کم کر کے 63 سال کر دی گئی۔ ان کے اس لایعنی طرز عمل سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ مسٹر قادری ذہنی طور پر ایک بیمار آدمی ہیں اس لئے وہ اپنے دشمنوں سے جو کوئی بھی ہو سکتے ہیں حد درجہ خوفزدہ ہوئے بلکہ "دشمن فوبیا" میں مبتلا ہو گئے لیکن ان دلائل کو آسانی سے زیر بحث لایا جا سکتا تھا۔

یہ واقعہ کہ مسٹر قادری اپنے مخصوص خوابوں کو بیان کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں یا ان کے غیر صحت مندانہ ذہن کی عکاسی کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو خواب آتے بھی ہوں لیکن ان کے تعصبات کو بھی بالکل نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جبکہ وہ اپنے خوابوں کو ایک خاص انداز میں بیان کرتے ہیں اور اپنی شخصیت کو ایک خاص رنگ دیتے ہیں۔ اس ذہنی ساخت کی حامل شخصیت سے ہر چیز ممکن ہے۔ نصف رات کے سمے ان پر مسلح آدمیوں کے

حملے سے ڈرامے کو بھی اس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ آرڈیننس میں ٹربیونل کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ اپنی توہین پر کوئی سزا دے سکے (قانون میں) اس خلا کی بناء پر میرے فاضل پیش رو جسٹس فضل کریم نے انکوائری کو مزید آگے بڑھانے سے معذوری ظاہر کر دی تھی۔ مزید یہ کہ انکوائری کے دوران جناب قادری نے عدالت کے اندر اور باہر سخت تنقید کی۔ ان خامیوں کے ازالہ کے لئے آرڈیننس میں مناسب ترامیم کی ضرورت ہے۔

دستخط اختر حسن جج یک رکنی ٹربیونل

(روزنامہ "خبریں" لاہور)

بھنگڑے کی تھاپ پر اسلامی انقلاب کے نعرے لائے جا رہے ہیں۔
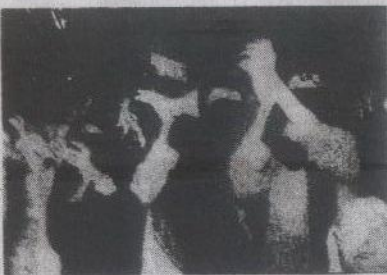
غیر محرم عورتیں طاہر القادری کے جلسے میں تالیاں پیٹ رہی ہیں۔

طاہر القادری فوٹو گرافر کے روپ میں

ڈاکٹر صاحب! اپنی اداؤں پر غور کیجئے

طاہر القادری نے عالم دین کی حیثیت سے اتفاق مسجد کی خطابت کا منبر سنبھالا' یہیں سے ٹی وی پر تقریروں کا آغاز ہوا۔ جب ہر طرف شہرت ہو چکی تو اسی لقب (مولانا) کو باعث شرم و عار محسوس کرنے لگے' انہوں نے کہا کہ مجھے ''مولانا نہ کہا جائے میں مولوی نہیں ہوں''

(''اوصاف'' اسلام آباد ۲۳ فروری ۲۰۰۱)

☆☆☆

طاہر القادری نے اخباری فوٹو گرافروں سے کیمرا چھین کر ان کی تصاویر بنائیں اور کہا ''میں بنیادی طور پر فوٹو گرافر ہی ہوں'' (روزنامہ ''پاکستان'' لاہور)

☆☆☆

ڈاکٹر طاہر القادری نے پھالیہ میں ایک تقریر کے دوران کہا کہ ''ہمیں اقتدار مل گیا تو عیسائی مساجد میں عبادت کر سکیں گے'' (''اوصاف'' اسلام آباد)

☆☆☆

پاکستان کے باخبر اور دینی حلقوں کو یہ بات عرصہ سے کھٹک رہی ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری پاکستان میں جو غلط سلط بیانات داغتے رہتے ہیں وہ ان کے اپنے خیالات نہیں ہوتے بلکہ وہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے احکامات کی روشنی میں پاکستانی قوم کو گمراہ کرتے ہیں' اس کی شہادت اس بات سے مل سکتی ہے کہ طاہر القادری نے امریکی پولیٹیکل سیکرٹری جیفری باکن سے اسلام آباد میں ملاقات کی اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا۔

☆☆☆

۲۷ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ملک بھر میں امریکہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے پرویز مشرف کی فوجی حکومت نے ریلیوں کا اہتمام کیا' اس ریلی کے سب سے بڑے تائید کنندہ ''طاہر القادری'' ہی تھے اور لاہور کی ایک ریلی میں انہوں نے کہا کہ میں کسی جہادی فسادی سے نہیں ڈرتا اگر اسامہ ملوث ہے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور یہ بھی کہا کہ طالبان اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں۔

افغانستان پر حملے کے لئے دنیا کے کافر مسلمانوں کو ڈراتے رہے کہ امریکہ حملہ کردے گا' خطے کا امن برباد ہو جائے گا۔ جبکہ علمائے حق طالبان کو امریکہ جیسے سرکش شیطان کے مقابلے میں ڈٹ جانے کا مشورہ دے رہے تھے' لیکن طاہر القادری نے طالبان کے حوصلے پست کرنے کے لئے اور امریکہ کو خوش کرنے کے لئے طالبان کو لچکدار رویہ اپنانے کی لایعنی تلقین کی۔

☆☆☆

پاکستانی حکومت نے مسلمانوں کو تباہ کروانے کے لئے امریکہ کی حمایت کر کے جس شرمناک تاریخ کو رقم کیا یہ کبھی مسلمانوں کو بھولنے نہ پائے گی۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے پرویز مشرف کے اس سیاہ کارنامے کو بہترین سوچ قرار دیا۔

☆☆☆

علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد نے افغانستان پر امریکی حملے کی صورت میں جہاد کا فتویٰ دیا' ڈاکٹر طاہر القادری نے امریکہ کے خلاف دیئے جانے والے علمائے حق کے اس فتویٰ کی مخالفت کی اور فتویٰ دینے والوں کو فتویٰ فروش قرار دیا۔ (روزنامہ "پاکستان" لاہور یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء)

☆☆☆

فروری ۲۰۰۱ء کے آخر میں امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد نے ایک حکم جاری کیا کہ افغانستان کی پاک سرزمین سے بتوں کی گندگی کو صاف کر دیا جائے' بت توڑ دیئے جائیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری امارت اسلامیہ کے اس فرمان کے مقابلے میں ان ایمان فروش مولویوں کی صف میں دکھائی دیئے جو بت شکنی کی مخالفت اور بت فروشی کی حمایت کرتے تھے۔

☆☆☆

طالبان نے افغانستان کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے حکموں اور رسول انور ﷺ کی سنتوں کو نافذ کیا' اس سے یہود و نصاریٰ کو تکلیف پہنچی۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے امریکہ اور اس کے حواریوں کو خوش کرنے کے لئے طالبان کے نافذ کردہ خالص اسلام کی مخالفت کی اور کہا کہ طالبان کا اسلام ہمارا آئیڈیل نہیں ہے۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب

استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''آب حیات'' کالم نویس روزنامہ پاکستان، یلغار، اوصاف،

چند شاہکار تصانیف

کتاب	قیمت
اسلامی نظام حیات	200/-
اسلام کا معاشی نظام	110/-
اسلام اور عورت	70/-
اسلامی عبادات	60/-
اسلامی عقاید	زیر طبع
اسلام اور نوجوان	زیر طبع
اہل سنت والجماعت	34/-
دیوار چمن سے زنداں تک	زیر طبع
نغمہ زنداں	زیر طبع
عورت کی حکمرانی	10/-
گستاخ دین صحافی	10/-
الدرر السنیة	زیر طبع
مطالعہ قرآن	زیر طبع
مطالعہ اسلام	زیر طبع
حدیقة الخضارہ	40/-
مصباح الصرف	30/-
مصباح النحو	30/-
رشوت ستانی	34/-
دعوت وتبلیغ	زیر طبع
جماعت اسلامی	20/-
مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ	50/-
بسنت کا تہوار	14/-
ڈاکٹر طاہر القادری	70/-
بت شکن	160/-
موت کا سوداگر	زیر طبع
امیر عزیمتؒ (مختصر)	20/-
امیر عزیمتؒ (مکمل)	200/-
مصباح العقائد	زیر طبع
آخری دس سورتوں کی تفسیر	75/-
ایمان کے ڈاکو	زیر طبع
خطبات دعوت	160/-

مکتبہ آب حیات ۳۸۔غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور 0300-9458876